

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

دسویں اسمبلی / چھٹا اجلاس

مباحثات 2013ء

﴿اجلاس منعقدہ 04 / اکتوبر 2013ء بمطابق / 27 ذیقعدہ 1434 ہجری بروز جمعہ﴾

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	1
2	رخصت کی درخواستیں۔	2
2	تحریک التوائنمبر 6 منجانب محترمہ شاہدہ رؤف۔	3
4	قرارداد نمبر 14 منجانب شیخ جعفر خان مندوخیل۔	4
40	قرارداد نمبر 16 منجانب جناب منظور احمد خان کاکڑ۔	5

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 04/ اکتوبر 2013ء بمطابق 27 ذیقعد 1434 ہجری بروز جمعہ بوقت دوپہر 03 بجکر 55 منٹ پر

زیر صدارت میر جان محمد خان جمالی جناب اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر۔ السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُمْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَعَشِیًّا وَحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمِیْتِ وَيُخْرِجُ الْمِیْتِ مِنَ الْحَیِّ وَيُحِی

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ﴿۱۹﴾ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۰﴾

﴿پارہ نمبر 21 سورة الروم . آیات نمبر 17-18-19﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سو پاک اللہ کی یاد کرو جب شام کرو اور صبح کرو اور اسی کی ثوابی ہے آسمان میں اور زمین میں اور پچھلے وقت اور جب دوپہر ہو۔ نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور زندہ کرتا ہے زمین کو اسکے مرنے کی پیچھے اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے۔ صدق اللہ العظیم۔

جناب اسپیکر: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (مداخلت مائیک بند) کارروائی تو شروع کرنے دیں میرے بھائی! بیٹھ جائیں please نہیں نا تو انین کے مطابق چلنے دیں میرے ساتھ لڑائی کر رہے ہیں تو میں بھی قانون کے تحت آپکے ساتھ لڑونگا ہے تو میرے دوست بھائی میرے خیال ڈاکٹر مالک اتنی آزادی دیتے ہیں بات کرنے کی روایت یہ رکھتے ہیں کہ کبھی تکلیف نہیں ہوگی آپکو، تھوڑا صبر حوصلے کی بات ہے اور بڑا دل کرنے کی بات ہے۔

اچھا ایک تو سوالات نہ ہونے کی وجہ سے وقفہ سوالات معطل کیا جاتا ہے چھٹی کی درخواستیں ہیں پڑھیں۔

محمد اعظم داوی (سیکرٹری اسمبلی): میرا صاحب نے سچی مصروفیت کی بناء آج کے اجلاس رخصت کی

استدعا کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
(سیکرٹری اسمبلی): میرسرفراز احمد گپٹی صاحب نے نجی مصروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس میں عدم شرکت کی رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
(سیکرٹری اسمبلی): جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب نے نجی مصروفیات کی بناء آج کے اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی اچھا point of order یہ کارروائی کے بعد لائینگے ایک اصول بنالیں پہلے کارروائی مکمل ہو جائیں پھر point of orders لے آئیے گا۔ محترمہ شاہدہ رؤف صاحبہ آئی ہیں آپ تحریک التواء نمبر 6 پیش کریں۔

انجینئر زمر خان۔ نہیں ایک تو رولز یہ ہے اسکے مطابق آپ پانچ قراردادیں لاسکتے ہیں حالانکہ آج کی کارروائی میں چار قراردادیں موجود ہیں تو پانچوں رولز کے مطابق آپ لاسکتے ہیں یہ میں چاہتا ہوں کہ تحریک التواء کی بجائے جو قرارداد میں نے جمع کیا تھا اسکو آنا چاہیے تھا۔

جناب اسپیکر: قرارداد کا ایک technical اسمیں سچ تھی 7 دن کا نوٹس چاہیے تھا یہ آج چار تاریخ ہے میڈم بات کر لیں میں پھر کچھ بتاتا ہوں۔

مسز شاہدہ رؤف: میں اسمبلی کے قواعد و انضباط کا رجحان یہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت ذیل تحریک التواء کا نوٹس دیتی ہوں تحریک یہ ہے کہ حکومت نے پیٹرول اور بجلی کے قیمتوں میں اضافہ کیا ہے اخباری تراشہ منسلک ہے جبکہ عالمی منڈی میں تیل کی حالیہ قیمتوں میں کمی کی گئی ہے جبکہ ملک میں تیل کی قیمت کم کرنے کی بجائے اسمیں اضافہ کیا گیا ہے جس کا براہ راست منفی اثر غریب عوام پر پڑا ہے لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور عوامی نوعیت کے حامل مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک التواء نمبر 6 پیش ہوئی لیکن میں تھوڑی اسمیں وضاحت کرنا چاہوں گا کہ آج سپریم کورٹ میں سب subjudice مسئلہ تھا آپکے بجلی کا بلوں کا tariff کا تو انہوں نے تین ہفتے کا Assistant Attorney General نے کہا ”کہ جی! تین ہفتے تک ہم پیش کر دیں گے، تو اسکو اور اسکو mix کرنے کی بجائے یا تو نئی آپ تحریک التواء لے آئیں علیحدہ کر لیں جب تک کیونکہ سب جو subjudice ہے matter سپریم کورٹ میں۔

مسز شاہدہ رؤف: اسمیں میں تھوڑی سی یہ بات کرنا چاہوگی کہ بجلی کے معاملے پر تو ہوا ہے لیکن اسمیں تو سپریم کورٹ نے میرے خیال میں جمعہ تک کا time انہیں دیا تھا جس پر وہ انہیں مطمئن نہیں کر سکی ہے حکومت اور انہوں نے کہا ہے ”کہ ہم اس پر اپنا stand لیگئے یعنی ہم حکومتی موقف کی اسمیں جو ہے وہ حمایت کرتے ہیں اور اسکو اسکے against نہیں جائینگے“ حالانکہ اُس دن انکی statement یہ تھی کہ ہم جو ہے اسکے اوپر نظر ثانی کرینگے تو آج تو وہ اپنے اُس بیان سے totally انحراف کر گئے ہیں انہوں نے کہا نہیں کہا ”نہیں“

جناب اسپیکر: بی بی! یہ نہیں ہے۔ میں House کو اعتماد میں لوں سپریم کورٹ کے یہ remarks تھے ”کہ حکومت کو نہیں ہے بجلی کے rates, tariff بڑھانے کا اختیار نہیہر اکو جب ایک ریگولٹری اتھارٹی بنائی ہوئی ہے تو انہوں نے یہ کرنا ہے“ تو اس پر انہوں نے کہا ”کہ جی! تین ہفتے کے بعد ہم پیش کرینگے سارا معاملہ“ تو یہ بجلی کے بارے میں یہ remarks ہیں اگر تیل کے بارے میں آپ کہنا چاہتے ہیں کچھ تو پھر بات کریں قائل کریں House کو پھر آپکو یہ delete کرنا پڑیگا بجلی کے tariffs کو۔ پھر صرف تیل کے جو rates بڑھے ہیں اُس پر بات کریں۔

مسز شاہدہ رؤف: بالکل پیٹرول کی قیمتوں پر، ہم ضرور اس پر کرنا چاہیں گے اور میری حکومتی پنچر پر بیٹھے ارکان سے بھی request ہوگی کہ وہ please اسکو اسی طریقے سے لیں جس perception میں اسکو پیش کر رہی ہوں چار دن ہم جس crisis سے گزر رہے ہیں بلوچستان میں، وہ سب کے سامنے ہیں petrol pumps بند تھے اسکو ایک الگ issue بنا دیا گیا اور لوگوں کو جس تکلیف کا سامنا کرنا پڑا ایرانی پیٹرول دوسو روپے لیٹر کے حساب بکا ہے۔ یہاں پر اور پریشانی جو تھی وہ الگ تھی اسمیں اس مسئلے کو take-up کیا گیا ہے۔ I think وہ ہڑتال آج جو ہے وہ ختم کر دی گئی تھی رات کو لیکن مسئلہ جو میں نے اُس دن بھی point of order پر اٹھایا تھا اور آج بھی میں جس پر بات کر رہی ہوں وہ یہ ہے کہ عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں کمی ہونے کے باوجود پاکستان میں یہ rates کیوں بڑھائے گئے ہیں؟ وہ حکومت جو الیکشن لڑتے ہوئے عوام کو یہ لولی پوپ دے رہی تھی ”کہ ہم عوام کو ریلیف دینگے“ آپ آئے دن یہ وعدے دے رہے تھے ”کہ لوگوں کو ریلیف دینگے“ آپ نے آنے کے بعد یہ کارکردگی دکھائی کہ عالمی منڈی میں تیل کی قیمت کم ہونے کے باوجود آپ نے لوگوں کو جس مشکل کا شکار بنا دیا ہے وہ آپ سب کے سامنے ہیں پانچ ہزار، دس ہزار، even دس ہزار ماہانہ لینے والا بندہ بھی جس طرح سے آج آہ و پکار کر رہا ہے اور جتنی مشکل ہوگئی ہے، اسکی زندگی وہ آپ کے اور میرے سب کے سامنے ہے آپ یہ دیکھیں کہ ایک ہی دن کے اخبار میں یہ خبر چھپتی ہے کہ بھارت میں تیل کی

قیمت میں پیٹرول کی قیمت میں اتنی کمی کئی گئی اور ساتھ ہی نیچے خبر ہوتی ہے کہ پاکستان میں اتنی بڑھادی گئی اُس دن بھی میں نے یہی کہا تھا اور یہاں سے کسی نے حکومتی پیچھے سے یہ اعتراض کیا تھا کہ آپ صرف اس پر comparism کیوں کر رہی ہے comparism ہم اسلئے کر رہے ہیں کہ indirectly اور directly دونوں طرح سے اسکا اثر جو ہے وہ غریب عوام پر ہو رہا ہے پیٹرول آپ بڑھادیں of course automatically جتنے ٹرانسپورٹرز ہیں وہ اگلے دن ہی کرائے بڑھادینگے اور اُسی کا سارا اثر پھر اُن تمام ضروری اشیاء پر جو کہ ضروری اشیاء ہیں آتا بڑھ گیا چینی کے rates بڑھ گئے ہر چیز بڑھ جاتی ہے تو آپ دیکھیں کہ جو عام بندہ ہے وہ اس سے affected ہو رہا ہے اسلئے وہ حکومتی دعوے جو یہ ریلیف کے تھے وہ بالکل ختم ہو گئے ہیں میں ایک دفعہ پھر یہ کہو گی کہ اسکو اپوزیشن اور حکومت کے مؤقف میں ایک جیسا آنا چاہیے لوگ وہی لوگ ہیں جن سے ہم ووٹ لیکر آتے ہیں وہی لوگ ہیں جن سے آپ ووٹ لے کے آئے ہیں آپ لوگوں کو بھی انکے لئے آواز اٹھانی چاہیے شکریہ۔

جناب اسپیکر: شکریہ جی جو اراکین اس تحریک التواء کو بحث کیلئے منظور کرنے کے حق میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔ نہیں ابھی نہیں پہلے تو منظوری تو ملے ناں ابھی تو منظوری لینی ہے House سے جی! گیارہ اراکین سے زیادہ ہیں تحریک منظور ہوئی تحریک کو قاعدہ نمبر (2) 75 کے تحت مطلوبہ اراکین کی حمایت حاصل ہوئی ہے لہذا اس تحریک کو مورخہ 17 اکتوبر کے اجلاس میں دو گھنٹے بحث کیلئے باضابطہ قرار دیا جاتا ہے نہیں 7 تاریخ آج کے اجلاس میں آج Private Members Day ہے ناں seventh کو ہوگا seventh تک جایگا ناں اجلاس قرارداد نمبر 2 مفتی گلاب خان کا کڑوہ نہیں ہیں موجود نہیں انکی جگہ کوئی اور نہیں move کر سکتا They have to move it themselves. قرارداد نمبر 14 شیخ جعفر خان مندوخیل۔ جی جعفر خان صاحب آپ اپنی قرارداد نمبر 14 پیش کریں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: قرارداد نمبر 14 ہر گاہ کہ کوئٹہ کی آبنوشی کی ضرورت کو پورا کرنے کی غرض سے ایک گریٹ واٹر سپلائی اسکیم کی منظوری دیتے وقت مانگی اور ہلک ڈیز تعمیر کرنے کی منظوری بھی دی گئی لیکن کوئٹہ شہر میں صرف 15 سو کلو میٹر سے زائد کا پائپ لائن بچھائی گئی چونکہ مذکورہ اسکیم سے کوئٹہ شہر کی آبنوشی کی ضرورت کو پورا نہیں کیا جاسکتا لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کوئٹہ شہر کی آبنوشی کی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے مانگی اور ہلک ڈیز کی جلد از جلد تعمیر کی جائے۔

جناب اسپیکر: شیخ جعفر خان صاحب کی قرارداد نمبر 14 پیش ہوئی اس سلسلے میں کچھ کہنا چاہتے ہیں؟ بتائیں؟ اور

ممبرز اسمبلی جو شریک ہونا چاہتے ہیں وہ بھی اپنے نام بھیجوا دیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: Thank you Mr. Speaker. کوئٹہ کا واٹر سپلائی کا حقیقت میں یہ حال ہے کہ ہم اپنے جو ہے وہ reservoirs ختم کر رہے ہیں دنیا کدھری یہ نہیں ہو رہا ہے شاید کوئی روانڈا وغیرہ اس طرح کے ملکوں میں ہوگا لیکن reservoirs کو touch ہی نہیں کیا جاتا ہے کہ آیا یہ آنے والے نسلوں کیلئے ہے اگر ninteen میں آپکو یاد ہے ادھر ایک آرمی میں ایک بات چل رہی تھی تاج جمالی صاحب کے وقت میں کہ ہم کور ہیڈ کوارٹر یہاں شفٹ کرینگے کہ کوئٹہ کی water position اتنی خطرناک ہے لیکن وہ انکو جو ہے limestone میں ایک ذخیرہ ملا ہے جس کو انگریزی میں Aquifer کہتے ہیں اسکو ابھی نکال رہے ہیں اور اسکو ابھی ہم پی رہے ہیں یہ ہمارا پانی نہیں ہے یہ ہمارے آنے والے نسلوں کا پانی ہے جو ہم پی رہے ہیں تو جس سے total Archeology پر فرق پڑ رہا ہے شہر کے، آپکے زمین کے اندر ڈرائیں پڑ گئی ہیں کیونکہ نیچے وہ ختم ہو گیا یہ ایوب خان کے وقت سے یہ کوئٹہ کا گریٹر واٹر سپلائی اسکیم کی تجویز تھی پہلے ایوب خان کے وقت میں گورنر موسیٰ کے زمانے میں اسکو چھ کروڑ روپے مغربی پاکستان کی حکومت تھی چھ کروڑ روپے cost تھی لیکن اس وقت چونکہ شاید بلوچستان کو تو دینا چھوڑ دو، لینے کی فکر میں تھے انہوں نے منظور نہیں کیا پھر اسکا 98-97ء میں یہ estimate کیا گیا اس وقت یہ پینتیس کروڑ روپے اسکی estimate آئی اور اگر آپکو یاد ہوگا جب ہم نے پہلا جہاز خریدی تھا تو فاروق لغاری صاحب نے کہا ”کوئٹہ کو جہاز کی ضرورت نہیں ہے کوئٹہ کو پانی کی ضرورت ہے اسکی پانی کی ضرورت کو پورا کر لو“ پھر اسکے بعد یہ جو مشرف صاحب کے وقت میں پھر اسکو 2003ء میں اس منصوبے کی منظوری ہوئی فیڈرل گورنمنٹ نے منظور دی اور 7 ارب 90 کروڑ روپے اسکا ٹوٹل تخمینہ تھا جس میں دو ارب روپے کی لاگت سے ہلک ڈیم کی تعمیر شامل تھی 4 ارب 20 کروڑ روپے کی لاگت سے مانگی ڈیم ایک ارب 70 کروڑ روپے کی لاگت سے ٹیوب ویلوں کی نصب اور پائپ لائنوں کی بچھائی شامل تھی 30 جون 2011ء تک واسا نے 7 ارب 15 کروڑ 4 لاکھ فنڈز خرچ کر چکی ہیں جس میں تقریباً 15 کلومیٹر پائپ لائن اور ٹیوب ویل بچھائی ہیں اور ٹیوب ویل نصب کیے ہیں جس پر یہ خرچہ آیا ہے اور اب تو بار بار revisions سے وفاقی حکومت اتنی تنگ آگئی ہیں کہ وہ کہتے ہیں ”کہ اس منصوبے کو ہم fundings ہی نہیں کرتے ہیں“ کیونکہ آپ بار بار کہتے ہیں ”کہ جس منصوبے کیلئے خود آپ لوگوں کے estimates میں یہ اسکا جو پائپ لائن بچھائی اور ٹیوب ویلوں کیلئے 1 ارب 70 کروڑ تھے آپ لوگوں نے ٹوٹل فنڈز ہی اُسکے اوپر خرچ کر دیا ہے“ وہ بھی پھر پتہ نہیں ہے کہ کس طرح خرچ کیے ہوں گے؟ وہ تو on the surfaces سے آپ کچھ اندازہ نہیں لگا سکتے

ہیں کہ یہ واقعی خرچ ہوئے ہیں یا نہیں ہوئے ہیں؟ اُسکی الگ ایک انکوائری میں سمجھتا ہوں کہ ہونا چاہیے کہ یہ 7 ارب جو خرچ ہوئے ہیں یہ کیوں غلط ترتیب سے، یا غلط طریقے سے خرچ ہوئے ہیں اب جو نیا جو واسانے اسکے اوپر ایک منصوبہ بندی کو پیش کیا ہے محکمہ منصوبہ بندی کو واسانے پیش کیا ہے اسمیں Phase-1 میں جو ہے کوئٹہ واٹر سپلائی کی پائپ لائن مانگی ڈیم، 17 ارب روپے دیئے ہیں۔ Phase-2 میں ہلک ڈیم 8 ارب 90 کروڑ دیئے ہیں اور جو اسکو connect کرنے کا ہے اسکے خرچے پھر الگ ہیں اور یہ 35 کروڑ کی لاگت سے مکمل ہو نیوالا منصوبہ جو تھا وہ 35 ارب تک گیا ہے 100 گنا اس پر زیادہ اضافہ ہوا ہے لیکن 100 گنا نہیں 1000 گنا اضافہ ہوا ہے۔ لیکن اُسکے باوجود کوئی اسکا پُرسان حال نہیں ہیں نہ اسکو کوئی پوچھنے والا ہے۔ اس طرح کے situations دنیا کے مختلف ممالک میں پیش آئے ہیں کوئٹہ کی طرح کہ جہاں پانی کی شدید قلت ہے تو انہوں نے اسکا باقاعدہ ایک منصوبہ بندی کے تحت اسکو حل کیا ہے آپکے قطر میں تھا۔ area تھا وہ اُنکا معاملہ یہ تھا لیکن گورنمنٹ نے انکار کر دیا ”کہ ہم Aquifer کو ختم نہیں کریں گے۔ Additional sources of water. انہوں نے بندوبست کیا کچھ filteration plants تھے کچھ desalination تھے کچھ دوسرے طریقے سے آپکے کیا کہتے ہیں Jordan میں تھا حالانکہ Jordan اتنا امیر ملک بھی نہیں ہیں انہوں نے بھی انکار کر دیا ”کہ ہم Aquifer کو نہیں نکالیں گے یہ ہماری آبیوالی نسلوں کیلئے ہیں یہ پانی اور زمین کی تہہ میں رہنا اسکا ضروری ہے تو انہوں نے انکار کر دیا دنیا کے بڑے بڑے شہر West میں دوسرے میں جدھر پانی کی قلت آتی ہیں یا پانی کی کمی آتی ہیں وہ منصوبہ بندی کر کے پانی کی جو intake ہیں باہر سے کوئی ترتیب اسکی بنا لیتے ہیں اور internal جو wastage of water ہے اُسکی اوپر بھی قابو پاتے ہیں حتیٰ کہ شہروں میں ایسا ہوا ہے کہ special flesh tanks انہوں نے bath rooms کیلئے design کیا ہے جو کم سے کم پانی اس میں خرچ ہوں اور آپکا گھروں کے اوپر میٹر لگا کر کے پانی کا price اتنا کر دیا کہ ہر ایک مجبوراً اسکو ایک limit تک استعمال کر لیں۔ ہم اپنی Aquifer کو Aquifer طریقے سے جو خرچ کر رہے ہیں یہ کبھی بھی ہمارا یہ شہر جو ہے ایک دن آئیگا جسمیں ہمارے بچوں نے رہنا ہیں یہ ghoast city ہوگا اس وقت پھر آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں اور یہ Aquifer آپکا ختم ہو جائیگا اُس سے جو دوسرے Ecological فرق پڑیں گے شہر کے اوپر یا زمین کے اوپر اسکا نقصان اپنی جگہ پر ہم نے آبیوالی نسلوں کی ہم لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے پی لیا ہے یا پی رہے ہیں تو لہذا ہر چیز سے بہتر ہے۔ بار بار یہ چیز discussions میں آئی اور ہمارے ڈیپارٹمنٹس ہیں وہ ٹھیک ہے اُنکا طریقہ کار یہ ہے ”کہ منصوبے کی

قیمت بڑھا دوں اور منصوبے کا قیمت بڑھا دوں منصوبے کا قیمت بڑھا دوں، تاکہ اُس سے زیادہ سے زیادہ اُنکو آمدن ہوں اب یہ ہلک ڈیم کا ایک جگہ pumping پہلے آئیں تھا کہ ایک جگہ سے pumping ہوگی پھر gravity میں یہ پانی آئیگا اب نئے ڈیزائن میں انہوں نے پانچ جگہ pumpings show کی ہیں مجھے سمجھ نہیں آتی ہے کہ کسی منصوبے کے قیمت بڑھانے کیلئے۔ میں نے تو خود وہ details and designs نہیں دیکھا ہے لیکن وہ cost of contract بڑھانے کے لیے design میں ایسی چیز add کر دیئے جاتے ہیں جناب contract تو پہلے مکمل کر لو کوئٹہ شہر کو پہلے مکمل کر لو مانگی کیا۔ مانگی آپ کچھ تک آپ اسکو پمپ کریں گے۔ کچھ کے بعد جو ہے وہ straight away آئیگا gravity سے آئیگا کوئٹہ تک اور feasibility اسکی already بنی ہوئی ہیں ڈیزائن اسکا بنا ہوا ہے سب کچھ بنا ہوا ہے صرف فیڈرل گورنمنٹ کو اس بات پر قائل کرنا ہے کہ اسکے لیے funds release کیئے جائیں تاکہ اسکے اوپر جلد سے جلد کام شروع ہو جائے بمعہ اسکے جو پائپ لائن آنا ہے یا pumping station بنانا ہے سب کے اوپر یکدست یہ کام شروع کر دیں اور یہی ہلک ڈیم کا حال ہے کہ اس دور میں جب ہلک آپکے ساتھ پانی West میں جارہے ہیں ضائع ہو رہا ہے اور لوگوں کے طرف تباہی بعض علاقوں میں تباہی وہی پانی پھیلا رہا ہے آپ اسکو روک کیوں نہیں رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں ڈیموں کا انتہائی ضروری ہے بنانا تاکہ آپکا کوئٹہ کا جو ہے۔ کوئٹہ ہم سب کا ہے ایم پی ایز کا جو ترجیح ہوتی ہیں وہ اپنے حلقے ہوتی ہیں definitely کیونکہ انہوں نے وہاں سے ووٹ لینا ہوتا ہے وہاں سے انکو feed back ملتا ہے لیکن as a government سب کا collectively پھر ایک over-all صوبے کا جو سب سے اہم چیز ہوتا ہے وہ پھر as a government and as an Assembly ہم لوگوں کا وہ ترجیح سب سے زیادہ ہونا چاہیے ٹھیک ہے حلقے یا اپنے ایریے کا ایک ڈیولپمنٹ ہے وہ ہونا چاہیے وہ بھی غلط نہیں ہے کیونکہ انکا بھی حق بنتا ہے لیکن جس میں ہم سب رہ رہے ہیں جو ہم سب کا مستقل گھر ہے ہر ایک کا گھر ادھر موجود ہیں اسکے اوپر ہم لوگوں نے proper توجہ نہیں دیا ہے پیسے دے دیئے بغیر پوچھے waste ہو گئے ختم ہو گئے وہ پیسے اب فیڈرل گورنمنٹ کہتی ہیں کہ آپ لوگ تو پیسے لیتے ہی اس وجہ سے ہیں کہ اسکو غلط طریقے سے خرچ کر کے اپنے لیے آئیں بنا لیں نہ یہ کبھی greater water supply scheme complete ہوگی نہ کبھی یہ بنے گا وہ reluctant ہو گئے تھے دینے میں خود ہم انکو قائل نہیں کر سکیں کہ ہم نے جو یہ پی سی ون بنایا ہے یہ صحیح ہے یا غلط ہے تو لہذا اس قرارداد میں گورنمنٹ سے یہ تجویز ہے کہ اس منصوبے پر خرچ ہونے والی فنڈز کی تحقیقات کی

جائے جو پرانا خرچ ہوا ہے اور کوئٹہ شہر کو تباہی سے بچانے کے لیے لازمی ہے کہ اسکو ہنگامی بنیادوں پر فنڈز فراہم کر کے کوئٹہ گریڈ واٹر سپلائی کو فوری طور پر مکمل کیا جائے یہ میری گورنمنٹ سے یہ ہے یہ چیز ہماری اسمیں آپ کے سامنے ہم نے لیا ہے تو اور ممبر بھی definitely اسکے اوپر بات کرنا چاہیں گے میں آپکا نید وقت نہیں لوں گا Thank you for that کہ آپ نے اسکی ساری تفصیل سن لی۔

جناب اسپیکر: زیارتوال صاحب تشریف رکھیں ایک منٹ آپکو آخر میں سینیٹا پریگاسکو تھوڑا صبر کر لیں سن لیں پہلے اراکین کو ابھی ایک اپوزیشن کی طرف سے زمرک خان ایک ادھر سے ایک ادھر سے سن لیں سب کو کیونکہ یہ سب کی مفاد عامہ کی بات ہے نہیں sir اسمیں دلیل دلائل آ جائیں ناں کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ 15 سال کے بعد ہمارے کھانے پینے کیلئے بھی پانی ہوں منہ ہاتھ دھونے کے لیے بھی پانی ہوں نماز میں رہنے کے لیے وضو کرنے کے لیے بھی پانی ہوں استنجاء کے لیے بھی پانی ہوں ایسا نہ ہو کہ ہم علاقہ چھوڑ کر اربوں کی یہاں setup چھوڑ کر کہیں اور جانا نہ پڑیں جی۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شکر یہ جناب اسپیکر صاحب جعفر خان مندوخیل صاحب نے جو قرارداد پیش کی اسمیں تو ہم کچھ کہہ نہیں سکتے ہیں بہت اہم قرارداد ہے دنیا میں کئی بھی جائے ہر ملک ہر صوبے کی یہی ضرورت ہوتی ہے کہ اسکا پانی پورا ہوں اسمیں میں صرف دو تین چار منٹ کروں گا اور کچھ تجاویز دوں گا اس میں جس طرح ڈیپارٹمنٹس ہیں واسا ہے پبلک ہیلتھ ہے ایریگیٹیشن ہے یا بی ڈی اے جو بھی جسکا بھی تعلق یہ ٹیوب ویلوں سے ہیں یا پانی سے ہیں پہلے تو کوئٹہ کے حوالے سے اُن سے بریفنگ لینے چاہیے کہ آپ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ سب سے بڑا جو ہمارے کوئٹہ کے واٹر سپلائی جو ہے وہ واسا کے پاس ہیں اُن سے پوچھنا چاہیے کہ آپ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ عوام کے لیے کیا کر رہے ہیں کوئٹہ کے لیے کیا کر رہے ہیں؟ اتنا تو میں کہہ دوں کہ جو ڈیم انہوں نے بتایا ہے 1500 کلومیٹر اسمیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ source موجود نہیں ہیں اور پائپ لائن بچھائی گئی ہیں میرا خیال سے اسی طرح ہے جعفر صاحب؟ یہ دنیا میں کہیں ہوا ہے اس طرح کا؟ فیڈرل حکومت نے جو فنڈز دیا اُس فنڈز کو پائپ لائن بچھ گئیں ڈیم پانی کا source ہے ہی نہیں یہ خرچہ ہوا ہے 1500 کلومیٹر یہ آپ منہ سے کہہ سکتے ہیں کہ اس پر پتہ نہیں کہ کتنا خرچہ ہوگا؟ ابھی اسکے لیے اسمیں پٹرول لے جائیں گے گیس لے جائیں گے پانی لے جائیں گے پائپ بڑی ہوئی ہیں اور میرے خیال سے کچھ عرصے بعد وہ پائپ بھی نکل کر کہیں نکال کے بیچ دیں گے؟ اس سے اپنا کاروبار شروع کریں گے میں تو یہ کہتا ہوں کوئٹہ میں اپنی اگر میں آپ بات کریں تو روزانہ ہم اتنا ٹینکر منگواتے ہیں کہ اب وہ خرچہ ہم لوگوں سے مجھ سے مہینہ کا خرچہ میرے ہاتھ سے

نکل گیا یہاں پر اگر واسا کی واٹر سپلائی موجود ہیں یا پبلک ہیلتھ کے موجود ہیں انکا کوئی چیک اینڈ بیلنس ہے ہی نہیں وہ اگر چلاتے ہیں تو ہفتے میں تین دن چلاتے ہیں اور چار دن جلا دیتے ہیں اور واٹر ٹینکرز کا بہت اچھا بزنس شروع ہیں آج کل آپ دیکھ لے ایک واٹر ٹینکر جو ہے وہ آ پکو 1500 روپے میں ملتا ہے وہ جو چھوٹا ٹریکٹر ہے اور بڑے جو ٹرک ہیں وہ تو دو اڑھائی ہزار تک پہنچ گئے ہیں ہم لوگ تو چلو لے سکیں گے یہ غریبوں کا کون پوچھے گا؟ کہاں سے یہ پانی ہم لائیں گے؟ اور پھر کوئی بھی ہمارا ایک حکمت عملی ہے ہی نہیں اسکے بارے میں دیکھو! لوگوں کو یہ احساس تو دلانا چاہیے کہ چلو ہم پانی دیتے ہیں اس پانی کو کیسا خرچ کرنا چاہیے یہاں پر واسا کو چاہیے کہ یونین کونسل پر اپنی کمیٹیاں بنا لیں کم از کم یونین کونسل میں ان لوگوں کے وارڈ کے یہاں وارڈ موجود ہیں تو وارڈ میں لوگوں کو بتادیں کہ جی پانی آ رہا ہے کتنا آ رہا ہے آپ کو کتنا خرچ کرنا چاہیے؟ illegal connections لگے ہوئے ہیں کہیں کسی کے پاس تو ایک پونا انچ آدھا انچ کا پانی نہیں جاتا ہے اور ایسے گھریں ہیں جدھر ایک ایک ڈیڑھ ڈیڑھ انچ کے کنکشن لگے ہوئے ہیں اور ادھر کھیتی باڑی ہو رہی ہیں اسکو کون کنٹرول کریگا پانی تو اتنا میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ کوئٹہ کا اتنا بڑا مسئلہ ہے کہ ایک دن یہاں پر ہم پتہ نہیں کدھر کدھر سے پانی لائیں گے پشین سے لائیں گے یارو سے لائیں گے ہم کدھر ڈھونڈتے رہیں گے یہ تو یہ نہیں ہے کہ صرف کوئٹہ کا ہے میں اپنے گاؤں کی بات کروں میں دو کلو میٹر سے ہمارا پینے کا پانی ہم ٹیوب ویل لگا کر لے آتے ہیں تو کوئٹہ بھی اس پوزیشن پر پہنچ گئی ہیں کہ کم از کم ہم پہلے یا ڈیموں کے بارے میں سوچ لیں 100 ڈیمز ہمارے آئے تھے کدھر گئے کس نے کام اس پر شروع کیا فیڈرل سے کتنا فنڈ آیا اور کتنا ہم خرچ کر رہے ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟ سب سے یہ ہے کہ ہمارے یہ جو دو ڈیمز ہیں یہ مانگی ڈیمز ہیں اور دوسرا جو ڈیمز ہیں اسکے بارے میں سوچ لیں کہ اسکا الگ پائپ لائن ہیں ہم source تو دے دیں پانی دے دیں انشاء اللہ ٹھیک ہو جائیگا۔ سطر ح جعفر خان صاحب نے کہا کہ آ پکو یہ pumping اور یہ جو reservoir بنائیں گے درمیان میں، اُس سے پھر ادھر پھر جمع ہوگا پھر اُس سے آگے کوئٹہ آئیگا تو ایک چیز تو یہ all ready آدھے سے زیادہ خرچ تو ہوا ہے all ready ہوا ہے اگر ہم اسکو بھی چھوڑ دیں تو ختم ہو جائیگا یہ جو میں کہہ رہا ہوں کہ سب سے پہلے واسا والوں کو چاہیے کہ اسکے بارے میں بتائیں کہ کتنے ٹیوب ویل آ پکے چلیں گے کم سے کم ان پر تو دیکھ لیں کہ وہ جو آ پکے آ پریٹرز ہیں جو اس کو چلانے والے ہیں میں کہتا ہوں میں خود دو ٹیوب ویل پر گیا ہوں میں نے انکو پکڑا ہے کہ مشینری خود جان بوجھ کر جلاتے ہیں اور وہ ملے ہوئے ہوتے ہیں یہ ایک مافیا ہے وہ پانی کے لیے بھی ایک مافیانی ہوئی ہیں کہ انکو کہتے ہیں کہ خراب کر لیں انکا ٹیوب ویل جو ہے جو ٹینکرز جو ہیں وہ بہت اچھا بزنس پر چل رہے ہیں اگر ٹیوب ویل چلیں گے

پانی آئیگا تو ٹینکروں کا کاروبار ٹھپ ہو جائیگا تو اسکے لیے یہ دو تین تجاویز جو میں نے اسپیکر صاحب دی اسی لیے کہ پہلے فیڈرل گورنمنٹ سے اس فنڈز کے بارے میں بات کر لیں کہ اس دونوں ڈیپوں پر جلد سے جلد کام شروع ہو جائے اور کوئٹہ میں جو ہمارے پانی کے sources ہیں اسکے بارے میں یہ کر لیں کہ کمیٹی بنائی جائے ہمارے لوگ جو ہیں بالکل یہ ہمارے آس پاس جو اسمیں ایجوکیشن ہے ہی نہیں انکو پانی کی اہمیت کا پتہ ہی نہیں ہیں کم از کم اس کو احساس دلائیں کہ پانی کتنا ضروری چیز ہے اور کتنا آپ نے store کرنا ہے اور کتنا خرچ کرنا ہے اسکے بارے میں کمیٹی بنا کر انشاء اللہ حل ہو جائیگا اگر نہیں ہو تو مسئلہ اور گر بڑ ہو جائیگا۔ شکر یہ جناب۔

جناب اسپیکر: اچھا! میری گزارش ہے اراکین سے کہ وہ interested ہیں جنہوں نے نام بھیجے ہیں کہ مختصر تقاریر کریں اور تجاویز دیں صرف آپ کی معلومات کیلئے کل ایک scandal آیا ہے کراچی واٹر بورڈ کا صرف ایک اُسکے اور بھی ادارے ہیں ڈیڑھ کروڑ کے پانی کا کاروبار ہوتا ہے یہ ٹینکروں کا ایک دن میں یہ صرف آپکو بتاؤں کہ کیا ہو جاتا ہے پھر یہ ابھی treasury benches سے رضا بڑیچ صاحب بیٹھ جائیں رضا صاحب بات کریں گے مجید صاحب۔

جناب عبدالمجید خان اچکزئی: sorry sir ایک بات کرونگا۔

جناب اسپیکر: جی، جی۔

جناب عبدالمجید خان اچکزئی: یہ آپ کہہ رہے ہیں کہ scandal آیا ہوا ہے ہمارے ضلع میں بیس لاکھ فٹ پائپ پانی کا بچھایا گیا ہے پچھلے گورنمنٹ میں بیس لاکھ فٹ میرے خیال میں روس کو پانی دینے کیلئے تھا ہاں اُسکا source بھی نہیں ہے مطلب بیس لاکھ فٹ پائپ یہ PHE department کی طرف سے scandals کی تو بات کریں گے۔

جناب اسپیکر: ہاں یہ بات آرہی ہے مجید خان صاحب! ہاں یہ scandals تو اتنے ہیں کہ flim industries بھی چونک جائیگی لیکن یہ ہے کہ زیارتوال صاحب یہ please آپ بعد میں ان چیزوں کا پھر آپ تدارک کریں رضا صاحب۔

سردار رضا محمد بڑیچ: شکر یہ اسپیکر صاحب! جعفر خان صاحب کی یہ قرارداد میرے خیال میں ہم appreciate کرتے ہیں کہ وہ لائے ہیں لیکن اس قرارداد کو آج نہیں بہت پہلے آجانا چاہیے تھا سالوں پہلے آنا چاہیے تھا یہ کوئٹہ کی آبادی جس رفتار سے بڑھ رہی ہے وہ میرے خیال میں شاید کسی کی ذہن میں ہے یا نہیں ہے تیس لاکھ کی آبادی پہنچ چکی ہے دو طرح سے اسکی population بڑھ رہی ہے ایک تو

organization کی وجہ سے اسکی پالیٹیشن بڑھ رہی ہے جو تقریباً almost ایک percent ہے سالانہ اور تقریباً دو percent سے زیادہ آبادی ہماری population growth ہے یہ کوئٹہ کے اوپر ایک دباؤ بڑھ رہا ہے جی کوئٹہ شہر کیلئے organization کا بھی مسئلہ ہے growth of population بھی ایک مسئلہ ہے جی یہ اچھی بات ہے کہ آج ہم اس پر ایک بات کر رہے ہیں میرے خیال میں اس قرارداد کو ہم ایک مشترکہ قرارداد کی صورت دیتے ہیں اور اس پر technically جتنے بھی ہمارے aspects ہیں اسکو ہم cover کرنے کی کوشش کریں گے جی ڈیزیز یہاں کی ضرورت ہیں کہ ہمارا resource پانی کا وہ بڑھ سکیں recharging بالکل نہیں ہے ہمارے ہاں جنگلات کم ہونے کی وجہ سے جو جنگلات وغیرہ کٹ گئے ہیں ہمارے اسکی وجہ سے ہماری recharging بہت کم ہو رہی ہے eartg syface کوئٹہ کا بڑھ گیا ہے جی پانی کی filtration یہاں جذب ہونا وہ کم ہو گیا ہے تو ہم نہ صرف یہ کہ ڈیزیز بنائیں ہم کوئٹہ شہر کے اندر چھوٹے چھوٹے ڈیزیز بنائیں ڈیلے ایکشن ڈیزیز بنائیں کوئٹہ کے آس پاس پہاڑیوں کی طرف اور slop میں ایک پراجیکٹ تھا شاید Dutch Government کا تھا I.U.C.N نے اسکو شروع کیا تھا جی بہت پہلے کا تقریباً بیس پچیس سال پرانی بات ہے وہ پہاڑیوں پر جا کر pits بناتے تھے slop کے ساتھ میں وہ pits بناتے تھے اس pits میں برف اور بارش کا پانی آتا تھا کھڑا ہوتا تھا اس میں ساتھ ہی تخم ریزی کرتے تھے تاکہ اس پر bushes اُگ آئیں جی یہ ایک Natural processes ہے Ecology ہے کہ وہاں پر re-forestation کا ایک سلسلہ شروع ہوتا تھا بد قسمتی یہ ہوئی کہ ہم نے وہ بھی خراب کر دیا ہے کوئٹہ شہر میں dams کا ہونا نہ صرف یہ دوہلک اور منگی ڈیزیز کے حوالے سے جو بات ہو رہی ہے یہ دونوں ڈیم ہمارے پانی پورا نہیں کرتے ہیں لیکن ایک ہمیں support دیگا پانی کیلئے ہمیں sustainability دیگا کچھ عرصے کیلئے یہ ہمارا زیادہ سے زیادہ چالیس یا پینتالیس فیصد پانی پورا کر سکتا ہے اگر یہ دو ڈیم بنتے ہیں۔ لیکن وہ بھی تقریباً بننے میں اور اُسکے operational ہونے میں تقریباً پانچ سے چھ سال لگیں گے جی تو ایک یہ ہم لوگوں نے کام کرنا ہے کہ اسکو جتنی جلدی ہو سکیں ہم نے start کرنا ہے Federal Government کا subject ہے لیکن اس پر کام نہیں ہوا تو ایک مہربانی کر کے اس پر کام کرنا چاہیے دوسری بات ایک میں گوش گزار کرنا چاہتا ہوں Dutch Government کی ایک ہمارے پاس funding آئی تھی۔ جسمیں پائپ لائن بچھا۔ سیوریج کا جو پانی تھا وہ پانی ہمارا جا رہا تھا یہاں سے آگے ریگی ناصران میں یہ تقریباً دو سو تین ایکڑ زمین گورنمنٹ نے خریدی تھی acquire کی تھی اس زمین پر filtration plant بنانا تھا یہ پانی جو

ہمارے سیوریج کا تھا یہ وہاں جانا تھا پھر اُس دوسو تین ایکڑ زمین میں انہوں نے pits لگانے تھے بڑے بڑے بور لگانے تھے یہ فلٹریشن کا پانی اُس میں جاتا تا کہ وہ recharge کر سکیں بد قسمتی ہوئی ہے کہ اُس کا ہمیں آج تک پتہ نہیں چلا کہ وہ project کیوں drop ہوا اب جہاں ہمارے معزز رکن نے نشاندہی کی ہے کہ کونٹہ شہر میں ہمارے پاس سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اگلے چند سالوں میں ہم پانی کی قلت سے دوچار ہوں گے کونٹہ شہر کے اندر کونٹہ کی وادی کے اندر تقریباً تین ہزار سے زیادہ ٹیوب ویلز کام کر رہے ہیں اُس میں لگ بھگ 2300، 2400 کی figure جو واسا کی ہے وہ agriculture purposes کیلئے ہیں جی اور کوئی چھ سو ساڑھے، چھ سو ٹیوب ویلز ہمارے پینے کے پانی کیلئے ہیں ایک چیز میں بتانا چاہتا ہوں کہ صرف تین percent پانی ہم پینے کیلئے استعمال کر رہے ہیں پینے کے پانی کا 97 percent ہم ضائع کر رہے ہیں وہ پانی جو ہمارے بچوں اور ہمارے پوتوں اور پر پوتوں کے کام آنا تھا وہ پانی ہم ضائع کر رہے ہیں تو کوشش یہ ہونی چاہیے کہ technically ہم ایک ایسا system شروع کر دیں کہ ہم اس پانی کا استعمال اس طریقے سے کریں کہ ہم اُسکو دوبارہ recycle کر کے recharge کرادیں اور کوشش یہ کریں کہ شہروں میں اس پاس ہم درخت اُگانے کی کوشش کریں تاکہ Re-Forestation ہماری ہو سکیں جس سے ہمارا climatically condition ٹھیک ہو اور بارشیں زیادہ ہوں ایک چیز اور میں بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہماری rain-fall average پہلے جو ہم چھوٹے تھے اُس زمانے میں کوئی گیارہ پرسنٹ تھے سارے بلوچستان کی جس میں کونٹہ valley کی rain-fall average تیرہ انچ سے زیادہ تھی آج بد قسمتی یہ ہوئی ہے کہ کونٹہ شہر میں average rain-fall آٹھ انچ بھی نہیں ہے جی آٹھ انچ سے بھی کم ہوا تو ہمیں ایک اور source ڈھونڈنا ہے کہ اب ہم کس طرح کونٹہ کے لوگوں کو پانی پلا سکیں جی تو اس طریقے سے ہم نے جیسے انہوں نے ذکر کیا جعفر خان صاحب نے ہمارے hard-rocks میں ہم نے ٹیوب ویلز لگا دیئے ہیں جو Aquifer ہم نے reserve کیا تھا لاکھوں سالوں سے اُسکو ہم اب mine کر رہے ہیں پانی کی mining کر رہے ہیں جی ہم نے ایلول جو ہمارے soft lane area میں ہمارے جو ہمارے ٹیوب ویل ہے جسکو ایلول ٹیوب ویل کہتے ہیں وہ ہم نے bore کیئے تھے وہ تقریباً خشک ہونے لگے ہیں وہ زمینیں جہاں پر آرٹیزن ٹیوب ویل تھے۔ وہاں پر اب بارہ سو چودہ سو فٹ پر ہم پانی نکال رہے ہیں جی Hard Rocks میں جو ٹیوب ویل ہوئے اُنکا مقصد یہ تھا کہ ہر Hard Rocks میں ہم ٹیوب ویل لگائیں گے تو یہ ایلول ٹیوب ویل کو ہم کچھ عرصے کیلئے بند کر دیں گے چار، پانچ کے عرصے میں یہ ٹیوب ویل recharge ہو جائیں گے زمین ہماری تو ہم اُن ٹیوب

ویلوں کو بند کر دیں گے جو hard rocks میں لگے ہوئے ہیں ان ٹیوب ویلوں کو دوبارہ ہم استعمال کرنے کی کوشش کریں گے تو technically یہ چیز غلط ہے جعفر خان صاحب نے ایک اور point پر بات کی کہ یہ project جس پر پندرہ سو کلومیٹر پائپ لگا ہوا ہے، ڈالا گیا ہے جی کوئٹہ کیلئے جب NESPAK والوں نے survey کیا تھا تو یہ total تین سو ستر اسکوائر کلومیٹر کیلئے انہوں نے سروے کیا تھا اُسکے لیے project بنایا لیکن بعد میں اس project کو تین ہزار ستر اسکوائر کلومیٹر تک بڑھا دیا انہوں نے تو اسکی وجوہات معلوم ہونی چاہیے کہ انہوں نے صرف پائپ بچھانے کیلئے اس area کو بڑھایا اب نتیجتاً یہ ہوا کہ نہ وہ تین سو ستر اسکوائر کلومیٹر کا فائدہ ہو رہا ہے نہ تین ہزار ستر کلومیٹر کا فائدہ ہو رہا ہے اسکے لئے کوئی جواز انکے پاس نہیں ہے انکے پاس کوئی بھی justification نہیں ہے تو ہم آپ سے گزارش یہ کرنا چاہتے ہیں کہ floor سے کہ آپ technically اس پر کوئی کمیٹی بنائیں اُس کمیٹی کے حوالے کر دیں کہ کوئٹہ میں پانی کے مسئلہ کو کسی بہتر طریقے سے حل کر سکیں ہم ایک اور request جو کرنا چاہتے تھے آپ سے کہ آپ مہربانی کر کے اس قرارداد کو ایک مشترکہ قرارداد کی شکل دیں تاکہ ہم کوئٹہ کی اس صورتحال سے باہر نکل آ سکیں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: وہ تو بالکل سب کا یہ مسئلہ ہیں سردار کیتھران آپ بولیں گے اپوزیشن لیکن میری گزارش ہے کہ اسکو کر بھی لیں اور اسکو serious میرا خیال ہے بالکل ڈاکٹر صاحب خود بھی لے رہے ہونگے زیارتوال صاحب بھی ہم سب بھی save کوئٹہ کا جو ایک پلان بنانا پڑیگا آخر میں جو ڈاکٹر صاحب کو جسمیں law and order بھی ہوگی اُس میں آپکے environment بھی ہوگی پانی بھی ہوگا save کوئٹہ آپکو کرنا پڑیگا ultimately آپکے assets اسی شہر میں ہیں جی کھتیران صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھتیران: شکریہ اسپیکر صاحب جو قرارداد جعفر خان نے پیش کیا ہے ہم اپوزیشن کی طرف سے اُسکی حمایت کرتے ہیں ساتھ ساتھ اسکے کچھ ہم گزارشات کرتے ہیں کچھ تجاویز دینا چاہا ہے ہیں گزارش یہ ہے کہ اسوقت جیسے کہ یہ ڈیمز بنیں گے یہ تو مستقبل کی بات ہے فی الحال کوئٹہ میں پانی کی position جیسے زمرک خان نے کہا کہ اسوقت total کوئٹہ پر tanker mafia کا قبضہ ہے حالات یہ ہیں کہ میں اپنے گھر کی بات کرتا ہوں میرے گھر میں تقریباً کوئی مہمان ڈیڑھ سو دو سو کے قریب ہوتے ہیں تو daily ہمیں دو سے تین ٹینکر خریدنے پڑتے ہیں آپ خود اندازہ لگائیں کہ پندرہ سو سے اٹھارہ سو روپے فی ٹینکر ہے چار ہزار پانچ ہزار daily آپ پانی پر خرچ کریں گے تو ایک سفید آدمی کس طریقے سے برداشت کریگا اور پھر اُسکے ساتھ ساتھ صورتحال یہ ہے کہ واسا کا بل بدستور حالانکہ ایک بوند پانی نہیں آرہی ہے اُسکے بل بدستور deliver کیئے

جاتے ہیں پھر اگر ہم Bill نہیں دیں تو جب Politician جب Nomination ہوتی ہے الیکشن کا زمانہ آتا ہے تو وہ گردن پر لٹا رکھ کر بمعہ سود کے وہ وصول کر لیتے ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ اس ٹینکر مافیا سے جان چھڑانے کیلئے فوری طور پر، ہم چاہتے ہیں کہ کوئٹہ میں کچھ اقدامات C.M صاحب سے گزارش کریں گے کہ فی الحال تو مسئلہ حل ہو پھر آگے جا کر ڈیمز بنیں گے اسکی sources ہیں جو سلسلہ ہے تو اسمیں میری تجویز یہ ہے کہ ہر area میں تقریباً ایک ٹیوب ویل ہوتا ہے۔ جیسے کہ PHE کے تھے پہلے زمانے میں گورنمنٹ اُنکو run کرتی تھی اُسکے ٹیوب ویل ڈرائیورز کا سلسلہ تھا اُس چیز کو ختم کر کے community کے حوالے کیئے گئے ہیں تو جس area میں وہ ٹیوب ویل کا وجود ہے وہ اگر اُسی community کے حوالے کیا جائے وہاں پر وہ community اُسکو سنبھالیں تو اس میں تھوڑا سا فرق آجائے گا کہ وہ جو جان بوجھ کر خراب کر دیئے جاتے ہیں کبھی بجلی کی صورت میں کبھی ٹرپائن کی صورت میں کبھی سمرسیبل کی صورت میں کبھی کیا جواز بنا کر کے تو وہ کم از کم تھوڑا سا کنٹرول ہوگا جیسے کہ پوری دنیا میں میٹر سسٹم ہے جیسے کیسکو نے میٹر لگائے ہوئے ہیں ایک گریڈ اسٹیشن میں بڑا میٹر ہوتا ہے جس سے جتنا بھی وہ consumption ہوتی ہے پھر plus ہر گھر میں میٹر ہے تو اسی طریقے سے ہر ٹیوب ویل پر اگر ایک میٹر لگ جائے اور وہ کیونٹی کے حوالے ہو اُسکی جو Billings ہوں جو سلسلہ ہو گورنمنٹ کے کھاتے میں جمع ہوں plus وہ جو گھروں کو کنکشن ہیں اُن پر اگر میٹر ہوں تو جو جتنا consumption کریگا اُسکی حساب سے بل بھی اُسکو پڑے گا پانی کا ضیاع بھی رکھے گا اگر کوئی اُسکو agriculture basis کیلئے use کر رہا ہے تو وہ اُس حساب سے اُسکو پیسے پڑیں گے اور جو residential حساب سے استعمال کریگا اُسکے ساتھ ساتھ جیسے کہ سردار رضوانے کہا کہ اُسکو ہم مشترکہ قرار داد کی صورت میں بھی کیونکہ پانی کا مسئلہ ڈیموں کا مسئلہ ایک کوئٹہ کا نہیں ہے بلکہ اسوقت پورے بلوچستان کا مسئلہ ہے ہر علاقے میں water level اتنا نیچے چلا گیا ہے کہ لوگ پانی کی، agriculture میں plus پینے کے پانی کیلئے اور جیسے کہ عقلمند لوگ کہتے ہیں کہ اگلی جنگ جو ہوگی وہ پانی کی جنگ ہوگی تو اسوقت تو بلوچستان تقریباً اس حالت میں پہنچ گیا ہے کہ ٹیوب ویل خشک ہو گئے پھر اُسکے اوپر سونے پر سہاگہ یہ ہے کہ بجلی کا بحران ہے تو ہماری زراعت تباہ ہو گئی ہے بلوچستان کی زراعت جب تباہ ہو گئی تو یہ اتنا وسیع و عریض زمین ہے اتنا وسیع و عریض صوبہ ہے تو میرا خیال ہے یہ لوگ نقل مکانی پر مجبور ہونگے تو ہماری یہ دو، تین گزارشیں تھیں plus میں کچھ عرض کرنا چاہتا تھا قرار داد تو میرا خیال ہے یہی ایک جعفر خان والی باقی ہے باقی حاجی گل محمد صاحب؟

جناب اسپیکر: وہ بھی نہیں ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیتراں: اور منظور کا کڑبھی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ابھی ہے سردار صاحب آپ کے علاوہ اور بھی speakers ہیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتراں: تو اسکے بارے میں یہی ہے۔ باقی ایک دو پوائنٹ تھے اُس دن۔

جناب اسپیکر: وہ بعد میں کر لیں ناں آپ point of order پر بعد میں کر لینا اسوقت جو چیز ہے اس پر

focus کریں جی۔

سردار عبدالرحمن کھیتراں: اسکو مشترکہ قرارداد کی صورت میں لے آ کر یہ سارے اکٹھا کر لیں۔

جناب اسپیکر: Official business day بہت اہم ہے معاملہ لیکن سب کو موقع مل جائے تو تھوڑا

suggestions دیتے ہیں repeat نہیں کریں چیزوں کو ڈاکٹر حامد اچکزئی صاحب میرے پاس list ہے

رضا صاحب آتی جائیگی باری آپ لوگوں کی۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی: بڑی مہربانی جناب اسپیکر! کہ جو آپ نے بولنے کا موقع دیا ہے اس اہم قرارداد پر ہم

میرے خیال میں ایک دوسرے پر بھروسہ ہمارا بڑھ رہا ہے جمہوریت کی طرف جارہے ہیں پچھلے گورنمنٹ کے

وزراء بلا اور بالواسطہ طور پر یہ confess کر رہے ہیں کہ جو ہم سے ہونہ سکا آؤ اسکو ہم اکٹھا کر لیتے ہیں تو ہم

انکو assure کرتے ہیں ڈاکٹر صاحب کی behalf پر کہ ہم اسمیں پوری مدد کریں گے یہ ہم سب کا معاملہ ہے

جناب اسپیکر! یہ Technology ہمارے ہاں بڑی نئی آئی ہے ٹیوب ویل والی اور بجلی ہمارے دیہاتوں میں

کوئی 80ء میں آئی کسی ضلع میں کسی ضلع میں 90ء میں آئی ہمیں یہ تجربہ ہو گیا ہے کہ ہزاروں سال کے جو ٹیکنکی

recharge ہو رہی تھی بارشوں سے سیلابوں سے Snowfall سے تو وہ ٹیکنکی ہم نے خالی کر دیں وہ سوباتیں

پشتو میں کہتے ہیں سوباتوں کا بات ایک وہ یہ ہے How to recharge? ہمیں جو درپیش ہے نہ پائپ کا

مسئلہ درپیش ہے یہ جعفر خان کی بڑی مہربانی انہوں نے اس طرف توجہ دلائی ساری دُنیا میں اگر آپ ایک انچ پانی

نکالنے کی جرات کریں گے تو آپکو ایک درجنوں دفاتروں سے گزرنا پڑیگا کہ میں یہ ایک انچ پانی کا بندوبست اپنے

لیئے کر سکتا ہوں نہ کوئی ٹیوب اپنی مرضی سے لگا سکتا ہے نہ باوڑی لگا سکتے ہیں نہ کوئی اور جب تک آپ وہ

settled شدہ rules and regulations اور قانون کے مطابق اسکو follow نہیں کریں گے کہ پتھر ملی

زمین میں آپکا ٹیوب ویل دوسرے ٹیوب ویل سے اتنا دُور ہونا چاہیے اور شنگل میں اتنا دُور ہونا چاہیے وہ تمام ہم

نے ہمارے پچھلی حکومت نے اسکو پامال کیا ہر آدمی، جسکی مرضی جہاں چاہے bore نکال سکتا ہے ٹیوب ویل

بنا سکتا ہے پتہ نہیں کیا کیا کر سکتا ہے تو ان irregularities نے ابھی جو statistics آپکو

سردار رضا محمد صاحب نے دی کوئی تین ہزار ٹیوب ویل کا وہ پیش کر رہے ہیں تین ہزار ٹیوب ویل بینک آپ چوبیس گھنٹے نہیں چلائیں آپ اسکو بارہ گھنٹے چلائیں تو تین ہزار ٹیوب ویل اگر تین انچ بھی آپ نکالتے ہیں تو یہ پینتالیس ہزار انچ پانی آپ نکالتے ہیں جو indus کے برابر ہوگا وہ سردیوں والا indus، گرمیوں والا نہیں۔ تو یہ پانی ہم نکال رہے ہیں اسکی recharge پر ہم وہ کر رہے ہیں کہ How to recharge? اور پھر دُنیا جہاں میں ہمیں بدنام کیا گیا ہے کہ اس صوبے میں بارش نہیں ہوتی ہے اور یہاں پانی کا بڑا فقدان ہے ہم کم از کم اس بات پر متفق ہیں کہ یہ پشتون بلوچ صوبہ کوئی گیارہ لاکھ سے تیرہ لاکھ ایکڑ فٹ پانی ہمارا drain میں چلا جاتا ہے آؤ مل بیٹھ کر سر جوڑ لیں اسپیکر صاحب! اس پانی کو ہم reserve کر لیں یہ ہمارے recharge کا سب سے اچھا ذریعہ ہوگا اس کیلئے planning کچھلی گورنمنٹ نے کی ہے میں اسمیں addition کرنا چاہوں گا اور بڑی ایمانداری سے میری رائے ہے کہ نہ صرف یہ دو ڈیمز بننی چاہیے بلکہ برج عزیز خان ڈیم جو ہر لحاظ سے approved ہوا ہے کسی صاحب کی گورنمنٹ میں اسمیں جعفر خان صاحب بھی تھے تو اُسکا بھی بنا چاہیے نقطہ نظر ہمارا کوئٹہ شہر میں جب تک ہم اسکو recharge نہیں کریں گے اس پر متفق نہیں ہونگے یہ مقاصد ہمارے پورے نہیں ہونگے جناب اسپیکر! جہاں تک یہ ٹیوب ویلز کا تعلق ہے corruption کا یہ حال ہے اس صوبے میں بتدریج اتنا بڑھ رہا ہے کہ corruption ابھی legalized ہے There is no doubt about it. ہر سفید کارحکمہ میں اور فلانے میں corruption legalize ہے تو جہاں پر ہمارے والو مین ہیں جہاں پرواسا کالیں ڈی او ہے اُسکا ایکس ای این ہے اُسکا فلانا ہے اُسکا فلانا ہے ٹیوب ویل کو یا تو خراب کر لیتے ہیں یا کمزور بنا لیتے ہیں تو ٹریکٹر مافیا اور اُنکی لے دے سے جون جولائی اگست میں انکا season ہوتا ہے جس طرح ہمارا فروٹ کا season ہوتا ہے فلانی چیز کا پھر انہوں نے بھی ایسی settlements کی ہیں ان تمام عذابوں سے ہمیں آ پکو، ہم کو اور آپکو خُدا بچائے تو اس سے بچانے کی تدابیر بھی کرنی چاہئے اور ایمانداری سے کرنی چاہئے تو یہ کہ پتھر لیلے میں ویسا ہوگا اور فلانے میں ایسا ہوگا اسمیں تو ہم نے پچھلے کم از کم دس سال ہم نے گزار لیے بلکہ پندرہ سال پندرہ یا بیس سال پہلے جہاں پر پانی کالیول اٹھائیں گز پر سوفٹ کے قریب ہوتا تھا آج اُدھری یہ جہاں پرواٹر پمپ کم ہوا ہے وہاں پر پانچ سوچھ سوفٹ پر چلا گیا ہے جہاں ہم واٹر، پانی زیادہ نکالتے ہیں وہاں بارہ سوفٹ پر تیرہ سوفٹ پر ابھی آپکی دو گھنٹے کی بجلی اور تین انچ کا پائپ ہم کو پنجاب کے ساتھ وہ کرتے ہیں ہم لوگوں کا نیشنل اسمبلی میں ایک دفعہ مصطفیٰ کھر واہڈ اور زمینداروں کی ایک میٹنگ تھی تو ہمیں وہاں اُس نے خود بتایا اور ہم بھی یہ بات سمجھ رہے تھے کہ پنجاب میں آپکی

چھوٹی سی ڈیزل انجن یا بجلی سے چلنے والی بیس ہارس پاور کی بجائیس ہارس پاور کی پانی آپکا ہے تیس فٹ پر maximum سترف پر تو یہ آپکا چھوٹا سا مشین کم بجلی استعمال کر کے چھانچ کا پائپ کا پانی آپکو دیتا ہے ہم بیچاروں کا ساٹھ ہارس پاور کا پچاس چالیس ہارس پاور کا بجلی بھی کم اور تین انچ پانی بھی جو نہیں دے سکے تو یہ ہمیں کیا فصل دے گی۔ As compared to Punjab and Sindh وہاں پر سیم اور تھور کی وجہ سے پانی کی بہتات کا مسئلہ ہے جبکہ ہمارے ہاں پانی کی کمی کا مسئلہ ہے۔ تو یہ ہم یہاں ایریکیشن محکمہ کا سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے اور بھی ہمارے سیکرٹری صاحبان بیٹھے ہیں تمام ایم پی ایز اس بات پر متفق ہیں اسکے لیے ایک فقرہ ہے آج کل استعمال ہو رہا ہے کہ جنگی بنیادوں پر اس پانی کی کمی کے تدارک کیلئے planning ہونی چاہیے بڑی مہربانی۔

جناب اسپیکر: شکر یہ جی۔ خواتین سے راحیلہ درانی صاحبہ کی request آئی تھی اسکے بعد نواب جو گیزنی صاحب concrete suggestions آپ دیتے جائیں تو پھر ہم زیارتوال وال صاحب سے سُننا چاہتے ہیں کہ وہ کس طرح تدارک کریں گے۔ On behalf of the government.

محترمہ راحیلہ حمید خان درانی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شکر یہ اسپیکر صاحب آپ نے بولنے کا موقع دیا جعفر خان صاحب کی یقیناً یہ قرارداد بہت اہمیت کی حامل ہے یہ حقیقت سب کو ہی معلوم ہے کہ جو پانی جہاں پر پانی ہے وہاں پر زندگی ہے جہاں زندگی ہے وہاں پانی ہے اور یقیناً جیسے کہ کیتھران صاحب نے کہا میں بھی یہ کہوں گی کہ next wars جو بھی ہونگے That will be on water. اور یہ بہت بڑی حقیقت ہے کہ already ہندوستان اور پاکستان میں پہلے ہی اس پانی کے مسئلے پر اتنی tension ہے محترم اسپیکر صاحب! پانی کا مسئلہ جب میں first اپنی tenure میں آئی تھی تو 2002ء میں اُس وقت میں نے یہ مسئلہ سُننا تھا کہ کوئٹہ کے پانی کے حالات بہت خراب ہیں اور ہو سکتا ہے کہ یہ خوف تھا کہ کوئٹہ کے شہریوں کو migrate کرنا پڑے تو اُس وقت کی یہ گورنمنٹ نے جام صاحب مرحوم اور باقی جو بھی تھے انہوں نے گورنمنٹ میں اس پر کام شروع کیا اور اسکے لیے پیسے بھی ملے اُسکی story تو آپ نے سُن لی ہوگی ہمارے باقی ساتھیوں نے بتائی تھی لیکن پانی کا مسئلہ حل نہیں ہو سکا پچھلے دنوں کمشنر صاحب نے ایک میٹنگ بلوائی اور اُس میں انہوں نے تمام کوئٹہ کے ایم پی ایز کو بلایا اور اُنکا شکر یہ کہ انہوں نے اس issue کو اُٹھایا و اساکے بھی تمام لوگ آئے تھے اور اُنکے ساتھ بیٹھ کے ہم نے اپنی تجاویز تفصیلاً دیئے تھے۔ اور اُنکے مسئلے بھی سنے اور اپنی طرف سے بھی ہم نے اُنہیں بتایا کہ ہم کیا سمجھتے ہیں کیا کہتے ہیں نواب صاحب بھی وہاں تھے سب لوگ تھے لیکن اُسکے بعد کوئی ایسا ہمیں سُننے کو نہیں ملا کہ اُسکے بعد کیا ہوا

مطلب تجاویز تو ہم یہاں بھی دے رہے ہیں وہاں بھی دے رہے ہیں۔ پہلے دس سالوں میں بھی دیتے رہے لیکن مسئلہ اتنا جوں کا توں ہے۔ میں نے اُس وقت جناب دو سوال کیئے تھے میں اُنکو دوہرا نا نہیں چاہتی میرے بہت سے points میرے تمام ساتھیوں نے تقریباً کہے ہیں میرے اُس وقت بھی دو سوال تھے آج بھی دو سوال ہیں میں اپنے معزز اراکین کے سامنے رکھنا چاہتی ہوں وہ یہ کیونکہ ہم عوامی نمائندے ہیں ہم نے عوام کیلئے کام کرنا ہے جیسے کھیتراں صاحب نے بھی کہا کہ ڈیمز بننے کیلئے پہلے بھی تجاویز آئیں چیزیں بھی آئیں پائپ لائنیں بچھ گئیں پانی نہیں ہے تو میرا پہلا سوال یہ تھا کہ جناب ہمارے پاس پانی کتنا ہے؟ اور دوسرا یہ کہ کتنے عرصے کیلئے ہے؟ اگر ہے بھی اور ہم نے یہ دس سال کھینچنا ان کے گزار دیئے جو کہ رہے تھے کہ شاید 2010ء یا 2012ء تک پانی ختم ہو جائیگا جو researches آئی ہیں جو net پر بھی ہم پڑھتے چلے آئے ہیں جو مختلف لوگوں نے ریسرچ کی کہ جی ختم ہو رہا ہے ختم ہو جائیگا تو اسکا بھی مجھے اسپیکر صاحب کوئی واضح جواب نہیں ملا میں یہ سمجھتی ہوں کہ سب سے پہلے تو جو ریسرچ ہوئی ہیں ڈیمز بھی بن گئے چیزیں بھی ہو گئیں جو سب سے پہلے ریسرچ ہوئی ہیں ہماری تجویز یہ ہے کہ اسکا سنجیدگی کی بنیادوں پر ایک Task Force بنائی جائے یا پھر یہ جو ہماری پارلیمانی کمیٹی ہے اُسکے کچھ افراد کو اُس کمیٹی میں لیا جائے اور اس مسئلے کے حل کیلئے میرے خیال میں emergency بنیادوں پر اس پر کام ہونی چاہیئے کیونکہ کوئی اچھا جملہ ہم نے نہیں سنا تھا اس پانی کے حوالے سے کہ next کیا صورتحال ہوگی تو میری یہ تجویز تھی کہ ایک تو اس کمیٹی کو بنایا جائے اور short term and long term ہمیں اس پر توجہ دینی ہوگی کچھ ہمارے مسئلے ہیں جو short terms ہیں ہم short terms basis پر اسکول حل کر سکتے ہیں ٹینکر مافیا، پانی نہیں آ رہا، کہیں سے پانی وہ گندے پانی میں مل رہا ہے یہ چیزیں even میں یہ کہو گی کہ وہ اس ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین کے بھی بہت سے مسائل ہیں ہمیں اُنہیں بھی دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس crisis کا شکار ہیں اور ہمیں اُنکو حل کرنے کی ضرورت ہے اور یہ سوال سب سے پہلے اٹھانا ہے کہ ہم مزید long term میں short term میں ہمارے کتنا پانی ہے اور long term میں ہم اُس پانی کو کتنا utilize کر سکتے ہیں اگر ان دو تین سوالوں پر ہم نے اپنا جواب پاسکتے ہیں تو اُسی کے مطابق ہم اس پر منصوبہ بندی کریں اُس پر ایک پروگرام بنائیں اُس پر ایک سر جوڑ کر بیٹھیں کہ کس طرح سے ہم یہ تو باقی جو دوسرے issues ہیں وہ short term میں آتے ہیں جس طرح جمعہ صاحب نے کہا ڈیمز اور دوسری چیزیں اور پانی کی مقدار اور اُسکے حوالے سے اُسکی supply کے حوالے سے ہمارے پاس کتنے resources ہیں اور کتنے حد تک ہم اُس پر کام کر سکتے ہیں اور آئندہ کتنے عرصے کیلئے کوئٹہ کے شہریوں کو یہ news سننے کو ملے کہ جی

ابھی ہمیں اتنے عرصے تک پانی کی تنگی نہیں ہوگی اس پر میرے خیال میں میری تجویز یہ ہے کہ اس پر ہمیں کام کرنے کی ضرورت ہے اور صرف جس طرح ہماری پہلے meetings ہوئی اور گفتن نشستن برخواستن کے حوالے سے میرے خیال میں اس پر ابھی ہمیں چیف منسٹر صاحب اس وقت تشریف نہیں رکھتے اگر وہ ہوں تو اسکو ایک فوری طور پر اس پر ایک کمیٹی کا اعلان کریں اور اسکو ایک time period دیں کہ اس time-period تک ہم نے اس target کو achieve کرنا ہے میرے حساب سے کچھ چیزوں کو فیڈرل سے ہٹ کے اپنی ہماری صوبہ کی دائرہ کار میں آگئی ہیں اور ہم صوبائی سطح پر انکو دیکھ سکتے ہیں ہم وفاق سے، ابھی ہم کیا بات کریں اب تو یہ ہمارے اُسکے under آتا ہے کہ ہم جو کچھ کریں وہ کر سکتے ہیں پہلے اسکی planning ہوئی تھی لیکن planning نہیں ہوئی ہے جسے master planning کہتے ہیں واسا کے حوالے سے میرے حساب سے تو نہیں ہوئی ہے اُس وقت کیونکہ ہمارے بہت سے سوالوں کے بہت عجیب عجیب جواب آئے تھے مثال کے طور پر ابھی تو اس پر کہا جاتا ہے کہ کوئٹہ شہر 30 لاکھ کے قریب پہنچ چکا ہے اُس وقت کی جو منصوبہ بندی تھی وہ پچاس ہزار کی ہوگی یا چلیس زیادہ سے زیادہ پانچ لاکھ کی ہوگی تو اب تیس لاکھ کیلئے ہم کس طریقے سے ہم اس پانی کی ضرورت کو پورا کریں گے اور کس طرح سے اسکو منصفانہ ایماندارانہ اور مخلصانہ میں کہتی ہوں کہ ہمیں مخلصانہ اگر ہمارے دلوں میں واقعہ کہ ہم اس مسئلہ کو حل کرنا چاہتے ہیں تو مخلصی کی ضرورت ہے ورنہ تو مجھے لگتا ہے کہ یہ مسئلہ کشمیر کی طرح اللہ نہیں کرے کہ یہ مسئلہ حل ہوتا نظر نہیں آتا تو اس میں ہمیں تمام پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے محترم اسپیکر صاحب میری یہی تجاویز ہیں کہ ہمارے پہلے تو یہ سرچ long term and short term اور اُسکے بعد ہمیں اسے ایک کمیٹی کے سپرد کرنا چاہیے تاکہ وہ اس کام کو within time period اسکو آگے بڑھائیں شکریہ۔

جناب اسپیکر: شکریہ جی۔ جی نواب محمد ایاز جوگیزئی صاحب۔

نواب محمد ایاز خان جوگیزئی: شکریہ اسپیکر صاحب سب سے پہلے تو میں اس روال اجلاس سے غیر حاضر رہا ہوں اور آج پہلا دن ہے سب سے پہلے میں یہ کہونگا پھر قرارداد پر اپنی رائے دوں گا جناب اسپیکر! اس صوبے میں ضلع آواران اور ضلع کچ میں جو زلزلہ آیا ہے میں اُس وقت اسلام آباد میں تھا ان قدر ترقی آفات میں جو ہمارے بھائی جو وہاں کے افراد انکی casualities ہوئی ہیں مرے زخمی ہوئے اور بے گھر ہوئے اُن ساری تکالیف میں ہم اُنکے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ قدرتی آفت تھی لیکن کل جیسے ہی میں پہنچا اور یہاں پر جو زلزلے کے متعلق بریفنگ دی جا رہی تھی خوشی ہوئی کہ وزیر اعلیٰ کی سربراہی میں صوبائی سیکرٹریز وغیرہ وہاں پر موجود رہے اور بروقت

وہاں کے متاثرین کو امداد دیا گیا ہے جس سے گورنمنٹ کا ایک اچھا impression نکلا جناب اسپیکر! جعفر خان نے جو قرارداد پیش کی اُس پر سارے ساتھیوں نے اچھے تجاویز دی ہیں اور واقعی یہ کافی گھمبیر مسئلہ ہے۔ اور اس مسئلے کو، آپکو معلوم ہے کہ ناسالگا ہوا ہے مرتخ پر پانی کی تلاش کیلئے اور ہمارے علاقے میں پانی کے ساتھ جتنا ہم ظلم کر رہے ہیں اسمیں ایک واسا اور واسا میں ہم نے تین بریفنگ لی ہیں جو متعلقہ آفسران تھے اور یہ ایک انتہائی corrupt محکمہ بن چکا ہے جو اوپر سے نیچے والوین تک اس یہ سارے گندھ میں یہ سارے شامل ہیں اور اس کوئے شہر کے عوام کو ٹینکر مافیا کے رحم کرم پر چھوڑ دیا ہے کم سے کم اس واسا میں ڈھائی ہزار کے لگ بھگ ایمپلائز ہیں جس میں میرا یہ خیال ہے کہ 100 بندے بھی کام نہیں کرتے گھر پر بیٹھ کے یہ تنخواہ کھا رہے ہیں ایسے والوین جو پیسے لے کے بڑے بڑے سرمایہ داروں سے بڑے بڑے پلازوں کیلئے direct لائن دیئے ہوئے ہیں دو، دو پانچ کے اور اُن سے monthly payment لیتے ہیں اور غریب کیلئے آدھا پانچ پانی ایک گھنٹے کیلئے مہیا نہیں ہے عجیب بات یہ ہے کہ ایک سمر سیبل جو واٹر پمپ ہے وہ واسا کا تین دن نہیں چلتا ہے۔ ایکشن کے دوران میں نے خود تین پمپ repair کرا کے لگائے تین دن میں وہ جل گئے لیکن جو ٹینکر مافیا کے وہاں پر ٹیوب ویل ہیں اُنکے پانچ پانچ۔ چار چار سال ایک ہی پمپ چلتا ہے KSB کے، پتا نہیں کہ وہ جرمنی کے بنے ہوئے کہاں کے بننے ہوئے ہیں جب purchasing ہوتا ہے تو اسمیں KSB کا پمپ لیکن KSB کے پمپ بازار میں بیک رہے ہیں اور اُسکے جگہ پر Chinese pumps اسمیں ڈال رہے ہیں 65 ہزار کا اور اسمیں جو wires استعمال ہوتا ہے وہ pure copper کا نہیں ہوتا ہے کیونکہ ہمارے یہاں پر بجلی کے voltage کا مسئلہ ہے fluctuation ہے بار بار اُس ناقص material کی وجہ سے وہ ٹیوب ویل جل جاتے ہیں اور پھر مہینوں وہ خراب پڑے رہتے ہیں جب ہم elect ہو کے آئے ہم نے واسا والوں سے معلوم کیا اُس وقت 77 ٹیوب ویل خراب تھے 77 ٹیوب ویلوں کو ہم نے repair کروایا واسا کے ذریعے۔ تاکہ لوگوں کو پاک، صاف پانی مل سکے جناب اسپیکر! اس مہنگائی کے دور میں جب ایک غریب پندرہ ہزار روپے salary لیتا ہے اسمیں پانچ ہزار روپے صرف ٹینکر کے ذریعے ماہانہ وہ گھر میں پانی لاتا ہے جب اُسکے پانچ ہزار روپے اُسکے تنخواہ کے پانی میں چلے جاتے ہیں تو دس ہزار سے ایک آٹے کی بوری ساڑھے چار ہزار روپے کی ہے تو وہ ایجوکیشن اپنے بچوں کا اور ہیلتھ کہاں سے بندوبست کریں گے؟ جب تک اس مافیا کو ٹھیک نہیں کیا جاتا جب تک اس مافیا کو لگا نہیں لگایا جاتا جب تک اس واسا کے Head کو ایک صحیح آدمی کو appoint نہیں کیا جاتا یہ نظام اسی طرح در بدر ہونگے اور ٹینکر مافیا نے جو یعنی یہ دن بدن پھیلتا جا رہا ہے اُنکے ٹیوب ویل

اور ٹریکٹرز جس وقت بھی میں اپنے حلقے میں جاتا ہوں تو آپ یقین کریں کہ ایک ایک روڈ پر دس دس ٹریکٹر میرے سامنے آتے ہیں تو یہ مسئلہ اُس وقت تک حل نہیں ہوگا جب تک سردار رضا بڑیچ نے کافی اس پر اپنی اچھی رائے دی ایک تو ہمارے چاروں اطراف پہاڑ ہیں یہ پہاڑ خود ہمارے لئے ایک اچھے ڈیم ہیں ڈیم کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہم نیچے کھڈا کھود کے ایک جگہ پہاڑی کو اُسکو باندھ کے اُس میں پانی ذخیرہ کریں اگر اس پہاڑوں میں چاروں اطراف سے ہم ایک water shed programme بنائیں اُن پہاڑوں کے دامن میں ہم tank بنائیں تاکہ وہ پانی اُسی stretch میں ذخیرہ ہوں اُس میں گھاس وغیرہ بھی اُگیں اور اُن چھوٹے چھوٹے نالوں میں ہم بڑے بڑے پتھر ڈالیں تاکہ ہم چیک ڈیم بنا سکیں تاکہ ہم پانی کی speed کو delay کر سکیں تاکہ maximum پانی ان پہاڑوں میں جذب ہوں کیونکہ جناب اسپیکر! کوئٹہ شہر میں جب پانی، وہاں پر population کم تھی اُس وقت یہاں پر برف باری بھی زیادہ ہوتی تھی اور بارشیں بھی ہو رہی تھیں جب بارشیں ہوتے تھے تو وہ جذب ہوتا تھا۔ اب پانی کہاں جذب ہوگا؟ کیونکہ یہاں پر سارے concrete کے چھت بنے ہوئے ہیں اور metal roads بننے ہوئے ہیں اور جو بھی برستا ہے وہ پورا کا پورا نالیوں میں سے گزر کے ایک سیلاب کا شکل اختیار کر کے، کوئٹہ سے نکل جاتا ہے تو اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جتنے بھی کوئٹہ کے اطراف میں پہاڑ ہیں اُس میں چیک ڈیمز بنائے جائیں اور اُسکے ساتھ منگی ڈیم اور ہلکے ڈیم یہ first priority پر ہوں ایسا نہ ہو کیونکہ میرے خیال میں پہلے یا دوسرے اجلاس میں ہم نے واپڈا کے متعلق ایک قرارداد ساتھیوں نے لایا اُس پر ہم نے واپڈا والوں سے بریفنگ بھی لی اُس میں ہم نے حبیب اللہ تھرمل پاؤر کے بارے میں بات بھی کی کہ ہمیں بتایا جائے کہ حبیب اللہ کوئٹہ پاؤر پروجیکٹ جو ہے وہ کتنا کلو واٹ بجلی بناتا ہے؟ اور ہمیں کتنا وہ کلو واٹ بجلی مہیا کرتا ہے؟ لیکن اُسکے بعد کوئی جواب ابھی تک نہیں آیا آج میں نے پوچھا وہ حبیب اللہ کوئٹہ پاؤر بند پڑا ہوا ہے وہ جو 60 میگا واٹ دے رہا تھا وہ بھی پچھلے کچھ دنوں سے بند ہے اگر ہماری قراردادوں کی یہ حالت ہوگی کہ ہم نے بات کی قرارداد پیش کی اُسکے بعد مسئلہ ختم ہماری ذمہ داری پوری ہوئی ہمارے ذمہ داری پوری نہیں ہوئی جب تک اُس میں ہم عوام کے شکایات دور نہیں کریں گے ہم عوام کو ریلیف نہیں پہنچائیں گے ان قراردادوں سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوگا ان قراردادوں سے ہمارے عوام کے دکھوں کا، تکلیفوں کا کوئی مددہ نہیں ہوگا ہم نے اگر یہ کام کرنا ہے اور قرارداد پیش کرنا ہے اُسکو آخری انجام تک پہنچانا ہوگا اگر ہم نہیں پہنچا سکتے ہیں تو یہ ”گفتنا، نشستنا، برخواستا“ والا مسئلہ ہمیں چھوڑ دینا چاہیے یہ کیا ہو رہا ہے؟ ہر ڈیپارٹمنٹ میں جائیں اتنا گندھ مچا ہوا ہے آخر کون ٹھیک کریگا؟ اس ایوان کے توسط سے ہم واسا والوں سے یہ

کہتے ہیں کہ اپنے آپکو درست کرو اپنے آپکو ٹھیک کرو کوئی ترس کھاؤ اس شہر پر اس شہر کے عوام پر اور اپنے سارے colleagues کو میں یہ کہتا ہوں کہ یہ شہر ہمارے سب کا مشترکہ ایک شہر ہے جس میں ہمارے سارے بچے یہاں پر پڑھتے ہیں ہمارے گھر یہاں پر ہیں ہم جو کماتے ہیں وہ لا کے اس شہر میں invest کرتے ہیں یہ سب کی responsibility بنتی ہے خدا را! وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کہ اسکو first priority پر رکھیں پانی کا مسئلہ first priority پر ہونا چاہیے تو جناب اسپیکر! آپکا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا اور میں یہ توقع رکھوں گا کہ پانی کا جو مسئلہ ہے ہمیں ہر روز لوگ میرے دفتر پر آتے ہیں انکا کوئی ایجوکیشن کے بارے میں وہ بات نہیں کر رہے ہیں جو کہ ہماری سب سے زیادہ ضرورت ہے ہیلتھ کے بارے میں وہ بات نہیں کر رہے ہیں نوکری نہیں مانگ رہے ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں ایک گھنٹے کیلئے پانی ہمیں چاہیے تو یہ کچھ تجاویز تھیں اور کچھ میرے جذبات تھے بڑی مہربانی شکریہ۔

جناب اسپیکر: شکریہ ابھی یہ پوری list ہے سید رضا صاحب تھوڑا صبر اور حوصلہ ڈاکٹر شیخ اسحاق صاحب وہ میرے پاس آئے ہوئے ہیں نام اُسی کے مطابق جا رہا ہوں اپوزیشن سے ابھی نہیں ٹریژری بچوں میں خواتین اور male members ہیں۔

ڈاکٹر شیخ اسحاق بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر صاحب پانی کی اہمیت سے تو سب ہی واقف ہیں ہمیں اچھی طرح یاد ہے۔ کہ ڈاکٹر مالک صاحب جب بھی ہماری کوئی میٹنگ ہوتی ہے corner meeting ہے تو وہ پانی کے اہمیت پر ضرور روشنی ڈالتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ پانی کو کس طرح بچایا جاسکتا ہے اور کیسے خرچ کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ پانی کا ایک ایک قطرہ سمندر بن جاتا ہے جب پانی کا ایک ایک قطرہ سمندر بن سکتا ہے تو میرے خیال میں اگر ہم پانی کی حفاظت کریں گے یا پانی بچائیں گے تو ضرور یہ بھی ایک دن سمندر بن جائیگا پانی ایک بنیادی مسئلہ ہے چاہے وہ امیر ہو یا غریب ہو پانی کی ضرورت ہر انسان کیلئے یہ ایک اہمیت رکھتی ہے پانی ایک دن اگر نہ ملے تو انسان dehydration کا شکار ہو جاتا ہے جسم میں پانی کی کمی ہو جائے تو وہ مرنے کے قریب ہو جاتا ہے اور اگر تین دنوں سے پانی نہ ملے تو میں سمجھتی ہوں کہ اُسکی موت بھی واقع ہو سکتی ہے ہمارے صرف کوئٹہ جناب اسپیکر صاحب! یہ پورے بلوچستان کا مسئلہ ہے یہ صرف کوئٹہ کا مسئلہ نہیں ہے ہمارے بلوچستان میں اگر ہمارے علاقوں کی طرف آپ جا کے دیکھیں تو وہاں پر جانور اور انسان ایک ہی جو ہڑ سے پانی پی رہے ہیں اور پھر مختلف امراض کا شکار ہو رہے ہیں بکری بھی وہیں سے گائے بھی وہیں سے اور انسان بھی وہی سے اور جہاں پر نل لگے ہوئے ہیں وہاں پر ایک لمبی قطار لگی ہوئی ہے پانی جو ہے میں سمجھتی ہوں کہ یہاں پر جو کوئٹہ ہے اگر کوئٹہ کو دیکھا جائے تو

یہاں پر انہوں نے ٹیوب ویل جو وال مین ہیں اُس نے تو ایک سسٹم رکھا ہوا ہے جب جی چاہتا ہے بند کر دیتا ہے پھر کچھ پیسے لے کے رشوت لے کے پھر اسے کھول دیتا ہے اور وہ لوگوں کو فراہم کرنے لگتا ہے ٹینکرز نے اپنا ایک طریقہ کار اپنایا ہوا ہے جہاں اُنکو پتا ہوتا ہے کہ یہاں سے یہ لائن اس کا لونی کو سپلائی ہو رہی ہے یہ وہ سے جا کے اُس لائن کو تھوڑ دیتے ہیں اور پھر جو ہے ٹینکرز پانی فراہم کرتا ہے باقی علاقوں کو اور گھروں کو جس طرح میں یہ سمجھتی ہوں کہ بارش کا پانی اور برف کا پانی یہ دونوں کو جمع کیا جاسکتا ہے اور اس سے پھر ہم پانی کی بچت کر سکتے ہیں بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں پر یہی طریقہ کار اپنایا گیا ہے دوسرا جو طریقہ کار اپنایا گیا ہے وہ recycling ہے اُس پر میں جو سمجھتی ہوں کہ جب میں اس اسمبلی میں تھی تو میں نے recycling پر ایک تحریک لیکر آئی تھی اُس نام جب ہم اپوزیشن میں تھے تو ہمارے ساتھیوں نے ہمارا ساتھ دیا ہی نہیں تھا لیکن میں آج سمجھتی ہوں ایک democratic party ایک democratic شخص آج یہاں پر وزیر اعلیٰ کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے اور ہمیں جو ہے اپوزیشن کو بہت شکر گزار ہونا چاہیے ہزار بار کہ وہ ایک ایسے شخص اُنکے سامنے بیٹھا ہے کہ جو اُنکے ہر بات میں شریک ہیں ہر تحریک ہر قرارداد میں ہم اُنکے ساتھ شریک ہیں جو ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے عوام کیلئے ہمارے بلوچستان کیلئے اُس کا فائدہ ہے تو ہم ہمیشہ کھڑے ہو کے اُنکا ساتھ دینگے یہ ہمیں ہماری پارٹی نے سکھایا ہے جناب اسپیکر صاحب! باہر کے ملکوں میں چاہے وہ لندن ہو امریکہ ہو سوئیڈن ہونا روے ہو آسٹریلیا ہو یا جرمنی یا فرانس ہو وہاں پر ایک طریقہ کار ہے کہ وہاں پر گاڑیوں کو دھونے کیلئے پانی بالٹی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک بالٹی پانی سے پوری گاڑی کو دھویا جاتا ہے نلوں میں اتنا پانی آتا ہے کہ ہاتھ آگے کیا ہاتھ دھویا اور اسکے بعد وہ پانی خود بخود بند ہو جاتا ہے سسٹم کو بھی تو ہمیں صحیح کرنا ہے یہاں پر ہم گاڑی دھونے میں کتنا پانی خرچ کر دیتے ہیں جناب اسپیکر صاحب پائپ لگا ہوا ہے بے حساب جن کے گھروں میں لان ہیں بے حساب پانی خرچ ہو رہا ہے۔ نلکہ کھلا ہوا ہے ہاتھ روموں میں پیسٹ کیا جا رہا ہے جب تک نلکا کھلا ہوا ہے کچھ چیزوں پر ہمیں خود نظر ثانی کرنا ہے کہ ہمیں اسکو کیسے control کرنا ہے اور جناب اسپیکر صاحب! واسا اتنے عرصے سے کن لوگوں کے ہاتھ میں تھا؟ یہ آپ بھی اچھی طرح جانتے ہیں اور ہم بھی اچھی طرح جانتے ہیں ابھی ہم امید رکھتے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ واسا ایسے لوگوں کے پاس جائیگا جس سے لوگوں کے مشکلات میں اضافہ کم از کم نہیں ہوگا پھر جناب جس طرح کے یہ ٹیوب ویلز ہیں ٹیوب ویلز لگے ہوئے ہیں اور ہمارے لوگوں کو فلٹر کا پانی مہیا نہیں ہیں ہمارے یہاں پر ہر کالونی میں ہر علاقے میں فلٹرز کا انتظام ہونا چاہئے لوگ گندھا پانی پی لیتے ہیں گندھا پانی پینے کے بعد پھر ٹائیفائیڈ اور ملیریا جیسی امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں زیارتوال صاحب مجھے دکھ رہے ہیں انکا یہ ہے کہ میں شاید

تھوڑی بات کروں اور پھر میں بیٹھ جاتی ہوں اچھا ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں وہ دراصل ٹریڈری پنچر آپ تجاویز دیتے جائیں پھر اسی کو انہوں نے سمیٹنا ہے۔

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ: جی بالکل sir یہ تجاویز میں ہیں بارش اور پانی ہے recycling ہے جیسے میں نے کہا کہ recycling کرنی چاہئے فلٹرز کا انتظام ہونا چاہئے کیونکہ زراعت ہمارے یہاں بلوچستان کا دار و مدار تو ہے ہی زراعت پر زراعت تباہ و برباد ہوگئی ہے پانی نہ ہونے کی وجہ سے اور کہیں ایسا ایک وقت نہ آجائے کہ کوئٹہ شہر میں یا پورے بلوچستان میں پانی ہی بالکل نہ ہوں اور آخر میں یہ بات کہ ہمیں جو چیک ڈیمز بنانے کی ضرورت ہے کیونکہ بنیادی مسائل میں سب سے بڑا مسئلہ پانی ہی کا ہے تو ہمیں واسا پر نظر ثانی کرنی چاہئے اور پورے بلوچستان کیلئے ہمیں سوچنا چاہئے کہ ہم پانی کی ضرورت کو کس طریقے سے اُنکے لئے ہم وافر مقدار میں پانی اکٹھا کر سکیں۔

مانا کہ اس زمین کو نہ گلزار کر سکے

کچھ خار کم کر گئے گزرے جدھر سے ہم۔

جناب اسپیکر: شکریہ جی۔ اپوزیشن سے معاذ اللہ موسیٰ خیل صاحب مختصر کرتے جائیں اور تجاویز دیتے جائیں۔
مولوی معاذ اللہ موسیٰ خیل: شکریہ جناب اسپیکر صاحب جعفر خان مندوخیل نے جو قرارداد پیش کی ہے میرے خیال میں یہ سب اراکین کی طرف سے حمایت کا مستحق ہے کیونکہ کوئٹہ ہمارے سب کا گھر ہے چاہے کوئی ممبر بنے یا نہ بنے اُس نے یہاں آنا ہے اسی طرح جو کہ ہمارے مرکزی شہر میں صوبائی دار الحکومت جس شہر میں ہے جس میں صوبہ ہے اور جس میں تمام محکموں کے سیکریٹریز اور بڑے بڑے افسران ہیں یہ لوگ یا یہ شہر جن چیزوں سے اور جن مشکلات کا شکار ہے یقیناً ایسا ہی ہوگا تو اس حوالے سے جہاں ہمارے صوبہ بلوچستان کے دُور دراز علاقے ہیں جیسے مختلف اراکین نے اسکی طرف اشارے کیے ہیں یقیناً اسکی طرف بھی کبھی دیکھنا چاہئے چاہے وہاں سے کوئی رکن ہو یا نہ ہو چاہے وہاں کے رکن حکومت میں ہوں یا نہ ہوں یا اس سال یا پچھلے سالوں میں یا بعد میں جیسے محترمہ خواتین نے بھی عرض کیا ہے اپنے حلقوں کے حوالے سے کسی وقت میں میں یہ سنتا تھا اپنے علاقے کے حوالے سے یہ سردیوں کے موسم میں تو وہاں بارش کم ہوتی تھی گرمیوں میں وہ تالاب جیسے چھوٹے چھوٹے تقریباً گائے بیل وغیرہ سے پانی نکالتے تھے پہلے تو ٹریکٹر بھی نہیں ہوتے ایک سائینڈ میں وہاں کتا مرا پڑا ہوا تھا دوسرے سائینڈ سے لوگ پانی اٹھاتے تھے آگے یہ دیکھنا حلال ہے یا حرام ہے جائز ہے نہیں ہے؟ اس سے کوئی بیماری لگتی ہے یا نہیں آج کل بھی باہر کے ضلعوں میں جو نئے ضلع بنے ہیں پہلے ضلع بھی نہیں تھا باہر کی تحصیلوں میں جو آج

کل تحصیل بن رہے ہیں پہلے تحصیل بھی نہیں تھیں ذرا اس پر اس سارے حال کی طرف سے شفقت کرتے ہوئے اُنکو بھی غائبانہ دیکھنا چاہئے کہ ہمارے اُن بھائیوں کا کیا حال ہوگا؟ اور اگر کوئی تجربہ کرنا چاہے ہمارے شہر موسیٰ خیل میں دُور دراز علاقوں کا تو مجھے بھی معلوم نہیں بالکل تقریباً دس کلومیٹر پر ہمارے علاقے میں ایک علاقہ ہے شاید یہ بابت لالہ بعض لوگ جو وہاں جاتے ہیں زیریں علاقہ وہاں صبح آٹھ بجے سے خواتین جاتی ہیں گدھے وغیرہ پر پھر ظہر کے بعد تین بجے گھر پر واپس آتی ہیں میں اس بات سے یقیناً اتفاق کرتا ہوں لیکن یہ گزارش بھی ہے کہ جو بھی منصوبہ بنے پورے ضلعوں کے حوالے سے ہوں اور تمام ڈسٹرکٹس کے حوالے سے بنیں تاکہ وہ لوگ بھی تمہارے احسانات کے منتظر ہیں جیسے صوبے میں مرکزی شہر میں بجلی کے حوالے سے جتنے لوگ پریشان ہیں دُور دراز کے ضلعے ہیں اگر اس میں بجلی ہو یا نہ ہو جیسے یہاں کوئی کہتا ہے دو گھنٹے ہے کوئی کہتا ہے ایک گھنٹہ ہے سرکار کی طرف سے بجلی کا تار جہاں تک بچھائے ہوئے ہیں وہ ہمارے علاقے میں بھی ایسے ہیں کبھی دو گھنٹے وہ بجلی آتی ہے کبھی ایسے ہیں کہ سالوں سال کسی کیلئے یا گاؤں کا جولائن جو درمیان میں کٹ جاتا ہے یا کھمبوں کی وجہ سے یا تار کی وجہ سے یا ٹرانسفارمرز کی وجہ سے اندھیرا تو اپنی جگہ غریب عوام جو ہیں وہ دنیا میں بھی اندھیرے میں ہیں آخرت خدا اسکا برابر کرے ہمارے ساتھ سرکار جو ہیں وہ پچھلے سال کے جو بجلی ایک بلب جلتا تھا اس سال بھی یہ خراب بجلی کے وقت بھی ان لوگوں سے وہ بجلی کا Bill وصول کر لیتے ہیں جیسے کھیران صاحب نے کہا یا دوسرے صاحبوں نے کہا کہ ہم پانی لیتے ہیں یہاں تو کچھ نہ کچھ۔ نواب صاحب نے کہا کہ تنخواہ سے مثال دس ہزار روپے اگر پانی لینے پر وہاں پر تو تنخواہیں بھی نہیں ہیں باہر اور غریب ضلعوں میں تو کوئی ایسے منصوبہ بنا چاہئے تاکہ صوبے کے تمام غریب ضلعوں میں اور شہروں میں اگر یہاں کوئٹہ میں پانی نہیں ہے وہاں بھی نہیں ہے کوئی مشترکہ ایسا منصوبہ ہونا چاہئے تاکہ آئندہ کیلئے بھی مناسبت اور انسان دوستی اور عوام دوستی کے حوالے سے وہ ایک قانون بنے نہ ہم اس بارے میں کسی کی شکایت کرتے ہیں کہ فلاں نے کیوں نہیں کیا فلاں کیوں یقیناً صوبہ بلوچستان کے جہاں بھی کوئی گھر آباد ہوں وہ ہمارے بھائی ہیں جس گھر میں پریشانی ہو، شریعت کے حوالے سے بھی اُس پریشانی میں ہمیں چاہئے کہ ہم شریک ہوں بس میں ان باتوں پر دوسری یہ بات ہے بہر حال چاہئے اس موقع کے مناسب نہ ہو ہم جو راستوں میں جاتے ہیں یا اسمبلی سے نکلتے ہیں ہر گلی میں ایک گروپ بیٹھا ہوتا ہے ملازمتوں کے حوالے سے نعرے لگاتے ہیں اس بارے میں مثال یقیناً وزیر اعلیٰ صاحب، حکومتی پیپوں پر حضرات بیٹھے ہیں اُن لوگوں نے انکے ساتھ یقیناً بات چیت کی ہوگی ہم بھی انکے ساتھی ہیں۔ کہ کبھی ان سے واقف ہو جائیں کہ ان لوگوں کو کیا پیش ہے ان لوگوں کی کیا مشکلات ہیں ان لوگوں کو کچھ حق نہیں مل رہا ہے یا ان لوگوں کا حق نہیں ہے اور نیز علاقہ

میں صوبہ میں جیسے پہلے دن سے ہم بد امنی کے حوالے سے انخواء برائے تاوان دوسرے ٹارگٹ کلنگ وغیرہ کے حوالے سے فی الحال ہمارے بلکہ اس حوالے سے کہ محکمہ صحت ہمارے سب سے زیادہ اہم ضرورت ہے۔
جناب اسپیکر: مولانا صاحب! پھر وہ آپ علیحدہ ان نکات کو اٹھائیں اس وقت پانی پر رکھیں ناں۔
مولوی معاذ اللہ موسیٰ خیل: اس حوالے سے اگر اس بارے میں اگر اسمبلی والے کوئی کچھ کر سکتے ہیں ہم ان کے ساتھ تعاون کریں گے۔ و آخر الدعوانا عن الحمد للہ رب العالمین۔

جناب اسپیکر: عن الحمد للہ رب العالمین۔ اچھا جی! ابھی ہمارے یہاں minorities کے بھی آج MNA آئے ہوئے ہیں خلیل جارج فرانسز بلوچستان سے انکو welcome کرتے ہیں کہ وہ آئے ہیں House میں ہماری کارروائی دیکھنے کیلئے (ڈیسک بجائے گئے) سید رضا صاحب Please take the floor.

سید محمد رضا: شکریہ جناب اسپیکر! جعفر خان صاحب تشریف نہیں رکھتے ہیں لیکن انہوں نے ایک بہت اہم issue پر بات شروع کروائی ہے یہاں پر ہمیں انکا شکر گزار ہونا چاہئے جناب اسپیکر! لیونز ماڈل کی اگر سٹڈی کریں ہم اسمین urbanization کی جو بات کی گئی تھی اسمین جہاں بہت سارے مسائل کی نشاندہی کی تھی انہوں نے وہاں پینے کے پانی کا مسئلہ سب سے اہم جناب اسپیکر! جون کے مہینے میں کوئٹہ سے تعلق رکھنے والے جتنے بھی ایم پی ایز ہیں انکی میٹنگ ہوئی تھی، واسا والوں کے ساتھ تقریباً چار میٹنگیں ہماری ہوئیں اسمین جو مختلف باتیں ہمیں اور technicalities بتائی گئیں اس حوالے سے پینے کے پانی کا مسئلہ بہت ہی گھمبیر صورت حال اختیار کر گیا تھا اُس وقت بھی اور اب تو مزید حالات بگڑ گئے ہیں نواب صاحب نے، سردار صاحب نے اور معزز اراکین نے ان سب باتوں کی نشاندہی کی ہے یہاں repeation نہیں کرونگا لیکن میں صرف چند باتوں کی نشاندہی کروں گا یہاں پر جناب اسپیکر! چند خاص علاقوں میں جیسے کہ منظور بھائی بیٹھے ہوئے ہیں انکے حلقے میں ہزارہ ٹاؤن میں لائینس نکھی ہوئی ہیں وہاں پر برے لگے ہوئے ہیں لیکن بند پڑے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ آغا لیاقت صاحب! آپ سے گزارش ہے کہ cross نہیں کیا کریں پیچھے سے اسپیکر کے جائیں سارے ایوان کے ممبروں سے گزارش ہے کہ جب اسپیکر ہو تو اُسکے سامنے cross نہیں کریں پیچھے سے چلے جائیں۔ جی۔

سید محمد رضا: ٹینکڑ مافیا کی وجہ سے وہ بند پڑے ہوئے ہیں پانی کی سپلائی بند ہے لوگوں کو اور لوگ پینے کے پانی کو اسکی ایک ایک بوند کو ترستے ہیں خریدنے پر مجبور ہیں اور law and order situation کی صورت حال

کی وجہ سے آپ کو معلوم ہے کہ وہاں ٹینکر کا آنا بھی مشکل ہے اسلئے انکی من مانی عروج پر ہے جہاں دوسرے علاقوں میں اگر ہزار بارہ سو میں ایک ٹینکر جاتا ہے ان علاقوں میں تین چار ہزار روپوں میں وہ ٹینکر لے جاتے ہیں تو میری آپ سے گزارش ہے اس حوالے سے وہاں law enforcement agencies کو پابند کیا جائے کہ انکی بدمعاشیوں کو۔۔۔

جناب اسپیکر: بدمعاشی کا لفظ نہیں کہیں زور آوری کا کہیں ہمارے تو ہم تو بلوچی پشتو سے direct translation کر دیتے ہیں زور آوری اور ”زور اور، زور اور“ ہے وہ آپ بھی جانتے ہیں میں بھی جانتا ہوں۔ سید محمد رضا: ٹینکر مافیا کی زور آوری چلیں کہیں کو بند کروانے میں وہاں کے لوگوں کی مدد کریں پھر حلقہ 14 مری آباد کا علاقہ ہے وہاں پر ایک پمپ already موجود ہے میں CM صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ آباد کا علاقہ ہے وہاں پر ایک پمپ already موجود ہے لیکن واسا اسکو take over کرنے میں I running condition میں ٹیوب ویل وہاں موجود ہیں لیکن واسا اسکو take over کرنے میں I don't know why reluctant? ہے وہ take over نہیں کر رہا اسکو اتکو کیا قباحت ہے معذرت خواہ ہے take over نہیں کر رہا ہے اسکو اسلئے وہ ٹیوب ویل بند پڑا ہے running condition میں ہے اس طرف میں توجہ دلانا چاہوں گا کہ یہ کیوں بند پڑا ہے اور واسا کو take over کرنے میں کیا قباحت ہے۔ جناب اسپیکر! تجاویز کے حوالے سے میں بات کروں گا اگر Bay of بنگال سے اُس طرف چلے جائیں مشرق کی طرف لاکھوں تعداد میں وہاں جزیرے ہیں وہاں ڈیم کا تصور ہی نہیں پانی ذخیرہ نہیں کیا جاسکتا ہے لیکن پینے کا پانی وہ کرتے کیا ہیں جتنے بھی وہاں States ہیں میں وہاں گیا ہوں وہ recharge کرتے ہیں پانی۔ ہمارے اپنے علاقے میں اسکی مثال موجود ہے زنگی ناؤ نوشکی کا علاقہ ہے جنوب مغربی علاقہ ہے نوشکی میں۔ تقریباً دس سال پہلے وہاں کے حکمرانوں نے وہاں پانی reserve کرنے کیلئے مصنوعی جھیلیں بنائیں گیارہ بڑی بڑی جھیلیں ہیں وہاں پر ریگستانی علاقے میں۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ رکھیں میرے اُلٹے ہاتھ پر اسپیکر زگیلری میں کچھ مہمان ہیں وہ پنجاب سے ہمارے ایم پی ایز آئے ہیں اُنکے لئے تھوڑا جگہ بنائیں گے خاتون بیٹھی رہیں پیچھے سے آپ دولائیں ہٹ جائیں کہ وہ آکر بیٹھیں ہمارے مہمان آئے ہیں پنجاب اسمبلی کے ایم پی ایز وہ ہماری کارروائی دیکھنا چاہتے ہیں (ڈیسک بجائے گئے) ہم بلوچستان والوں کی روایت ہے کہ جب مہمان آجائیں تو ہم اپنا سر بھی حاضر کر دیتے ہیں (ڈیسک بجائے گئے) PILDAT وہ ادارہ ہے جو ان چیزوں کو زندہ رکھتا ہے۔

We welcome them into our House, they are our hon'able guests. اُنکے ساتھ

interact میرے خیال میں شام کو بھی CM صاحب کے ساتھ interaction ہے، کل بھی اُنکا

They are welcome and they always will be welcomed۔ interaction ہے۔

ہمارے لئے Parliamentarians سب سے زیادہ عزیز ہیں پہلے Parliamentarians پھر بعد میں دوسری چیزیں شکریہ۔ جی رضا صاحب۔

سید محمد رضا: میں اپنی طرف سے معزز مہمانوں کو ایک دفعہ پھر خوش آمدید کہوں گا تو میں بات کر رہا تھا ڈنگی ناوڑ کی جو کہ نوشکی کا ایک علاقہ ہے وہاں پر گیارہ مصنوعی جھیلیں بنائی گئی تھیں تقریباً دو سو سال پہلے ریگستانی علاقے میں ہونے کے باوجود وہ اب بھی موجود ہے وہاں پانی reserve بھی ہے اور وہاں recharge بھی ہو رہا ہے پانی سیلابی ریلد سیلابی پانی بارش کا پانی اور ڈرین کا پانی وہاں جا کر جمع ہوتا ہے اگر وہاں پر یہ پریکٹس کی گئی تھی تو جس طرح نواب صاحب نے کہا تھا کہ ہم یہاں پہاڑوں کے دامن میں پانی روک کے چھوٹے بڑے ڈیمز اگر بنانے کی اسکیمیں شروع کریں تو وہ کیوں نہیں ہو سکتا جب کہ یہاں feasibility بھی ہمارے پاس ہے جدید دور میں جدید equipments بھی ہیں ہمارے پاس اگر ارادہ پکا ہو تو یہ ساری چیزیں ممکن ہیں جون میں واسا کے ساتھ میٹنگوں کے حوالے سے جو میں نے بات کی تھی جناب اسپیکر! اُس وقت جیسے نواب صاحب نے فرمایا کہ 77 ٹیوب ویلز خراب پڑے تھے۔ وہ ٹھیک کر دیا ہم نے۔ لیکن جب تک ہوٹھیک ہوتے 16 اور خراب ہو گئے تو یہ ساری چیزیں چل رہی ہیں۔ ایک ٹیوب ویل ہم بنا کر دیتے ہیں تو چار اور مزید خراب ہو جاتے ہیں اسکا حل صرف اور صرف یہ ہے کہ پانی کے نئی ذخائر تلاش کئے جائیں جو موجود ہیں وہ recharge کے ذریعے water level کو اوپر لانے کی ضرورت ہے ایک زمانہ تھا 1988ء میں جب آسٹروٹرف بھجانے کیلئے ایوب اسٹیڈیم میں ٹیوب ویل لگایا گیا تھا وہاں بیس فٹ میں پانی نکلا تھا۔ اور اب یہ حالت ہے کہ ہزار گنجی میں چودہ سو فٹ میں کہیں جا کر پانی نکلا ہے۔ اسکی وجہ صرف یہ ہے، جیسے محترمہ راحیلہ درانی صاحبہ نے فرمایا کہ پانی کتنا ہے ہمارے پاس اور کب تک کیلئے ہیں؟ اسی سے آپ اندازہ لگا لپیچئے کہ پچیس سالوں میں بیس فٹ کہا اور چودہ سو فٹ کہاں۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ بابت صاحب! وہ باہر سے اُن سے ملیں، ادھر سے نہیں ملا کرتے ہیں باہر سے ملیں ادھر سے بُری بات ہے کہ آپ ”بئیرٹ“ کریں۔ جی۔

سید محمد رضا: منیر نیازی کا ایک شعر ہے ”کہ ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں میں“ میں دیر نہیں کرتا میری باری میں دیر ہو جاتی ہے اور بابت لالہ دیر کروا دیتے ہیں مجھے تو یہ ساری میری گزارشات تھیں اس سلسلے میں جناب

اسپیکر! ایک دفعہ پھر میں یہ عرض کروں گا کہ قانون پر عملدرآمد کروانا بہت ضروری ہے ٹینکر مافیا کو روکنے کیلئے اور گھ جوڑ جو ہے واسا اور ٹینکر مافیا کا۔ بہت بہت شکر یہ۔

جناب اسپیکر: رقیہ ہاشمی صاحبہ۔ Please take the floor.

ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی: بہت بہت شکر یہ اسپیکر صاحب میں کرنل خانزادہ صاحب کی سربراہی میں جو پنجاب سے وفد آیا ہے انکو بلوچستان اسمبلی میں مبارکباد پیش کرتی ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ اسپیکر صاحب! آپ بھی کوشش کریں کہ آپ بلوچستان اسمبلی کے majority خواتین ممبران کو پنجاب اسمبلی کا دورہ کروائیں۔

جناب اسپیکر: مردوں کو کیوں نہ بھیجوں لاہور؟

ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی: یہ میری suggestion ہے۔

جناب اسپیکر: جی، جی خواہش ہے صحیح کیونکہ دیکھیں آوارن بھی خواتین ہماری جانا چاہتے ہیں مشکل حالات میں انہیں مرد ہم ضرور بھیجیں گیا اور مولوی صاحبان ساتھ بھیجیں گے کہ دعا کرتے جائیں اور دوسرے بھی جی، جی بولیں۔

ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی: جناب اسپیکر! بابت صاحب نے الیکشن کی بات کر رہے ہیں آج چونکہ پانی کے مسئلے پر بات ہو رہی ہے میں بابت صاحب کو بتلانا چاہتی ہوں کہ میں نے کوئٹہ شہر کے چار حلقوں سے PB, I, II, III, IV سے جنرل الیکشن لڑا ہے اور ماشاء اللہ اچھے خاصے میں نے ہارنے کے باوجود میری بڑی عزت افزائی ہوئی ہے ایسی بات نہیں ہے کہ ہم Reserve seat پر آ کر بولتے ہیں لیکن میں آپکو بتانا یہ چاہتی ہوں کہ الیکشن میں چار حلقوں میں جہاں جہاں میری حاضری ہوئی ہے وہاں پر لوگوں نے ناں مجھ سے دوئی کی بات کی نہ لوگوں سے Jobs کی بات کی ناں لوگوں نے لوگوں نے کسی کی بات کی سوائے پانی کی تو میں اتنی زیادہ disturb اور مضطرب رہی کہ میں ایک candidate کے حوالے سے کوئٹہ شہر کی جو آبادی پچیس یا تیس لاکھ پر مشتمل ہے انکو ایک قومی اسمبلی کے امیدوار کس طرح مطمئن کر سکتی ہے جو کہ میرے لئے ایک ناممکن سی بات تھی بہر حال تمام معزز ممبران نے اس پانی کے مسئلے پر اپنی تجاویز اپنے دل کا حال بیان کیا ہے لیکن last election میں جو کہ بلا کا میدان میں نے اُس الیکشن کے دوران میں دیکھا ہے کہ خواتین مجھے اپنے اپنے گھروں میں لے جا کر ریزمین پانی کا ٹینکر دکھاتے تھے کہ جہاں پانی نہیں ہوتا تھا خُدا را! وزیر اعلیٰ صاحب یہاں تشریف رکھتے ہیں کہ آپ اسکو ہنگامی بنیاد پر اس پر کام کریں کوئٹہ شہر میں اس وقت جو 65 کی ممبران اسمبلی میں ہیں سب کوئٹہ شہر میں رہتے ہیں تو ہماری مشترکہ کوششیں یہ ہونی چاہئیں کہ ہم کوئٹہ شہر کو پانی کے مسئلے سے کس

طرح نجات دلا سکتے ہیں جناب اسپیکر! ایک اور بات کہنا چاہوں گی کیونکہ election campaign مجھے مافیا کی ٹینکر مافیا کی بات کرتے ہیں میں تو نیچے جا کر بات کروں گی جو والومین ہوتے ہیں مجھے تو الیکشن کے دوران ہر حلقے میں جا کر والومینوں سے واسطہ پڑا ہے کہ انکو میں کچھ انعامات دیتی تھی حلقے میں تین گھنٹے کیلئے یادو گھنٹے پانی کھولتی تھی تو یہاں وزیر اعلیٰ صاحب اسکا نوٹس لیں واسا کی توسط سے کہ یہ ایک بہت بڑا gape ہے اور ایک بہت بڑی game ہے ٹینکر مافیا، even والومین اس میں invlove ہیں انشاء اللہ تعالیٰ منتخب حکومت ہے اس پر بہتر انداز میں کام کریں اور تمام منتخب ممبران اسمیں اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے بہت بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: شکریہ جی۔ جی ہینڈری مسیح صاحب۔

جناب ہینڈری مسیح بلوچ: اسپیکر صاحب! یہاں پر ہمارے معزز دوست جعفر خان مندوخیل صاحب نے جو اہم مسئلے پر نشاندہی کی واقعی میں سمجھتا ہوں انکی جرأت کو سلام کرتا ہوں جنہوں نے یہ مسئلہ یہاں پر raise کیا میں مختصراً یہ کہوں گا کہ اس مسئلے کے حل کیلئے دوستوں نے جو تجاویز پیش کی ہیں اُسکے اوپر ایک کمیٹی بننی چاہئے جس میں محکمہ واسا پی۔ ایچ۔ ای کو بھی invlove کرنا چاہئے تاکہ کوئٹہ شہر کے پانی کا جو مسئلہ ہے اُسکو ہنگامی بنیادوں پر حل کیا جائے میری تجویز ہے کہ کوئٹہ شہر کو جو اس وقت میں لاکھ کی آبادی پر مشتمل ہے یہاں پر مختلف ادارے ہیں، ہسپتال ہیں اُن سب کو functional کرنے کیلئے جو اہم جزو ہے وہ پانی کا ہے یہاں پر ڈیلے ایکشن بنانے چاہئیں کوئٹہ وادی پہاڑوں کے درمیان میں واقع ہے یہاں پر ڈیلے ایکشن ڈیز ہوں اور بارش کے موسم میں جو پانی کا ضیاع ہوتا ہے اُسکو روکا جائے یہاں پر لائیو اسٹاک کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے جنگلات جب زیادہ ہونگے درخت جب زیادہ لگائیں جائیں گے تو یہاں پر موسمی تبدیلی رونما ہوگی اور برسات زیادہ ہوگی میں ایک سوال کرنا چاہوں گا یہاں پر اپنے دوستوں کے سامنے کہ یہاں پر جو واسا کا محکمہ ہے اکثر کوئٹہ میں جتنی بھی ٹیوب ویلز ہیں وہ خراب ہو جاتے ہیں مگر جو ٹینکر مافیا کی بورنگز ہیں وہ کیوں خراب نہیں ہوتیں؟ وہ چونیس گھنٹے پانی سپلائی کرتے ہیں آج دن تک یہ سمجھ نہیں آئی کہ یہ کیا مسئلہ ہے معمہ حل کیوں نہیں ہوتا ہے۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: یاسمین لہڑی صاحبہ۔

محترمہ یاسمین بی بی لہڑی: شکریہ جناب اسپیکر! آج جس طرح سے ساتھیوں نے پانی کے مسئلے پر بات کی جعفر خان مندوخیل صاحب ایک موضوع پر قرارداد لیکر آئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ سب کو اسمیں کوئی قباحت نہیں ہونی چاہئے ایک مشترکہ قرارداد کی طور پر ہم اسکو سمجھ رہے ہیں کیونکہ پانی کا مسئلہ جو ہے وہ سب کا مسئلہ ہے۔ Technical aspects پر تو میں بات نہیں کروں گی لیکن generally بلوچستان کے حوالے

سے جناب اسپیکر جو situation ہے ناں صرف کوئٹہ بلکہ پورا بلوچستان اس وقت جو ہے وہ پانی کے shortage کی وجہ سے متاثر ہیں۔ کہتے ہیں کہ مطلب ہے کہ اگلا جو عالمی جنگ ہے وہ پانی پر بھی ہوگی تو اس وقت بھی بلوچستان کو اگر ہم دیکھ لیں تو ہم حالت جنگ میں ہیں۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال (صوبائی وزیر): اپوزیشن کے دوست سارے چلے گئے اُنکو آ کر بیٹھنا چاہئے اہم موضوع ہے اور کوئٹہ شہر جیسی۔۔۔

محترمہ شاہدہ رؤف: باجماعت نماز کیلئے گئے ہیں۔

محترمہ یاسمین بی بی لہڑی: جس طرح سے ساتھیوں نے بات کی بلوچستان کے حوالے سے پورے بلوچستان میں اس وقت پینے کے پانی کا مسئلہ ہے جس علاقے سے اسپیکر صاحب! آپکا تعلق ہے میں بولان، نصیر آباد side کی بات کروں گی اس وقت اکیسویں صدی میں ہم بیٹھے ہوئے ہیں جیسے کہ میری بہن نے بات کی اکیسویں صدی میں بھی یہاں کی جو عوام ہیں وہ جو ہڑ اور سیلاب اور بارش کا پانی جو ہے وہ تالابوں میں اکٹھا کر کے پینے پر مجبور ہیں جس کی وجہ سے ہیلتھ کے کافی زیادہ issues آ رہے ہیں Kidney patients , Hepatitis , Skin diseases , Water wound diseases وہ بہت زیادہ عروج پر ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ مطلب یہاں پر ہم اگر بنیادی جو مسائل ہیں اُنکو ہم link کر کے دیکھ لیں کہ اگر ہمارا ایجوکیشن ہے وہ متاثر کیوں ہے؟ ہمارے جو بچے ہیں بچیاں ہیں وہ اسکول یا تعلیمی دیگر اداروں میں کیوں نہیں آتے؟ یا drop out rate جو ہے وہ کیوں اتنا زیادہ ہے؟ اُسکی وجہ یہ ہے کہ بلوچستان میں بہت زیادہ اگر آپ جو ہے وہ دیکھ لیں ہمارے جو rural areas میں ہیں تین تین چار چار کلومیٹر ڈور سے ہماری بچیاں مائیں جو ہیں وہ پانی لیکر آ رہے ہوتے ہیں تو ظاہر ہے اُنکی زیست کا مسئلہ ہے زندگی کا مسئلہ ہے پانی ہے تو زندگی ہے اگر پانی نہیں ہے تو پھر مطلب ہے اسکول کا لجز اور یہ سارے ہمارے institutions ویران ہو گئے تو یہ ایک بنیادی وجہ ہے کہ ہم جو ابھی تک بہت ہی بنیادی قسم کے مسئلوں میں جھکڑے ہوئے ہیں اسلئے مطلب ہم اکیسویں صدی کے تقاضوں کا مقابلہ کر بھی نہیں رہے ہیں اور جو ڈوپلمنٹ یہاں ہونی چاہئے اُس ڈوپلمنٹ میں آج تک ہم نے کوشش کرنے کے بجائے کوشش یہ کی ہے کہ جتنے جو ہے وہ بچے کھچے جو مرکز agree ہوا ہے Resources پہ جتنا وہ ہمیں اللہ کے نام پر دیا گیا وہ بھی جو ہے misuse اور corruption کا شکار ہوا ہے یہاں پر جو بات ہو رہی ہے کوئٹہ کے حوالے سے جناب اسپیکر صاحب میں اسکو second کروں گی کہ کوئٹہ جو ہے وہ بلوچستان کی شہر رگ ہے ایک Hub ہے یہاں پر پورے بلوچستان کے

جو cream ہے عوام جو ہے یہاں پر بستی ہے ادھر جو ہے وہ مجھے یہ لگتا ہے کہ جب میں روڈ پر سفر کرتی ہوں تو ابھی تک میٹر ریڈنگ ایک کلومیٹر change نہیں ہوتا کہ دوسرا ٹیوب ویل جو ہے دیکھنے میں آجاتا ہے۔ تو مجھے لگتا ہے جیسے ساتھیوں نے یہاں پہ بات کی ٹینکر مافیا کی اسی طرح سے میں سمجھتی ہوں کہ ایک ٹیوب ویل مافیا بھی جو ہمارے سامنے ہیں کہ اتنا زیادہ ایک تو ہوتا ہے کہ مسئلے کا short term حل دوسرا long term حل اگر ہم جو ہے ٹیوب ویل کو دیکھتے ہیں تو یہ ایک short term حل ہے long term حل کیلئے جو ہے ہمیں پلاننگ کرنے کی ضرورت ہے اور جو زحمت کا پانی جو آج تک ہمارے علاقوں میں سیلاب کی صورت میں لوگوں کو جو ہے وہ مار کے اور انکو موت کا شکار بنا کے چلا جاتا ہے اس زحمت کے پانی کو زحمت میں تبدیل کر سکتے ہیں اگر اس کی صحیح پلاننگ ہو اگر ہم ڈیز بنائیں چیک ڈیز بنالیں اور بڑے بڑے ڈیم بنالیں تو اس سے جو ہے ہمارا water table ہے وہ up ہو سکتا ہے increase ہو سکتا ہے بجائے یہ کہ مطلب ہم صحیح پلاننگ کریں وہ پلاننگ تو ہم کر نہیں رہے ہیں یا ماضی میں ہم نے کی نہیں ہیں اور ٹیوب ویل پر ٹیوب ویل جو ہے بور کرتے چلے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے وہ آج ہمارا water table بہت زیادہ low ہوا ہے اور recharging کا کوئی سسٹم ہمارے پاس نہیں ہے یہاں پر میرے خیال میں جو سب سے بڑا issue ہے وہ misuse ہے misutilization ہے mismanagement ہے اور corruption ہے جس طرح سے واسا کی بات ہو رہی تھی جو پچھلے آٹھ دس سالہ period گزرا ہے اُس میں جتنے ہمارے ادارے collapse ہوئے ہیں سمجھتی ہوں کہ WASA is one of them. واسا جو ہے وہ مختلف یہاں پہ حیرانگی کا اظہار کر رہے تھے کہ ساتھی کہ بھائی والو مین جو ہے وہ پانی کیوں نہیں دیتا یا ہمارے جو سرکاری ٹیوب ویلز ہے وہ کیوں خراب ہوتے ہیں صاف سی بات ہے یا تو یہ ہے کہ ٹینکرز جو ہے واسا کے officials جو employees ہیں اُنکے ٹینکرز ہیں جو خریدے ہوئے ہیں یا پھر ٹینکرز مافیا کے ساتھ اُنکا share ہے جس کی وجہ سے ہماری یہ چیزیں ٹھیک نہیں ہو رہی ہیں دو تین دن پہلے اخبار میں جو ہے وہ میں نے دیکھا ہے جناب اسپیکر! ٹینڈر آیا تھا آپ یقین کریں کہ مطلب privately اگر ہم ان ٹیوب ویلز کو لگائے تو آٹھ سے دس سے زیادہ جو ہے وہ قیمت نہیں ہے کسی بھی ٹیوب ویل کی لیکن چونتیس لاکھ چالیس پر جو ہے ایک ٹیوب ویل لگ رہا ہے ظاہر ہے یہ ایک کھانے پینے کی window ہے اسکو جو ہے مطلب نہ تو واسا جیسا جو ہے collapse ادارہ بند کرنا چاہیگا اور نہ ہی جو ہے مطلب وہ جو corruption کے مارے جن کی جو ہے رگوں میں corruption جو ہے وہ بالکل رَچ بس گئی ہے وہ کیسے جائینگے؟ کہ ایک ٹیوب ویل جو ہے وہ لگنے سے

پندرہ بیس لاکھ ان کو مل رہا ہے تو وہ انکریج کرینگے کہ ٹیوب پر ٹیوب ویل لگیں اس طرح سے جو ہے مطلب واٹر ٹیبل جائے بھاڑ میں جتنا بھی وہ نیچے جائے اُنکو جو ہے ان سے کوئی غرض نہیں ہے چونکہ انہوں نے جو ہے اپنے جیبوں کو بھرنے کا تہیہ کیا ہوا ہے تو خدا را اگر نے بلوچستان کو بچانا ہے ہم نے کونہ کو بچانا ہے ہم نے اپنے لوگوں کے زندگی دینی ہے ناں کہ ان سے زندگی لینی ہے تو ان چیزوں پر جو ہے وہ ہمارا focus ہونا چاہیے پلاننگ ہونی چاہیے واسا کا جو ہے میرے خیال میں ٹھیک ٹھاک ایک آپریشن کرنے کی ضرورت ہے ایک جائزہ لینے کی ضرورت ہے تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے کہ کہاں کہاں gaps ہیں کیوں جو ہے ابھی میں آپکو جس علاقے سے میرا تعلق ہے جس سوسائٹی میں رہ رہی ہوں گیلو صاحب بھی یہاں پر نہیں ہے ہمارے جو ہے وہ گھروں میں کوئی آدھا انچ کا پائپ بھی جو ہے وہ نہیں ہے لیکن جو influential persons ہیں تین تین انچ کے جو ہے پائپ انکے گھروں میں جاتے ہیں تو یہ کون verified کریگا کون جا کے monitor کریگا کون check and balance رکھے گا یہ ہمارا کام ہے انتظامیہ جو ہے وہ اگر نہیں ہوگی ہم مانیٹر نہیں کرینگے چیزوں کی اگر ہماری جو ہے وہ planning and management poor ہوگی تو یہ سارے جو ہے مسائل سے ہماری عوام متاثر ہوں گے ہم سارے بلکہ متاثر اس سے ہو رہے ہیں یہاں پر جتنے بھی جو ہے ہمارے ایم پی ایز ہیں بمشکل جو ہے آدھے انچ کا پائپ میرے خیال میں انکے گھروں میں شاید جو ہے انکو available ہوں اور وہ پانی سے ہم سب جو ہے ٹینکرو منگواتے ہیں تو ان چیزوں کو جو ہے ہمیں دیکھنے کی ضرورت ہے صحیح پلاننگ کی ضرورت ہے اور عوام سے بھی میری جو ہے اس فلور پر اپیل ہے کہ ایک طرف کرپشن ایک طرف ہمارے اداروں کے مسائل ایک طرف جو ہے وہ مافیا ایک طرف جو ہے وہ لوگوں کے اپنے interest دوسری طرف جو ہے وہ ہمیں جو پانی ہمیں مل رہا ہے اسکی جو ہے صحیح utilization کو بھی ہمیں ensure کرنا چاہیے۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: میرا خیال ہے Leader of the House خود اسکا جواب دینا چاہتے ہیں اچھا! زیارتوال

صاحب مختصر یہ ہے major issue Life is water۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال (صوبائی وزیر): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شکریہ جناب سب سے پہلے میں آج ہماری اجلاس میں ہماری سابقہ اسپیکر صاحب بیٹھے ہیں انکی آنے کا خیر مقدم اور ساتھ ہی پنجاب سے ہمارے ایم پی ایز جو ہماری PILDAT کے توسط ہماری اجلاس کو دیکھنے آئے ہیں میں اُنکی صوبے میں آمد اور آج کی اجلاس میں انہیں خوش آمدید کہتا ہوں welcome کہتا ہوں ہمارے MNA صاحب بیٹھے ہیں اُنکو بھی میں خیر مقدم کرتا

ہوں میں نے انہیں پہلے دیکھا نہیں (ڈیسک بجائے گئے) جناب اسپیکر! اسکے بعد میں mover کو داد دیتا ہوں کہ انہوں نے کوئٹہ کے پانی کے اہم مسئلے پر ایک اہم قرارداد مانگی اور ہلک ڈیم کے حوالے سے وہ لائے ہیں جناب اسپیکر! یہ منصوبہ 2002ء میں منظور ہوا اور 8 ارب روپے مارشل لاء دور میں اس منصوبے کیلئے رکھے گئے جناب اسپیکر! میں اور آپ اُس وقت اسمبلی کے ممبران تھے اور اُس وقت بھی ہم نے اس چیٹنا چلایا اور House کے سامنے یہ باتیں رکھیں اور خصوصاً کوئٹہ کے پانی کے حوالے سے پھر جناب اسپیکر! اگر آپ کو یاد پڑ رہا ہو پھر اس پر ایک کمیٹی بنی تھی میں اُس کمیٹی کا ممبر تھا میں نے اُس پر تفصیلاً ایک رپورٹ بنائی لکھی اور وہ رپورٹ پی ایچ ای کو داسا کو submit بھی کروائی وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی اُسکی کاپی دیدی تھی اُس وقت جناب اسپیکر! کوئٹہ یا ہمارا صوبہ پانی کے حوالے سے، دونوں چیزوں کو اگر ہم ایک ساتھ لے لیں گے دو جو ڈیم ہمارے بن رہے ہیں جناب اسپیکر! ایک مانگی ڈیم جو ضلع زیارت میں بن رہا ہے دوسرا ہلک ڈیم جو زرخون میں ضلع ہرنائی میں بن رہا ہے اب انکی جو اس وقت اس منصوبے کی cost ہے اس وقت تک 9 ارب سے زیادہ روپے ہم خرچ کر چکے ہیں 9 ارب روپے خرچ کرنے کے بعد دو حکومتیں اپنی مدت پوری کر کے چلی گئی ہیں اور اس دونوں منصوبوں پر کسی بھی کام شروع نہیں ہوا اور اب اس وقت 1700 ملین کے اُس سے یہ منصوبہ ابھی بھی فیڈرل پی ایس ڈی پی میں شامل ہے اور اس سال کی جو allocation ہے وہ 1500 ملین ہیں جناب اسپیکر! ہمارے ساتھ اس سے پہلے جو کچھ ہوتا چلا آیا ہے انسان حیران ہو جاتا ہے کہ صوبہ دشمنی ملک دشمنی عوام دشمنی اور پیٹ دوستی یہ چیزیں پتہ نہیں ہمیں کہاں لیکر جا رہے ہیں کہاں تک ہم گئے ہیں کسی کو کسی چیز کی ہوش نہیں آئی ہے جناب اسپیکر! وہ کہتے ہیں فارسی میں ہرچی کُند دانہ کُند نادان بعد از خرابی نئے بسیار یہاں پر جناب اسپیکر! میں اس بات کو صبح پڑھ رہا تھا۔ 73ء کی اسمبلی کی کارروائی کو عبدالصمد خان اچکزئی کی تقریر ہے کوئٹہ پر پانی پر جنگلات پر اور صوبے کی ویرانی پر۔ اُس نے وہ جو نقشہ اس وقت کھینچا ہے ہم میں سے ہم جتنے بھی بیٹھے ہیں ایک بھی وہ نقشہ آج بھی پیش نہیں کر سکتے ہیں 73ء میں حالت کیا تھی؟ 73ء میں یہاں ٹیوب ویل نہیں تھے یہاں کنواں نہیں تھا کاسی روڈ پر کاریز بہہ رہے تھے اور ہم کاریزوں سے پانی لے رہے تھے یہ تمام نظام اور سسٹم تھا ہی نہیں لیکن Leadership تو اسکو کہتے ہیں جس کو یہ visions ہوتی ہیں پھر جناب اسپیکر! آپ کو یاد ہوگا حمید خان اسمبلی کے ممبر بنے تھے زراعت کے ڈائریکٹر جنرل رہ چکے تھے اُس نے پانی پر جتنا چیٹنا چلایا اُس میں دوستوں کی طرف سے بازار میں جلسوں میں جلسہ عام میں تقریر ہوا کرتے تھے کہ حمید خان جو ہے وہ پاگل ہو گیا ہے کیسے پاگل ہوا ہے؟ ساری دنیا کو پتہ ہے دنیا کے تین حصے جو ہیں وہ پانی ہیں اور ایک حصہ خشکابہ ہے اب وہ آدمی کہتا ہے کہ پانی ختم ہو جائیگا اور

اب یہ تین حصے جو پانی ہے یہ پانی کیسے ختم ہو سکتا ہے؟ سادہ لوح لوگوں کو اس طریقے سے ورغلا تے رہیں تو جناب اسپیکر! seriously! ہمارا پورا صوبہ اس وقت جس مشکل سے دوچار ہیں میں اس پر لکھ رہا ہوں جناب اسپیکر ایک خاموش تباہی جو ہمیں ملیا میٹ کر دیگا اُس پر میں لکھوں گا جناب اسپیکر اور سب کے سامنے وہ آجائے گی جناب اسپیکر! ہمارے پاس اس وقت آپکی جو سیلابی پانی ہے flood کی جو پانی ہے جناب اسپیکر! یہ 14 ملین ایکڑ فٹ سے زیادہ ہیں آپکا تربیلہ 9 ملین ایکڑ فٹ کیلئے ڈیزائن ہوا ہے اب silt ہو کے کوئی ساڑھے ساڑھے ساتھ ملین ایکڑ فٹ پانی کا اسمیں گنجائش ہے capacity ہے اُسکی اس سال جو پانی وہاں پر آیا ہے جناب اسپیکر! یعنی تربیلہ اور منگلا میں جو پانی جمع ہو چکا اور ہم سب خوش تھے پورے ملک میں اس پر خوشی منائی گئی وہ پانی جناب اسپیکر! 12 ملین ایکڑ سے کم تھا 10 ملین some thing تھا تو جناب اسپیکر! میں یہاں پر گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس پانی کو روکنے کیلئے نہ کسی کو ہمت ہوئی نہ کسی کی vision رہی نہ اس پر کسی نے کام کیا جناب اسپیکر اسکے ساتھ ساتھ دوسری تباہی جو ہم خود کر رہے تھے ہم نے کی ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے تمام جنگلات کاٹ لئے ہیں اور جنگلات کے کاٹنے کے بعد جڑی بوٹیاں ختم ہو گئی ہیں نیچرل سپنج زمین کا destroy ہو چکا ہے جناب اسپیکر اب مصنوعی طریقوں پر جانا ہوگا۔ اسکے لئے پھر ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں اسکو ٹھیک کرنے کیلئے نیچرل سپنج کو بنانے کیلئے دوستوں نے یہاں کہا راحیلہ صاحبہ نے یہاں تجویز دی نواب صاحب نے تجاویز دی دوسرے دوستوں نے یہاں تجاویز دی کہ چیک ڈیمز بنائے جائیں جناب اسپیکر کوئٹہ کی valley کو اگر ہم لیتے ہیں کوئٹہ چاروں طرف سے پہاڑوں کے گھرا ہوا ایک چھوٹا سا قصبہ تھا اب ایک بہت بڑا شہر بن گیا ہے اُسکی آبادی کوئی پچیس لاکھ کوئی تیس لاکھ تک بتاتے ہیں اعداد و شمار وہ تو ہوا نہیں ہے تو جناب اسپیکر اب موقع ہے میں Leader of the House کی اور آپکی علم لانا چاہتا ہوں کہ پہاڑ کے جو دامن ہیں جہاں پر ہم پانی روک سکتے ہیں اس وقت وہ زمین خالی ہیں جب زمین قبضہ ہو جائے گی وہ occupy کریں گے۔ وہ وہاں پر گھر بنا بیٹنگے پھر آپ ڈیم نہیں بنا سکیں گے اور وہ ڈیم بنانا جناب اسپیکر! انجکشن سسٹم سے آج دنیا میں مروج ہے انجکشن سسٹم سے آپ پانی زمین کے اندر داخل کر سکتے ہیں جناب اسپیکر! میں آپکی سب دوستوں کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں جیالوجیکل سروے کے مطابق کوئٹہ کی زمین آٹھ سے بارہ انچ سالانہ نیچے کو کھنس رہی ہے بیٹھ رہی ہے اور زمین کے اندر جو پانی تھا کاریز تھے چشمے تھے زمین کے surface پر تھے پھر open surface well اور اُسکے بعد پھر ٹیوب ویل اب ہم گیارہ ہزار فٹ تک پہنچ چکے ہیں surface سے گیارہ سو فٹ تک ہم پہنچ چکے ہیں لیکن جناب اسپیکر! یہ سارا زمین ہم نے خالی کر دیا ہے اگر ہم نے مصنوعی انتظامات نہیں کیے ہم نے انجکشن type کو نہیں اپنایا ہم نے

زمین کے اندر پانی نہ ڈالا بعد میں آنے والے لوگ اگر ڈالنا بھی چاہینگے تو وہ capacity زمین کی ختم ہو جائیگی اندر کی جو capacity ہے اور surface پر جناب اسپیکر! اگر ہم نے جنگلات پر توجہ نہیں دی اگر ہم نے جنگلات دوبارہ سے نہیں اُگائیں ہم نے نیچرل سٹیج کو بحال نہیں کیا تب بھی ہم مشکلات میں ہونگے تو جناب اسپیکر! ان چیزوں کے ہوتے ہوئے میں اس بات پر آتا ہوں کہ مانگی اور ہلک ڈیم جناب اسپیکر یہ اسمبلی کے ممبران بیٹھے ہیں رحمت! سُن لو یہ باتیں بعد میں آپ کر لیں گے انکو بھجواؤ سب کو بھجواؤ ہلک ڈیم یہاں نزدیک ہے راستہ صحیح نہیں ہے ڈیڑھ گھنٹے دو گھنٹے کے فاصلے پر ہلک ڈیم ہے وہاں پر پانی ہے میں چیخ چیخ کر کہتا ہوں کوئی سننے والا نہیں تھا اُس وقت بھی نہیں تھا آج بھی پتہ نہیں ابھی تو ہم کریگے اور اگر وہ اُس طریقے سے نہیں کرتے جناب اسپیکر مسئلہ یہ ہے وہاں تقریباً کوئی آٹھ کیوسک پانی چشمے ہیں قدرتی سفید water، clean water واٹر سارا سال بہتا ہے میں انکو تجویز کرتا ہوں کہ اسکو ڈیم میں جمع نہ کرو اسکو یہیں سے gravity میں آپ کو نہ لاسکتے ہیں اسکے لئے پائپ لگا کے اسکو کوئٹہ لایا جائے اڑتا لیس انچ پانی ہو جاتی ہے اور چوبیس گھنٹے جب آپ کے پاس اڑتا لیس انچ پانی مہیا ہو تو بہت بڑا وہ ہے ہمارے لئے لیکن جناب اسپیکر! اس پر کوئی دھیان نہیں دیتا جناب اسپیکر یہاں تک ہو گیا ہے کر دیا اب ہم حیران ہے اس مرتبہ ہم نے ایکٹ میں یہ اٹھایا تھا وہاں پی سی ون جو انہوں نے submit کرائی ہے مانگی ڈیم تعمیر ہونے کے بعد پانچ جگہ ہم پانی پمپ کریگے پانچ پمپنگ اسٹیشن بنائے گئے اب مانگی بھی میں نے دیکھا ہے کوئٹہ بھی میں نے دیکھا ہے یہ سارا علاقہ، ہم گھومنے پھیرنے والے لوگ ہیں ہم نے دیکھا ہے سب کچھ کو کیوں کیا ہے جناب اسپیکر؟ جس Consultancy کو یہ دیا گیا ہے جتنا پیسہ زیادہ خرچ ہوگا اتنی percent اُنکی زیادہ ہوگی لہذا پانچ جگہ پمپ کرنے کی تجویز دی ہے اب یہ پانی جو ہے پیٹرول تو سستا ہے شہد سے بھی مہنگا پڑ جائیگا کون پیسے گا کس طریقے سے ہوگا اب میں نے وہ جو دیکھا میں نے کہا ہمارا! کون پاگل ہے جو اس طریقے سے اسکو وہ کر رہا ہے؟ تو جناب اسپیکر! چیزیں ایسی ہیں مانگی ہلک ڈیم ڈیزائن ہوا ہے چھتیس ہزار ایکڑ فٹ ہلک ڈیم ڈیزائن ہوا کوئی ساڑھے چھ ہزار فٹ دوسرا بھی ہم نے propose کیا تھا یہاں نزدیک پڑ رہا ہے اسپین کاریز سے آگے جب آپ جاتے ہیں پانی جب اس طرف چلا جاتا ہے یہ بھی ساڑھے چھ سات ہزار ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کرنے کیلئے یہاں بھی گنجائش ہے اور کوئٹہ کے ارد گرد یہ بھی ہے جناب اسپیکر! یہ جو چیزیں ہیں Leader of the House بیٹھے ہیں آپکی توسط سے اُن سے request کر رہا ہوں کہ اس پر سال نہیں گزارینگے سال اس پر گزارنا نہیں ہے یہ جو منصوبہ ہے اس منصوبے کو مہینے کے اندر کیسے انجینئرز ہیں 2002-2013 تک ہمیں صحیح PC-1، submit نہیں کرا سکے

اب ان محکموں کو ہم کیا کریں گے اور اگر ان کا خیال یہ ہے کہ یہ جو گورنمنٹ چل رہی ہے یہ گورنمنٹ بھی ایسی گزارہ کریگی؟ not at all میں ابھی سے بتاتا ہوں پھر اپنے لیے جہاں کوئی روزگار ڈھونڈتا ہے ڈھونڈ لیں ہمیں لوگ چاہیے کام والے چاہیے competent لوگ چاہیے اور بارہ سال میں جنہوں نے یہ نہیں کیا ہے اور بارہ سال میں 9 ارب روپے جہاں خورد برد ہوئے ہیں اسکے لئے کمیٹی ہونی چاہیے کون کھایا ہے یہ پیسے؟ یہ عوام کے پیسے تھے صوبے کے پیسے تھے غریب لوگوں کے پیسے تھے کس طریقے سے وہ ہضم کر سکتا ہے کیا ہمارے ہاتھ اتنے کمزور پڑ گئے ہیں کہ انکے گریبان تک نہیں جاسکیں گے؟ یہ ہاتھ جاسکیں گے اب ہاتھ گریبانوں میں پڑینگے اب لوگوں سے حساب لینا ہوگا یہ خورد برد کے تماشے تھے یہ ختم ہونگے خورد برد نہیں ہوگا واسا بھی ٹھیک ہوگا پی ایچ ای ٹھیک ہوگا تمام محکمے ٹھیک ہونگے ایسا نہیں چل سکتا اس طرح چیز چلنے والی نہیں ہے (ڈیسک بجائے گئے) یہ حکومت ہم نے commitment کی ہے ہم نے Floor پر یہاں Leader of the House نے وعدہ کیا ہے سب نے وعدہ کیا ہے ”کہ ہم صوبے کی خدمت کریں گے جمہوریت کو فروغ دینگے جمہوریت کو مستحکم کریں گے اور ذمہ داروں کی حیثیت سے عوام کی خدمت کریں گے ایک ایک پیسہ جس کا جہاں ضائع ہوا ہم قیامت تک اُسکے ذمہ دار ہیں“ اور کیا کہیں؟ اور کیسے کہیں؟ اور اس بات کو ہمارے دوست ہماری بیورو کریسی ذہن نشین کر لیں کہ کیا ہم یہ ارادے سے کر رہے ہیں یا بیچ میں گڑ بڑ کیلئے کر رہے ہیں not at all ہم ارادے سے یہ کہہ رہے ہیں اور یہ کر کے دکھائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ ہم اور آپ سب ساتھ ہونگے یہ کر کے دیکھائیں گے کوئی ایسی چیز نہیں ہوگی جناب اسپیکر جسمیں کام کرنے سے اس گورنمنٹ کو خفت اور وہ ہوگی ایسی کوئی چیز نہیں ہوگی تو جناب اسپیکر اسکے علاوہ جناب اسپیکر بہت نزدیک ہی برج عزیز خان ڈیم ہے یہاں سے بیس کلومیٹر پر اور برج عزیز خان کوئٹہ کے نہایت ضروری ہے تجویز جو جناب اسپیکر میں نے دی تھی اس وقت ہمارے صوبے کا آپ تو جانتے ہیں آپ کی زمینیں انڈس کمانڈ سے سیراب ہوتی ہیں انڈس میں ہمارا پانی ہے جناب اسپیکر اور وہ ہم ثابت کر چکے ہیں دیا سندھ میں کوئٹہ کیلئے میں نے اُس وقت تجویز کیا تھا کہ پانچ سو کیوسک پانی اگر زیادہ ہے تو تھوڑا کم کر لینگے کوئٹہ کیلئے ہوں کوئٹہ جو آپ نے اتنا بڑا شہر بنا دیا ہے صوبائی دارالحکومت ہے اب اگر وہ پینے کیلئے یہاں سے پھر نقل مکانی کرنا پڑے تو مسئلے کا حل نکالنا ہوگا اور اس پر صحیح معنوں میں کام کرنا ہوگا Leader of the House بیٹھے ہیں میں انکی توسط سے کہتا ہوں کہ ان چیزوں کو priority پر ہم رکھیں گے یہ ٹھیک ہے کہ ہم صحت اور ایجوکیشن کو priority پر ٹھیک کرنے جا رہے ہیں ہر کوئی سن لیں لیکن ساتھ ہی ساتھ دوسرے بھی اس سے اہم ترین مسئلے ہمیں درپیش ہیں انکو بھی ہم ٹھیک کرنے جائینگے انکو بھی ہم ٹھیک کریں گے اب لوگ ذرا

بلوائیں آپ کے یونیورسٹی میں لیکچرارز ہیں پروفیسرز ہیں پی ایچ ڈیز ہیں انکو آپ بلائیں وہ آپ کو کیا کہیں گے؟ وہ جو نقشہ پیش کر رہے ہیں آپ کانپ جائینگے ”کہ ہم جائینگے کہاں راستہ کہاں ہوگا؟“ تو اس صورتحال میں جناب اسپیکر یہ جو قرارداد لے آئے ہیں اس قرارداد میں انہوں نے صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس پر کام شروع کیا جائے یہ پیسے فیڈرل کے ہیں اور ہمیں فوراً ٹینڈر کرنے ہونگے اور ان ٹینڈروں میں میں نے اُس پر work کیا ہے اُس میں جو مسئلہ وہ یہ ہیں اور اُس پی سی ون کو ٹھیک کرنا ہوگا اور ٹھیک کرنے کے بعد جناب اسپیکر یہ ایوان، Leader of the House، یہ اس بات کی گارنٹی دینگے کہ اس سال اس پر کام شروع ہوگا جناب اسپیکر آج سے آٹھ سال پہلے وہاں جو زمین تھی مانگی کی ایک ایک زمیندار کو اسکی قیمت ادا کی جا چکی ہے آٹھ سال پہلے وہ پیسے وہ لے چکے ہیں زمین وہ جگہ جہاں پر زیر کاشت زمین تھی گھر تھے کئی تھی انکو وہاں اٹھا دیا ہے انہوں نے خالی کر دیا ہے زمین ہم نے لے لی ہے اور اسکے بعد ہمارے انجینئرز کے پی سی ون نہیں آرہے ہیں For Got sake یہ ہے کیا؟ کیا یہاں پر سی اینڈ ڈبلیو موجود نہیں ہے؟ کیا یہاں پر پی ایچ ای موجود نہیں ہے؟ کیا یہاں پر آپ کے ساتھ اریگیشن موجود نہیں ہے؟ وہ کس مرض کے دوا ہیں جب وہ ایک پی سی ون ڈیزائن کر کے نہیں دے سکتا ہے Consultant رکھا ہے انہوں نے وہ percent کیلئے اسکو پانچ جگہ پمپ کرنے کی تجویز دی ہے پانچ جگہ تو ہم پمپ نہیں کر سکتے ہیں اس طریقے سے نہیں ہوتا جناب اسپیکر ان چیزوں پر توجہ دینی ہوگی ایک دوسرے کو نیچے دکھانے کی ضرورت نہیں ہے اس وقت ہم جس مشکل میں ہے صوبہ جس مشکل میں ہے اس وقت ایک ساتھ مل کر ان چیزوں کو کرنا ہوگا میں وہ شعر ہرچی گند دانا گند نادان۔ بعد از خرابی بے بسا راب 12 سال سے یہ منصوبہ پڑا ہوا ہے نہ وہ توجہ دیتے تھے جب اُس وقت ہم چینتے تھے نہ پچھلے پانچ سالوں میں کسی نے اس وہ کیا ہے اسکو ایسے ہی چھوڑا گیا اب کوئٹہ کی حالت یہ ہے آٹھ لاکھ کی پانی نکال رہے ہیں کوئی آپکو یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ زمین کے اندر مزید پانی کتنا ہے؟ کل جواب دیدیا پرسوں دیدیا ترسوں دیدیا اور جناب اسپیکر اسکے علاوہ باقی جو چیزیں ہیں وہ ہماری نظر میں ہیں اور گورنمنٹ انکو ٹھیک کریگی اور ایسی ٹھیک کریگی کہ یاد رکھیں گے اور جنہوں نے کیا ہے جنہوں نے زیادتی کی ہے وہ برشاد دانوں کی طرح وہ اسکی سزا بھگتیں گے نہیں ایسی نہیں چھوٹیں گے جس، جس نے بھی کیا ہے جہاں جہاں بھی ہوا ہے میں کسی کو کوئی طعنہ نہیں دیتا لیکن جناب اسپیکر، ہوا ہے آٹھ نوارب روپے کوئٹہ میں آپ کیا دیکھ سکتے ہیں چار پانچ سال تو آپ گردوغبار سے تنگ تھے“ کہ جی پانچیں ڈال رہے ہیں پانچیں ڈال رہے ہیں“ پانی اس سے کسی کو کیا ملا؟ کسی کو نہیں تو جناب اسپیکر اس طرح کی چیزیں ہیں تو میں جعفر خان صاحب کا اس قرارداد کی حکومتی طور پر ذاتی طور پر پورے House کی جانب سے

ہم حمایت کرتے ہیں اور کوشش کریں گے کہ جلد سے جلد اسکو وہاں ایکٹ کے ایجنڈے میں لائیں اور یہ پی سی و ن ان سے ٹھیک کروائیں اور اُسکے بعد اسکی tendering ہوں اُس پر کام ہوں اور یہ پانی ہم جلد سے جلد اگر ہم کوئٹہ پہنچا سکیں تو اتنی جلدی ہم کو آسانی ہوگی تو شکریہ میں اسی اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔
جناب اسپیکر: ڈاکٹر عبدالملک صاحب!۔

ڈاکٹر عبدالملک بلوچ (قائد ایوان): Thank you very much Mr. Speaker.

First of all I will welcome the Delegates of Punjab Assembly on behalf of all the Parliamentarians. I am also thankful to the PILDAT that they are facilitating the Parliamentarians. I was a regular Participant of the PILDAT meetings, when I was a Senator. I hope this visit will improve the understanding among the Parliamentarians, who would ultimately go to strengthen the democracy. I think we should go for a thorough discussion among the Parliamentarians on some problems faced by democracy, the country especially Balochistan. We want to convey the basic grievances of this province to them.

اسپیکر صاحب! تفصیلات تو دوستوں نے کہا میں اتنا ان میں نہیں جاؤنگا لیکن I will totally support the Resolution of Mr. Jaffar Khan. اور اس پر مختصر یہ کہونگا کہ یہ initiate ہوا تھا سات ارب، آٹھ ارب کی revise ہوئی اسکی پی سی و ن وہ گیا کوئی 26 ارب پر اور unfortunately اسکی 17 ارب روپے کی جو allocation تھی۔ That was for sewerage and pipelines. اور جو 9 ارب کی جو allocation تھی۔ That was for construction of Dams. But unfortunately what they did? اور اس صوبے کے ساتھ اس شہر کے ساتھ یہ زیادتی کی کہ اب تک source کا پتہ نہیں ہے اور ان لوگوں نے پائپ بچھانا شروع کی اسلئے کہ یہ پائپوں میں کمیشن بہت زیادہ تھا میں زیادہ اُس تفصیل پر نہیں جاؤنگا But just I will conclude it. ان لوگوں نے چاہے وہ جتنے بڑے ہوں، ان لوگوں نے WASA

میں جو corruptions کی ہیں۔ I will announce the inquiry by the Anticorruptions, who will fix the people and give them the penalty. اور جو بھی ہوگا سزاوار اُسکو پھر اسمبلی میں لائینگے جو چیخے گا، اُسکی بھلا جو نہیں چیخے گا اُسکی بھلا کیونکہ یہ عوام کا پیسہ ہے یہ گورنمنٹ اُسکا Protectors ہے ہم عوام کی پیسے کی protection کریں گے اور اُسکی غیر جانبدار انکوائری Anticorruption سے میں S&GAD کو یہ Order دیتا ہوں They should initiate the inquiry against the WASA especially this project. اور اُسکی جلدی جو ہے ناں reports ہم اسمبلی میں لائینگے اور اسکے ساتھ ساتھ ہم پر جو عذاب ڈالا ہے میرے Opposition کے دوست mind نہیں کریں ساڑھے چودہ سو BDA میں ملازمین رکھے ہیں روزانہ گالیاں نعرے بازی اس گورنمنٹ کو وہ دیتے ہیں جس کی کوئی ایک ٹکے کی تصور نہیں ہے ساڑھے چودہ سو ملازمین رکھے ہیں. Without fulfilling any rules ناں تنخواہیں ہیں نہ پیسہ ہے BDA کا مطلب یہ نہیں تھا کہ اسکا تنخواہ بلوچستان گورنمنٹ دیگا وہ چونکہ وہ authority ہے He should generate the funds, resources for this. اب ہم نے تنخواہیں رکھے ہیں نہ qualification کی care کیا ہے لوگوں کو دَب کے اب وہ روزانہ نعرہ بازی کر رہے ہیں میں اڑ ٹکو relief package کیلئے ہم 10 کروڑ روپے release کرنے کی order میں دیتا ہوں تاکہ انکی تنخواہیں ملیں (ڈیسک بجائے گئے) لیکن اسکے ساتھ ساتھ (ڈیسک بجائے گئے) میں وہ بھی انکوائری کروالونگا جن لوگوں نے غلط appointments کئے ہیں جن لوگوں نے Rules کو by-pass کیا ہے They should face the musics. بلوچستان کا پیسہ ہے عوام کا پیسہ ہے اُسکو اس طرح ہم لوٹنے نہیں دینگے۔ Everybody should be care. اور آخر میں، نواب صاحب چلے گئے جو اُس نے کہا تھا ”کہ حبیب اللہ کوٹشل پاور، پاورز“ اُسکے لئے ہم نے صبح بھی کیسکو کو میں نے اور زیارتوال نے بلایا due to other reasons. اُس نے کہا ”جی! یہ ابھی بند کیا ہے اُس نے repairs اور کچھ maintenance کے وہ کیے ہیں“ other wise اُسکو ایک ہفتے کی شاید فیڈرل گورنمنٹ نے وہ دی ہیں. Just for a maintenance. انہیں گزارشات کے ساتھ کیونکہ میں زیادہ time نہیں لوں گا میں ایک بار پھر پنجاب کی delegation کو خوش آمدید کہوں گا اور اُن سے یہ توقع کرتا ہوں کہ یہاں پر آئے ہیں بلوچستان کو سمجھ کے جائیں اُنکے ساتھ interaction کر کے جائیں تاکہ جو message convey

ہوگا اُس میں بلوچستان کی وہ تکلیف اور ایک درد وہ شامل ہوں۔ Thank you very much Sir۔
جناب اسپیکر: please جی thank you ابھی صبر کریں (مداخلت) ابھی ہیں قرارداد ہے قرارداد ہے۔
نہیں بعد میں میں نے وہ On behalf of the House کر دیا ہے On behalf of the
House چلیں اپوزیشن کی طرف آپ بالکل کر دیں۔

انجینئر زمر خان اچکزئی: ایک بات یہ کہ ہم نے وزیر اعلیٰ صاحب کی بہت انتظار کی آج جو ایک سیشن اور باقی
ہے ہمارے کچھ تحفظات ہیں وزیر اعلیٰ صاحب سے point of order پر دو گھنٹے ایک قرارداد پر بحث ہوئی
اگر ابھی ایک قرارداد شروع ہوگا تو میرے خیال سے آٹھ بجے انہوں نے کھانا بھی کیا ہے ان دوستوں کے
Honour میں تو ہمیں تو time ہی نہیں ملے گا چار پانچ سیشن ہمارے ان سے ہیں Leader of the
House سے ہماری باتیں ہیں ہم نے ان سے کرنی ہیں اور اس Floor کی توسط سے۔

جناب اسپیکر: تو وہ کر لینگے ناں، تھوڑا مغرب کی نماز کے بعد ایک گھنٹہ لگائیں گے۔

انجینئر زمر خان اچکزئی: نہیں ابھی زیارتوال صاحب کہیں گے زیارتوال صاحب کا کام تو نہیں ہے میں
وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کر رہا ہوں اور جو بھی میرے تحفظات ہوں گے وہ وزیر اعلیٰ صاحب نے مجھے جواب دینی
ہوگی میں کسی اور کا جواب نہ سنوں گا نہ اسکے لئے تیار ہوں۔

جناب اسپیکر: نہیں اس وقت بذریعہ میری آپ جائیں گے ناں میں وزیر اعلیٰ سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ نماز
کے بعد آدھا گھنٹہ آجائیں آٹھ بجے ہے ناں ڈنر اُس سے پہلے آپ آدھا گھنٹہ House کو دے دیں ”ویسے
بھی وزیر اعلیٰ صاحب کی commitment ہے ”کہ جہاں House کی کارروائی ہوگی میں House کو
پورا time دے دوں گا“ یہ اُنکی commitment ہے۔

انجینئر زمر خان اچکزئی: مجھے شکایت ہے، کچھ لوگوں سے، وہ مجھے جواب دے دیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک (قائد ایوان): اسپیکر صاحب! بالکل آئینگیاسمیں آپ سب invite ہیں یہ جو dinner ہے
اُس میں اپوزیشن ٹریڈری سب invisted ہیں۔

جناب اسپیکر: میں اب کرا لیتا ہوں پہلے منظور کا کڑ صاحب۔ Please take the Floor یہ قرارداد
لانے دیں (مداخلت) دو مڑ نہیں ہے ناں ادھر جب mover نہیں ہو تو وہ نہیں ہو جاتی ہے اچھا ایک منٹ پہلے
تو یہ کریں ناں please دو منٹ تشریف رکھیں please دو منٹ تشریف رکھیں پہلے اس قرارداد کو
officially منظور تو کرائیں (مداخلت) بابت صاحب! بیٹھیں منظور صاحب! ایک منٹ بیٹھیں please

ایک منٹ بیٹھیں سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد نمبر 14 کو منظور کی جائے؟ قرارداد منظور ہوئی جی قرارداد نمبر 14 منظور ہوئی جی! ابھی منظور کا کڑ صاحب Please take the Floor کیونکہ دو مڑ صاحب نہیں ہیں۔

جی! عبید اللہ صاحب۔ He can not move it. The mover is not there.

جناب عبید اللہ جان بابت: حکومت ہم سب ہیں ہم سب جواب دے سکتے ہیں اپوزیشن نے انکو وزیر اعلیٰ کا جواب ماننا ہوگا یہ ایسے نہیں ہے کہ اپوزیشن کل بولیں گے ”وزیر اعلیٰ نہیں ہے ہم پھر کوئی بات نہیں مانیں گے“۔
جناب اسپیکر: جی ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب عبید اللہ جان بابت: ہماری حکومت کے ہر بات کو انہوں نے، جو جمہوری طریقہ ہے اُس طریقے سے ماننا پڑے گا۔

جناب اسپیکر: جی سن رہے ہیں وہ طریقہ نکال لیں گے، ہم جی دو مڑ صاحب نہیں ہیں انکی قرارداد نہیں آسکتی ہیں اب قرارداد نمبر 16 منظور کا کڑ صاحب قرارداد پیش کریں یہ اہم قرارداد ہے۔

جناب منظور احمد خان کا کڑ: قرارداد سے پہلے میں point of order پر ایک بات کروں گا۔
جناب اسپیکر: نہیں point of order کو چھوڑ دیں۔

جناب منظور احمد خان کا کڑ: sir ایک point of order پر ضرور بات کروں گا۔
جناب اسپیکر: نہیں ہوگا بھی آپ قانون کے مطابق جائیں ناں کا کڑ صاحب! قانون کو مدنظر رکھتے ہوئے۔
وہ بعد میں آئیگا point of order بعد میں آئیگا۔

جناب منظور احمد خان کا کڑ: sir میں بات کر لیتا ہوں پھر سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔
جناب اسپیکر: نہیں نہیں سی ایم صاحب کہیں نہیں جانے لگے وہ ادھری ہیں زیادہ سے زیادہ سی ایم ہاؤس جائیں گے اور وہ کہیں نہیں جاتے ہیں۔

جناب منظور احمد خان کا کڑ: جناب! poin of order پر تو کل رات کو۔
جناب اسپیکر: ہاں ناں، وہ نماز کے بعد آ رہے ہیں۔

جناب منظور احمد خان کا کڑ: کل رات کو جناب۔

جناب اسپیکر: وہ ایک بہت بڑا واقعہ ہو گیا ہے وہ اسی ایم کے نوٹس میں لے آتے ہیں۔

جناب منظور احمد خان کا کڑ: قرارداد نمبر 16 ہر گاہ کہ ماڑی پیٹرولیم اینڈ گیس کمپنی لمیٹڈ زرغون گیس فیڈل سے کوئٹہ شہر کو گیس کی سپلائی کیلئے 12 انچ قطر کا پائپ لائن جس راستے سے بچھا رہی ہے وہ انتہائی طویل غیر محفوظ اور

علاقے کے عوام کے مفاد میں بھی نہیں ہے نیز مذکورہ گیس پائپ لائن کا ٹھیکہ بھی غیر مقامی ٹھیکیدار کو دیا گیا ہے جس سے مقامی ٹھیکیداروں کی حق تلفی بھی ہوئی ہے علاوہ ازیں مذکورہ کمپنی نے مقامی لوگوں کو گیس رائلٹی دینے کا نہ تو کوئی طریقہ وضع کیا ہے اور نہ مقامی لوگوں کو کمپنی میں ملازمتیں دی ہیں جس سے علاقے کے لوگوں میں بے چینی اور سخت مایوسی پائی جاتی ہے لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ ماٹری پیٹرولیم اینڈ گیس کمپنی لمیٹڈ کی انتظامیہ سے رابطہ کرے کہ مذکورہ گیس پائپ لائن شارٹ رُوٹ براستہ دلوانی طور شور ہنہ سے کونٹہ بچھائی جائے اور اس کا ٹھیکہ جس غیر مقامی ٹھیکیدار کو دیا گیا ہے کو فوراً منسوخ کر کے مقامی ٹھیکیداروں کو دیا جائے نیز گیس کی رائلٹی اور ملازمتیں مقامی افراد کو دی جائے۔

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 16 پیش ہوئی جی۔

جناب منظور احمد خان کا کڑ: جناب اسپیکر! پہلے سیشن میں ریکوڈک پریسینڈک پر باتیں ہوئی تھیں معدنیات پر اگر ہم بڑے projects کو protection دیں گے تو اسکے ساتھ جتنے بھی چھوٹے اس طرح کے projects ہیں گیس کے حوالے سے ہوں کروما نیٹ سیم متعلق ہوں، کونسلے کے حوالے سے ہوں جہاں پر مقامی لوگ رہتے ہوں اور جہاں سے کوئی گیس نکلیں، کوئی بھی معدنیات نکلیں وہ اُس علاقے کے لوگوں کا پہلے حق ہیں لیکن یہاں پر جتنے practice ہوئی ہیں ریکوڈک کے حوالے سے دوستوں کے تحفظات ہیں کہ ہمیں کچھ بھی پتہ نہیں ہیں کتنے پیسے آئے ہیں کہاں خرچ ہوئے ہیں ملازمتیں کس کی ہیں اور کس طرح تقسیم ہوئے ہیں؟ اسی طرح سینڈک کے حوالے سے بات ہوئی اسی طرح شاہرگ میں ڈکی میں پی ایم ڈی سی سورنچ میں اور یہ ماٹری گیس جو ابھی نیا دریافت ہوا اسکے حوالے سے ہیں گیس کی اگر ہم بات کرتے ہیں جناب اسپیکر! ہمیشہ اس صوبے کے ساتھ ایک سوتیلے بھائی جیسا سلوک ہوا ہے ہمیشہ یہی بات ہوئی ہیں اور یہ ہوتی رہے گی وہ اس حوالے سے جناب اسپیکر! اگر گیس آفس main office اسی صوبے میں بنایا جاتا تو ہمیں وہ مسئلے درپیش نہیں ہوتے کیا یہ صوبہ اتنی اہلیت نہیں رکھتا کہ جو head offices ہیں جس کمپنی کیج بھی آپ دیکھ لو پی ایم ڈی سی اسلام آباد میں ہے ماری اسلام آباد میں ہے ریکوڈک اسلام آباد میں ہے سب برانچ جو ہیں ناں صوبے کو دیتے ہیں یہ لوگ تو یہ جتنے بھی محرومیاں بڑھتی جا رہی ہیں اسکی main وجہ یہی ہیں اگر ان کے head office یہاں پر ہوتے تو ہمارے لوگ نہ بیروزگار ہوتے نہ ہمیں ایک کلومیٹر پائپ کے لیے اسلام آباد پی سی ون ہمارا جاتا وہاں سے ہمارے لیے آتا پھر سب سے بڑی بات جو کہ سندھ سے ایک ٹھیکیدار کو لایا گیا ہیڈ آفس تو ہم کبھی سوچ ہی نہیں سکتے ہیں کہ اس صوبے میں ہوں گے اب تو ہم اسکے لائق بھی نہیں کہ یہاں کے جو ٹھیکے ہیں وہ مقامی لوگوں کو دیئے جائیں اسی

ماری گیس کا جو ٹھیکہ ہے سندھ سے لایا گیا ٹھیکیدار ہے اُسکو دیا گیا ہے کیا ہمارے لوگ سندھ میں ٹھیکہ لے سکتے ہیں؟ کیا ہمارے لوگ باقی صوبوں میں اس طرح کے بڑے projects میں حصہ لے سکتے ہیں؟ کبھی بھی نہیں جناب اسپیکر! یہاں کے ملازمتوں کے حوالے سے اگر بات ہو یہاں پر کوئی ملازمتیں کوئی کسی کو بھی نہیں ملی ہیں علاقے کے حوالے سے کچھ دن پہلے جو زرغون کے حوالے سے وہاں جتنے بھی ڈمڑتھے انہوں نے احتجاج کیا پھر سی ایم صاحب کے ساتھ انکے negotiations ہوئیں لیکن بات ابھی تک آگے نہیں بڑھی ہیں بات وہیں کے وہیں پڑی ہوئی ہیں جناب اسپیکر! ملازمتوں کے حوالے سے اور سب سے بڑی بات ایف سی کو ماہانہ 4 کروڑ روپے دیے جاتے ہیں اب اگر یہ 4 کروڑ روپے اسی علاقے کو دیے جاتے اسی علاقے کے لوگوں کو دی جائیں تو وہاں پر روزگار بھی ہوگا اور وہ انکا بہتر خیال بھی کر سکتے ہیں لیکن ایف سی کے حوالے سے جیسے پی ایم ڈی سی ہے پی ایم ڈی سی میں نہیں تھی پی ایم ڈی سی میں بھی انہوں نے ایف سی کو deploy کر دیا وہاں پر بھی ہمارے لوگوں کے نام سے پیسے لیے جا رہے ہیں جناب اسپیکر! یہ چیزیں جو ہیں وہاں کے لوگوں کا حق ہیں اور انکو ملنا چاہیے جناب اسپیکر! پائپ لائن وہ جس علاقے سے گزارنا چاہتے ہیں وہ علاقہ غیر محفوظ ہیں وہاں کبھی بھی اگر آپ پائپ بچھا بھی دو گے مہینہ دو مہینہ تین مہینے بعد اسی طرح ہوگا جیسے آپکے ٹاورز اڑائے جاتے ہیں آپ بجلی سے محروم رہ جاتے ہیں اسی طرح جیسے آپکے پائپ لائن ہیں وہ اڑائے جاتے ہیں اور آپ گیس سے محروم ہو جاتے ہیں لہذا ہمیں ایسا راستہ بنانا چاہیے کہ ہمیں ان مشکلات کو future میں ہم face نہ کر سکیں ابھی بھی وہ ہمارے ہاتھ میں ہیں ہمارے ہاتھ سے وہ project نکلا ہی نہیں ہیں کل اگر نکل جائیگا پھر ہم جو ہے اس مسائل سے دوچار ہوں گے لہذا اسی حوالے سے جتنی بھی ملازمتیں ہیں ٹھیکے ہیں یہ سب لوکل لوگوں کو دی جائیں اسی طرح پی ایم ڈی سی کے حوالے سے جناب اسپیکر! کونکے کے حوالے سے پی ایم ڈی سی جو اسلام آباد میں main office ہیں انہوں نے بھی ایسا ہی ایک رواج رکھا ہوا ہے وہاں کے لوگوں کے تقریباً 50 سال سے ایک پیسہ بھی رائلٹی نہیں دی گئی ہے جو کہ انہوں نے written میں سب کچھ دیا ہوا ہے وہاں کی ملازمتیں اسلام آباد سے پنجاب سے خیبر پختونخوا سے لوگ لاکر یہاں بھرتی کرتے ہیں اور پورے پاکستان میں سب جگہوں پر جو پی ایم ڈی سی کے جو ملازمین پر ban لگا ہوا ہے کہ آپ بھرتی نہیں کر سکتے ہوا انہوں نے صرف ہمارے صوبے کے حوالے سے ایک اسی لیے چھوڑا ہے کہ بلوچستان کے لوگ یہاں پر appoint ہونگے اور اسکے بعد انکو ملازمتیں ملیں گے لیکن اسمیں بھی وہ لوگ وہاں سے لوگ لاکر بھرتی کرتے ہیں بیچتے ہیں اسکے بعد ہم سے کوئی مشورہ بھی نہیں ہوتا اس علاقے سے کوئی مشورہ بھی نہیں ہوتا جناب اسپیکر! ایسی چیزوں پر ہمیں سوچنا چاہیے یہاں پر جو کونکہ

نکل رہا ہے آپ پاکستان کو گورنمنٹ آف پاکستان کو سالانہ رپورٹوں روپے دیتے ہیں یہاں پر ہمیں ایک نوکری بھی نہیں ملتی ہم جاتے ہیں صرف بوری اٹھانے کے لیے اور پیلے مارنے کے لیے جبکہ ہم اسکے مالک ہیں لیکن مالک ہونے کے باوجود یہاں پر ہمیں چوکیداری نہیں ملتی تو یہ محرومیاں دور نہیں کی گئی ہیں اور ناں کریں گے تو ہمیں جو بھی آگے مسئلے ہوں گے وہ آپ سب کے سامنے ہو گا جناب اسپیکر! کونسلے کے حوالے سے انہوں نے جتنی allotments کیے ہوئے ہیں ایک تو علاقے کے لوگوں کو کوئی allotment نہیں دیا ہے جو کہ قانون یہ کہتا ہے کہ جہاں کے معدنیات ہیں first priority پر لوکل آدمی کو وہاں پر آپ Contractor بھی لوکل ہونگے اور وہاں پر اسکو shares بھی دیں گے لیکن انہوں نے تو یہ نہیں کیا اسکے بعد انہوں نے ایک او system نکال دیا allotment کے اوپر allotment دیا جا رہا ہے جبکہ قوموں کو لڑایا جا رہا ہے یہاں پر تقریباً 14 ایسے 15 ایسے ہیں، Mines Owners ہیں جس کے allotment کے اوپر double allotment ہوئی ہیں اور Court میں cases پڑے ہوئے ہیں وہاں پر کافی جھگڑے ہوئے ہیں قبائلیوں کے بیچ میں تو اسی forum کے توسط سے جناب اسپیکر! یہ PMDC کو پابند کیا جائے کہ double allotment نہیں ہوں نوکریوں کے حوالے سے ہوں جو کچھ بھی ہوں۔ پہلے اُس علاقے کے لوگوں کا حق ہونا چاہیے شکر یہ جناب اسپیکر صاحب۔

ڈاکٹر شمع اسحاق: جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: آپ اسی سلسلے میں بات کرنا چاہتی ہیں؟ کیونکہ یہ نماز کا وقفہ بھی ہونے لگا ہے پہلے اس قرارداد کو منظور کرائیں دو منٹ آپ لوگ بیٹھیں پہلے قرارداد تو منظور کرانے دیں نہیں نماز کے وقفے کے بعد آجائیں گے سوال یہ ہے کہ قرارداد نمبر 16 منظور کی جائے؟ قرارداد نمبر 16 منظور ہوئی اب ہم 20 منٹ کا وقفہ کرتے ہیں نماز مغرب کے لیے پھر 6 بجکر 50 منٹ پر اجلاس دوبارہ شروع ہوگا۔

(وقفہ برائے نماز مغرب شام 6 بجکر 20 منٹ پر ہوا)

(اسمبلی کا اجلاس دوبارہ شام 7:00 بجے زیر صدارت جناب اسپیکر صاحب شروع ہوا)۔

جناب اسپیکر: ابھی آپ کے point of orders کو لیتے ہیں لیکن اتنا کرنا کہ C.M. صاحب نے پونے آٹھ بجے میزبانی کرنے کیلئے جانا ہے جی زمرک خان صاحب آپ پہلے اسکے بعد منظور کا کڑ صاحب باری باری ایک اپوزیشن پنچر سے اور ایک ٹریڈری پنچر سے یہ کہیں کہ C.M. آپ کا اپنا ہے ٹریڈری پنچر والے وہ آپ انکے آفس میں بھی جا کے اُن سے بات کر سکتے ہیں point of order پر وزیر نہیں ٹھہریں آپ انکے point of

orders کا جواب دیں جی زمرک خان صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شکر یہ جناب اسپیکر صاحب! میں ایک دو issues پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال (صوبائی وزیر): جناب اسپیکر! بی ڈی اے والے باہر بیٹھے ہوئے ہیں یہاں سے ایک کمیٹی بنا کر کے وہاں بھجوادیں۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ بی ڈی اے کی پہلے کر لیں دس کروڑ کا اعلان جو C.M. صاحب نے کر دیا ہے اُنکو اطلاع کوئی دے۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال (صوبائی وزیر): جناب اسپیکر! اطلاع اُنکو کر دیں گے وہ اپنی ہڑتال وہاں سے ختم کر کے چلے جائیں گے۔

جناب اسپیکر: تو آپ زمرک خان! ادھر اطلاع دینے جائیں گے یا؟ دو منٹ اطلاع دینے جائیں۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: نہیں میں اس پر یہ کہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اگر دو منٹ آپ اپنے گورنمنٹ کی طرف سے بھیج دیں۔

جناب اسپیکر: میرا خیال ہے ادھر اپوزیشن سے مالک صاحب چلے جائیں آپ اور آپ زیارتوال صاحب مسلم لیگ (ن) سے بھی نمائندہ بھیجیں اور اپنے دوسرے آپ کے مخلوط حکومت کے اراکین ہیں سب کو بھیجیں کیونکہ حکومت بلوچستان نے اعلان کیا ہے اُنکو اطلاع کر کے آئیں پرنس علی صاحب آپ بھی چلے جائیں کیونکہ حکومت بلوچستان نے 10 کروڑ روپے C.M. Sahib نے out of the way اعلان کیا ہے اُنکو اطلاع تو ہونا ہر روز لال جھنڈے لے کے ہمیں نعرے بازی کر کے ہمیں تڑیاں دیتے ہیں Parliamentarians کو ہمارے معاشرے کا حصہ ہیں اور ہم اُنکا حصہ ہیں پہلے عید کی تنخواہ تو ہو جائیں بکرا دُنبہ تو وہ جا کے خریدیں قربانی دینے کیلئے جی زمرک خان صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شکر یہ جناب اسپیکر صاحب! میں نے جیسے پہلے کہا ہے کہ ہمارے کچھ تحفظات ہیں ہم وزیر اعلیٰ صاحب کی انتظار کر رہے تھے ایک تو امن و امان کا مسئلہ یہاں جو درپیش ہے اُسکے بارے میں اور دوسرے ہمارے کچھ حلقے کے بارے میں ہے میں ادھر ایم پی اے بیٹھا ہوں کہ ہمارا کچھ کیا حق بنتا ہے کیا نہیں بنتا ہے اُسکے بارے میں بھی وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کرنا چاہتا ہوں یہاں پر تو ہم تقریریں کرتے ہیں اور گورنمنٹ کو چلانے کیلئے اور کرپشن کو ختم کرنے کیلئے بہت خوشی کی بات ہے یہ ایسی بات نہیں ہے

کہ میں اسکی مخالفت کرونگا گورنمنٹ کی طرف سے ہو یا اپوزیشن کی طرف سے میں یہ کہتا ہوں کہ اگر پچھلی گورنمنٹ میں بھی کرپشن ہوا ہے تو اُسکی بھی میں مخالفت کرونگا اور اپنے دوستوں کے ساتھ مل کے اگر ہماری خدمات بھی وہ حاصل کرنا چاہیں تو وہ ہم دے سکتے ہیں یہ نہ ہو کہ ground پر کچھ نہیں ہوں اور ہم باتیں کرتے رہیں میں تو خود یہ تجویز بھی دوں گا کہ 1990ء سے لیکر آج تک جتنی بھی اسکیمات کس مد میں ہوئی ہیں کس گورنمنٹ نے کی ہے یہاں پر ہمارے ایسے parliamentary rains میٹھے ہوئے ہیں ہمارے دوست ہمارے بھائی جو تین تین دفعہ منتخب ہوئے ہیں چار چار دفعہ منتخب ہوئے ہیں گورنمنٹ میں بھی آئے ہیں منسٹر بھی بنے ہوئے ہیں لیکن ہماری memory تھوڑی سی کمزور ہو جاتی ہے ہم پھر پرانی باتوں کو بھول جاتے ہیں ہم اُسی گورنمنٹ کی بات کرتے ہیں جو گزر جاتی ہے میں صرف اتنا کہوں گا کہ ہماری جو کرپشن ہوتی ہے کرپشن ایک آدمی نہیں کرتا ہے نہ ایک منسٹر کر سکتا ہے اگر آپ کا سسٹم ادھر سے صحیح ہو آ پکی پالیسی صحیح ہو وہ وفاق سے لیکر صوبے تک اور یہاں پر ہماری بیورو کریسی اُنکی ساتھ دے دیں تو وہ کر سکتے ہیں اگر بیورو کریسی باختیار ہو اُنکو حق حاصل ہو کہ وہ جہاں پر حق بنتا ہے وہ اسکیمات منظور کر لیں جہاں پر نہیں ہو اُسکو reject کر لیں یہ نہ ہو کہ ایک سیکرٹری اُنھ کے اُس منسٹر کی بات نہیں مانے اور اگلے دن اُنکی ٹرانسفرز ہو جائیں یہاں پر روایت ہیں ہم اس طرح چلتے ہیں جس طرح میں ابھی آپکو مثال دیتا ہوں اس گورنمنٹ کی کہ اگر میں پی بی 12 سے نمائندہ منتخب ہوا ہوں کہ کیا یہ میرا حق بنتا ہے کہ میں پی بی 13 کا یا 11 کا یا لورالائی کا یا قلعہ سیف اللہ کا فنڈز بند کر دوں؟ اگر حق ہے تو بتا دیں؟ میرے فنڈز میں آپکو خود بتاتا ہوں میرے بجلی کے 9 کروڑ روپے پچھلے سال پچھلے تین پی ایس ڈی پی کے تحت ایک ہوتا ہے دو قسم کی اسکیمات ایک ہوتا ہے جو آپ لمبے اسکیمات دیتے ہو جو ایک ارب میں بنتے ہیں آپ ایک سال اُسکے لیے دس کروڑ رکھتے ہیں وہ اسی پی ایس ڈی پی سے دیتے ہو اور اگلے کو آپ اُسکو on-going میں ڈال دیتے ہو ٹھیک ہے میری جو اسکیمات ہیں یہ میری اپنی پی ایس ڈی پی تھی یہ ہماری لیڈرز پی ایس ڈی پی تھی یہ اُسکی تھی یہ ہماری جو ہرنائی کی اسکیمات تھیں۔ اُسکو آتے ہوئے جون سے ایک مہینے پہلے اُسکی releases آتی ہیں تو میں ایک مہینے میں اُن اسکیمات کو کیسے پورا کرونگا کیا کونسا ڈیپارٹمنٹ اُسکو ایک مہینے میں یہ بجلی لگائیں گے یا روڈز بنائیں گے تو ہم نے اُس کو واپس کر کے reflect کر کے next PSDP میں اور جب next PSDP میں وہ آتی ہے پھر یہ گورنمنٹ اس پر ایک ممبر کے کہنے پر میرا حلقے کے بجلی کے فنڈز بند کر دیتے ہیں یہ کونسا انصاف ہے؟ اگر میں غلط ہوں تو بالکل مجھے یہ سارا House بتا دیں تو وہ میں نہیں کرونگا اور میں withdraw ہو جاؤنگا تو اس طرح باتیں کیوں آتی ہیں؟ پھر ہم ایک D.C. کو تنگ

کرتے ہیں ایک سیکرٹری کو تنگ کرتے ہیں ہوم ڈیپارٹمنٹ کو تنگ کرتے ہیں کمشنر کو تنگ کرتے ہیں دیکھو! اگر ہم نے کارکردگی کی بنیاد کو بہتر بنانے کی بنیاد پر اگر ہم انتقامی کارروائی شروع کریں گے چاہے جدھر بھی ہو چاہے وہ سبیلہ میں ہو تو ب میں ہو چاہے وہ قلعہ سیف اللہ میں ہوں تو پھر یہ گورنمنٹ کیسے چلے گی میں ایک لیویز سپاہی کو چھٹی نہیں کروا سکتا ہوں یہاں سے ایک ممبر فون کرتا ہے کسی ڈی سی کو کہ بند کر دو اسکو چھٹی بھی مت دے دو کیونکہ اُنکو ووٹ نہیں ملا ہے میرے ہرنائی، شاہرگ کا ایک رسالدار تحصیلدار ہے اُسکو suspend کیا گیا ہے اُس کو ووٹ نہیں دے رہے تھے ہم تو ان چیزوں کی مخالفت کرتے ہیں جناب اسپیکر صاحب۔ وزیر اعلیٰ صاحب کو یہی بتاتے ہیں دیکھو گورنمنٹ، ہم سب یہاں پر دوست ہیں میں نے پہلے بھی ان تقریروں میں کہا ہے میرا ایک ہے آپ مجھے دیں گے میں کیوں لڑوں گا میں کیوں کسی سے جھگڑا کروں گا لیکن اپنے حق کیلئے آواز تو اٹھاؤں گا میں اسمبلی میں تو اس لئے نہیں آیا ہوں کہ میں ادھر سے تقریر کر کے چلا جاؤں یہاں پر ہم نے قانون سازی کرنی ہے ہم نے اپنے حلقے کے بارے میں وہ بات کرنی ہے جو ہمارا حق ہے جو ہم سے وہ demand کرتے ہیں جو اُنکے روزانہ کی جو مشکلات ہیں اُسکے بارے میں تو اُنکو بجلی دینی ہے اُنکو روڈز دینا ہے اُنکو پانی دینا ہے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ ہمارے نہ میرے سپاہیوں کو چھوڑے جاتے ہیں نہ میرے پٹواریوں کو چھوڑا جاتا ہے میرے ساتھ وہ کارنامے ہو رہے ہیں میرے سارے پارٹی کے ساتھ بلکہ اپوزیشن کے ساتھ ہو رہے ہیں یہ کیوں ہو رہے ہیں؟ کوئی سرکاری ایک ممبر اٹھتا ہے ایک ضلع میں پورے بیورو کریسی کا وہ پورا meetings بلاتے ہیں سارے ڈیپارٹمنٹس کا وزیر اعلیٰ ایک نوٹیفیکیشن کر لیں کہ کھیتراں صاحب ہماری طرف سے سارے بلا سکتے ہیں مجھے منظور ہے۔

جناب اسپیکر: The Floor is with the C.M.

ڈاکٹر عبدالملک بلوچ (قائد ایوان): جناب اسپیکر! میرے خیال میں ہم ہر چیز کو negatively نہیں لیں ہم بالکل victimization کے خلاف ہیں victimization ہم نہیں کریں گے، کسی کے ساتھ بھی نہیں کریں گے لیکن کچھ ہماری ذمہ داریاں ہیں اس coalition government نے فیصلہ کیا تھا کہ on-going کو ہم case to case دیکھیں گے جو genuines ہیں اُنکو ہم on-going کو کیونکہ ہم نے یہ بجٹ اسپیکر صاحب! اُس وقت پیش کیا جب بیورو کریسی نے تیار کیا ہوا تھا اب ہمیں مجبوراً اسکو 30 جون سے پہلے پیش کرنا تھا تو آئیں آپ بالکل بے فکر ہیں ہم کسی کے ساتھ victimization نہیں کریں گے ہم نے ابھی تک کسی کے بھی release نہیں کیئے ہیں ناں صرف آپ کے بلکہ ہماری یہ A.C.S. نے کچھ اسکیمیں اپنی طرف سے کیئے

پھر ہم نے اُسکو بلایا اور اُسکو کہا کہ جب تک coalition government فیصلہ نہیں کریگا وہ ہم اُس طرح باقی دیکھیں ناں کچھ چیزیں ہیں میں آپ سے گزارش کر لیتا ہوں کہ ضروری نہیں ہے کہ اُس حلقے میں جو کچھ ہوگا وہ اُس ایم پی اے کی خواہش پر ہوگا بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو ہمیں یہ میں اپنی بات بھی کر رہا ہوں میں آپ کے توسط سے کہ آپ کے گورنمنٹ نے جو ڈی سی اور کمشنر مجھے دیئے ہیں آج تک میرے ڈسٹرکٹ کچھ میں وہی ہیں۔ میں نے اُسکو change نہیں کیا ہے کیونکہ ہم زیادہ بیوروکریسی کے اوٹھل پٹھل میں ہم لوگ زیادہ ہاں یہ ضرور ہے کہ کچھ ایم پی ایز ہیں جو مجھ سے شاید ناراض ہونگے ”کہ ہمیں ہر چیز اپنی choice کے دے دیں“ تو میں شاید ان چیزوں پر resist کر رہا ہوں اور میں اپوزیشن کو یقین دلاتا ہوں اب زمر خان! ہم آپ کی تمام on-goings کو through forward کر لیں تو وہ They will got Billions, sir. یہ بجٹ جو ہم نے پیش کیا ہے اسکی تو کوئی گنجائش نہیں ہے اس House کی تو کوئی گنجائش نہیں ہے پھر ہم پانچ سال تک on-goings کو چلائیں آپ کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوگی. I assure you. ہاں politically یقیناً آپ اپنے موقف کو رکھ لیں بڑے boldly, politely رکھ لیں یقیناً ہم مشکل حالات میں ہیں اسلئے مشکل حالات میں ہیں کہ وہ گورنمنٹ میں تھے اب مجھے اب اگر بی ڈی اے میں غلط appointments ہوئے ہیں تو میں کس کو کہوں؟۔

جناب اسپیکر: جو اُس وقت تھے انکی inquiry کرائیں۔

(قائد ایوان): جناب اسپیکر! exactly! و اس میں جو گڑبڑ ہو گئے ہیں میں کس کو کہوں؟ وہ اُسکو اُس حوالے سے نہیں لیں وہ یقیناً ہم سنجیدگی سے کام کر رہے ہیں میں اپوزیشن کے ساتھیوں کو یہ کہتا ہوں کہ بھئی! کوشش ہماری یہ ہوگی کہ ہم اس House کو ٹھیک طریقے سے چلائیں روزانہ آسمیں ہلہ گلہ سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا politically اختلافات ہماری اپنی جگہ پر لیکن ہم logical ہو کے ان چیزوں کو بیان کریں اور جہاں کہیں زیادتیاں ہوں گیں اُسکو political scorings کیلئے نہیں بلکہ اُسکو ہم amicably ہم حل کرنے کی کریں شکر یہ۔

جناب اسپیکر: منظور کا کڑ صاحب! Please take the Floor. نہیں مجید خان صاحب بیٹھیں سی ایم صاحب کے بعد کوئی نہیں کہے۔

(قائد ایوان): جناب اسپیکر! پنجاب کا جو delegation آیا ہے سات بجے میرا نکلے ساتھ میٹنگ تھا What should I do sir? وہ وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں یہاں پر یا تو ہم جو مجھ سے متعلق ہیں وہ

Monday کو آپ point of order پر رکھیں باقی point of orders کو آپ نمٹالیں کیونکہ مناسب نہیں لگتا ہے کہ وہ میرے انتظار کریں اور میں یہاں پر ہوں جو بھی آپ کی ruling ہوگی وہ میں پابند ہونگا۔

جناب اسپیکر: دیکھیں! ہم نے ایک balance کرنا ہے دونوں چیزوں کے درمیان especially Treasury Benches والے ایک منظور کا کڑ صاحب کو chance دیتے ہیں اور سردار کھتران کو کیتھران صاحب آپ Monday کو بات کریں شکر یہ کیونکہ سی ایم صاحب نہیں ہونگے آپ کی کچھ چیزیں سی ایم صاحب سے متعلق ہونگے نا کیونکہ آپ نے سی ایم ایچ بھی جانا ہے Then we move forward for Monday۔ منظور کا کڑ صاحب!۔ Please take the Floor۔

جناب منظور احمد خان کا کڑ: نواں کلی ترین شہر کا واقعہ۔

جناب اسپیکر: جی ہاں! یہ سارے اراکین کے نوٹس میں لے آئیں یہ واقعہ جو رات کو ہوا ہے۔

جناب منظور احمد خان کا کڑ: یہ واقعہ رات کو تقریباً ساڑھے بارہ بجے کے قریب تھا بارہ بجے کے قریب تھا ایف ایس سی کا ایک اسٹوڈنٹ تھا سولہ سال اسکی عمر تھی اسکو شہید کیا گیا۔ صبح ہسپتال میں میں گیا تھا اُنکے پاس اُسکے بعد پھر پریس کلب کے سامنے اُنہوں نے دھرنا دیا تھا پھر میں اُس دھرنے میں گیا وہاں سے اُنکو disbursed کیا اُسکے بعد میں C.C.P.O. Quetta کے پاس گیا تو اُن سے میں نے بات کی اُسکے متعلق تو اُس حوالے سے بات ہوئی تقریباً ایک گھنٹے کی بات چیت کے بعد اُس نے مجھے کہا کہ ہم کوشش کریں گے کہ جو قاتل ہیں اُسکو پکڑیں یا تو پھر ڈیپارٹمنٹل انکوائری ہوگی اُس ایس ایچ او اور اُس ڈی ایس پی کے خلاف۔ جناب اسپیکر! یہ نہیں کہ ہم اقتدار میں ہیں اور ایسے واقعات ہوں تو ہم اُسکو open نہیں کریں اگر ہم اُسکو open نہیں کریں گے تو یہ مزید ہمارے لیے مسئلے مسائل پیدا ہوتے رہیں گے۔ ایسے ایچ او جہاں پر اس طرح کے واقعات میں دلچسپی نہیں لیتے تو اُسکو وہاں رہنے کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہے ہم یہ اسی فلور پر سی ایم کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ آئی جی سے اسکے متعلق بات کریں یہ تقریباً تیسرا واقعہ ہے وہاں پر۔ اسی طرح آپکا ایئر پورٹ روڈ کا جو تھانہ ہے وہ وہاں پر لینڈ مافیا کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ لوگوں کی اپنی mutation نام پر ہیں۔ اُس پر لوگ قبضے کر رہے ہیں اُس پر دیواریں بن رہی ہیں لیکن ایس ایچ او، ڈی ایس پی، اور ایس پی صاحب کوئی بھی اُس پر action نہیں لے رہے ہیں جبکہ اُنہوں نے وہاں پر stay order بھی اُنکو دیا لیکن stay order پر بھی implementation نہیں ہو رہا ہے۔ تو ایسی چیزیں اگر ہم سامنے لائیں گے تب جا کے ہم

ان برائیوں کو ختم کرنے میں آسانی ہوگی تو جناب اسپیکر صاحب! میں اسمبلی کے اسی فورم پر آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ request کرونگا کہ ایس ایچ او کے خلاف inquiry conduct کی جائے یا معطل کیا جائے یا ان سے یہ کہا جائے کہ وہ قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کریں۔ شکر یہ۔

جناب اسپیکر: شکر یہ جی۔ کیتھران صاحب آپ take-up کرینگے؟ زیارتوال صاحب تو آپ کے بغل میں بیٹھے ہیں (مداخلت) میڈم وہ زیارتوال صاحب ایک منٹ پہنچ جائیں واپس، ایک ہی تو منسٹر ہیں ڈاکٹر صاحب! وہ پہلے انہوں نے request کی ہوئی ہے وہ میرے فرائض کے بارے میں بات کرنا چاہ رہے ہیں میں نے تو سُننا ہے کھیتران صاحب۔ آپ بعد میں بات کر لیں۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی: جناب اسپیکر! آپ اس بات کا serious notice لیں پچھلے دن جو تلخی پیدا ہوئی اچھا ہوا بُرا ہوا کچھ ہو گیا پھر ساتھیوں نے واک آؤٹ کیا چلے گئے وہ ان کا حق تھا۔ اسپیکر صاحب نے پھر مہربانی کی اُنکے پیچھے اسمبلی کے معزز اراکین کو بھیجا کہ اُنکو منالائیں یہ مرحلہ بھی ہو گیا اُنکو منا کے لے بھی آئے یہ بھی اچھی بات ہے بس جو ہوا سو ہوا سب جو آپ نے آپکا ruling چاہیے کیونکہ اسپیکر نے بھیجا تھا معزز اراکین کو انہوں نے جو بھی فیصلہ کر کے آئے ہماری سر آنکھوں پر بالکل سارے House کے سامنے commitment کرتے ہیں لیکن یہ ruling آپ دے دیں جناب کسی کو بھیج دیں پارلیمنٹ کے ممبران کو کہ وہاں پر وہ صرف اُن لوگوں سے بات کریں جو یہاں سے واک آؤٹ کر کے گئے ہیں وہ وہاں پر اُنکے رشتہ داروں سے، اُنکے پارٹی ممبروں سے، یہ انکا حق ہے جو کہ ناراض ہو کے گئے تھے کہ وہ اپنے بھائی، اپنے رشتہ دار اپنے پارٹی ممبر یا کوئی مہمان یہ ہمارے مہمان ہیں بالکل جو بھی خدمت ہم سے ہو سکے گا ہم کریں گے لیکن وہ پارٹی کے اسمبلی کے negotiations میں اُنکا شامل ہونا یہ تمام ممبران کو آپ ہدایت دے دیں کہ اسمبلی جانیں اسمبلی کے ممبران جانیں باہر سے جو مہمان ہیں اُسکی مہمانداری ہم پر فرض لیکن اسمیں اُنکا کوئی مداخلت نہیں ہونی چاہیے یہ ہم بڑی غلط روایات رکھ رہے ہیں اگر نہیں ہوا ہے تو I will take my words back لیکن اگر ہوا ہے تو اسکا serious notice لینا چاہیے یہ دنیا کی کسی بھی پارلیمنٹ میں کسی بھی اسمبلی میں نہیں ہوا ہے اور ہم بڑے عجیب قسم کی روایات رکھ رہے ہیں آپکی ruling چاہیے جناب اسپیکر صاحب بڑی مہربانی۔

جناب اسپیکر: جی! اسمیں تو بہت واضح ہے بات جو اراکین اسمبلی ہوتے ہیں وہ جمہوری روایات کی پاسدار بھی وہی ہوتے ہیں طریقہ کار کے بھی وہی ہوتے ہیں اور واک آؤٹ ہوتے ہیں Parliamentary Systems میں اور اُنکو واپس منانے کیلئے Treasury Benches ہی جا کے واپس اُنکو لے آتے

ہیں اور جو Parliamentary Members ہیں مطلب رکن ہے اسمبلی کا، اُسکے ساتھ بات چیت کی جاتی ہے کیونکہ وہ حصہ ہے ہمارے حدود میں اُسی سے ہوتی ہے ہماری جو ہر وقت بات چیت ہوگی اُس Parliamentary Group کے ساتھ ہوگی جو House کا حصہ نہیں یہ بڑے واضح ہوتی ہے بات اور جو Member, House کے ہیں اُن سے بات ہوتی ہے اُنکو پھر منایا جاتا ہے اور روایت ہے کہ جب ہماری طرف سے تو ایک تو روایت بھی یہی ہے اور وہ ہماری طرف وہ کہتے ہیں ناں بھائی برادری آئی تھی میٹرھ بعد میں برادری آئی تھی منانے کیلئے۔ تو ہماری روایتیں پارلیمنٹری روایت اور برادری روایات مل جاتی ہیں اور ممبر کو عزت دے کے واپس لے آتے ہیں لیکن کسی اور out-sider کا واسطہ نہیں ہوتا ہے ان چیزوں میں This is all business of the Assembly, and the vonventions and the traditions and the procedures. Thank you very much۔

جی سردار کھیتر ان صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیتر ان: شکر یہ جناب اسپیکر صاحب پچھلے اجلاس میں زیں نے گزارش کی تھی تحیم صاحب میرے پاس آئے اور میں نے اُنکو وہ details بتادیئے ہیں وہ اُس پر جو بھی ہوتا ہے یہ کر کے 7 تاریخ کے اجلاس میں اگر میں تھا تو other-wise میرے ساتھی ہونگے جو فنانس سے میرا related تھا جو non-development میں سلسلہ شروع ہوا ہے تو وہ میں نے نشاندہی کر دی ہے رحیم صاحب میرے خیال میں اُنہوں نے سمجھ لیا ہے میری باتوں کو یہاں پر دو تین باتیں میں گزارش کرونگا ایک تو گزارش یہ ہے کہ یہاں پر جو بھی شخصیات بیٹھے ہوئے ہیں ہر ایک اپنی جگہ پر ایک footing ہے اُسکا ایک وجود ہے اگر میں point of order پر بول رہا ہوں تو میری گزارش ہے اسپیکر صاحب آپ سے کہ کم از کم اسمیں order of the house کے ساتھ کہ ایک point of order پر دوسرا point of order۔ میں شکایت کرونگا میں مثال کے طور پر رحیم زیا تو ال کی شکایت کرونگا جعفر خان کی شکایت کرونگا زمر خان کی شکایت کرونگا میں آپ سے مخاطب ہونگا یا Leader of the House سے مخاطب ہونگا تو وہ اچھا نہیں لگتا ہے یہ دیکھیں ہم سب قبائل سے تعلق رکھتے ہیں اور ہر ایک نے جو ہے ناں اپنے حساب سے اپنی حفاظت میں کھل کے بات کرنا چاہتا ہوں۔ ہر ایک کے پاس مسلح گارڈز بھی ہیں سلسلہ بھی ہے صورتحال کسی دن یہ بنے گی کہ آپکے ہال میں قبضہ ہوگا۔ مسلح گارڈز اندر آئیں گے اور جو قتل عام یا خونریزی یہاں پر ہوگی کبھی تاریخ اُسکو کبھی بھلا نہیں سکے گی تو ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ میں زمر خان کو جانتا ہوں زمر خان مجھے جانتا ہے۔ میری کیا قد کاٹھ ہے،

اسکی قد کاٹھ کیا ہے۔ تو ہمیں ادھر کم از کم ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہیے۔ یہ ہمارا فرض بنتا ہے ہمیں منتخب کر کے بھیجا گیا ہے اور اگر یہاں پر قندھاری بازار والا روڈ یہ ایک دوسرے کے ساتھ رکھیں گے تو لوگ، اس وقت میڈیا اتنا آزاد ہو گیا ہے کہ یہاں پر اگر آپ مکھی اڑا دیتے ہیں تو میڈیا پہلے اُسکو بریکنگ نیوز میں ”کہ جی سردار کھیران کے ناک پر مکھی بیٹھی تھی اور اُس نے یوں اڑائی اور ابھی وہ مکھی اسپیکر کی طرف جا رہی ہے۔ اور پھر آئندہ میں آپکو بتاؤں گا کہ آگے کیا ہونے لگا ہے“۔ اس حد تک چلا گیا ہے۔ تو میری گزارش ہے دست بستہ گزارش ہے تمام دوستوں سے چاہے وہ اپوزیشن میں ہیں یا ریٹری بیٹرز میں ہیں کہ اخلاق کے دائرے میں پیار و محبت سے ایک دوسرے کے ساتھ شکایت بھی کرنی ہے میرے حلقے میں مداخلت ہوگی even اگر C.M. مداخلت کریگا میں بولوں گا یہاں پر بولوں گا کہاں اور بولوں گا؟ ایک تو یہ بات دوسری law and order کے سلسلے میں آج صبح جب ہم اٹھے تو ٹی وی جب کھولا جاتا ہے تو انتظار ہوتا ہے کہ ایک breaking news ملے اور آج کی breaking news یہ تھی کہ ہزارہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نور محمد صاحب ہیں جو این جی اوز میں کام کرتے تھے۔ تو وہ وہاں پر ہمارے اچھے دوست ساتھی جہاں پر انکی رہائش ہے، خالد لاگو صاحب کا گھر ادھر ہے گیلو صاحب کا گھر ادھر ہے اسی طریقے سے سردار اختر جان کا گھر ادھر ہے مزے کی بات یہ ہے کہ جب اُسکو اغواء یعنی ابھی ہمارے زخم نہیں بھرے ایک creame ہماری چلی گئی ڈاکٹر مناف کی صورت میں اب پتہ نہیں فٹ پاتھ کی باتیں ہیں کہ باہر کی باتیں ہیں یہاں نہیں کرنی چاہیے۔ کہ وہ billions میں ہیں 3 billions, 4 billions کی demand ہے انکی اور پھر میں مجید خان کے ساتھ ابھی بیٹھا ہوا تھا جو اُس نے نقشہ پیش کیا کہ میرے رونگھے کھڑے ہو گئے کہ یہ کل کیا ہوگا نہ کل ہم محفوظ ہونگے نہ مجید خان محفوظ ہوگا نہ ڈاکٹر حامد محفوظ ہوگا کوئی بھی محفوظ نہیں ہوگا جو اُس نے بارڈر کا نقشہ دیا اور جو flow جہاں سے آ رہا ہے اور جو سلسلہ بن رہا ہے اب دیکھیں کہ اُسکو جمعہ جمعہ سات دن نہیں ہوئے ہیں، اب ریلوے ہاؤسنگ سے ایک بندے کو اٹھایا جا رہا ہے اُسکے اُس طرح جو بولان میڈیکل کی طرف سے بڑی دیواریں لگا کے اُسکے تمام روڈز میرے خیال میں block کر دیئے گئے ہیں۔ ایک ہی entry ہے اُسکی۔ اچھا entry کے left side پر right side پر ایف سی کی چیک پوسٹیں ہیں جس پر ہم منتخب نمائندے اس بلوچستان کے son of soil جس کو سب دنیا جانتی ہیں، ہم بے بس ہوتے ہیں وہ کئے لہرا کے کہتے ہیں کہ ہے تیرے پاس کوئی لائسنس وغیرہ۔ وہ آج دن دیہاڑے اُسکو کیوٹی کے بندے کو اٹھا کے لے گئے ہیں۔ تو law and order کی situation کیا ہے؟ یہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ kindly، request ہے۔ میرا بھتیجا مرگی کا

مریض ہے۔ وہ سکول میں پڑھتا تھا اسکول کے گیٹ پر گئے۔ اب قدرت جس کو بچائے ہوا کیا کہ اُسکو اسکول میں دورہ پڑ گیا میرے نوکر چلے گئے اُسکے pick کیا otherwise وہ اسکول سے باہر نکل رہا تھا اُسکو وہ اٹھا رہے تھے۔ پھر خیر اُنکا جو انجام ہوا وہ تو ہو گیا اُنکا انجام وہ جہاں سے روانہ ہو گئے تھے وہیں پہنچ گئے انشاء اللہ گزارش یہ ہے کہ دن دیہاڑے چلورات کی تاریکی یہ صدیوں میں ایک چیز بنتی ہے تجربے بنا بنا کے اُسکو ایک سونا بنا کے گندن بنتے وہ منٹ سیکنڈ میں 9 منٹ کے کھیل میں اُسکو ڈاکٹر مناف جو ہے نا اٹھا کے لے گئے اچھا بابت کے بھائی ڈاکٹر کو اٹھایا اچھا! بابت کے بھائی ڈاکٹر کو اٹھایا گیا۔ اُس نے نہیں کی میں کرتا ہوں۔ میرا وہ پہلے ڈسٹرکٹ تھا اب ہمارے ڈسٹرکٹ الگ ہو گئے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ ناخن اور گوشت والا ہمارا ایک رشتہ ہے۔ مزے کی بات آپکو بتاؤں۔ گیلو سنو! اُسکے وہ ڈرائیور اور اُسکو چھوڑا تو لورالائی میں بھری محفل میں اُنہوں نے کہا کہ جہاں جہاں چیک پوسٹ۔ میں کسی ادارے کا نام نہیں لیتا ہوں۔ جس چیک پوسٹ پر ہم جاتے تھے ”اسٹریٹ ماشے۔ ور ریڈہ“۔ پشٹو میں۔ زکو۔ خوش آمدید ہاں کون ہے راسرہ مہمانہ ناست دئی ہمارے ساتھ مہمان بیٹھے ہیں اور اُنکو وہ پھانسی والے پھندے چڑھے ہوئے ہیں ”ہاں! زئی زئی خدائے پامان۔ خدائے پامان“ موٹر سائیکل آگئے اُسکو جو ہے نا اسکواڈ کیا گیا۔ یہ کیا ہوگا یہاں پر۔ ہم تو پچھلے دور کو پیٹتے ہیں۔ کہ وہاں ریسائی بُرا تھا، جام یوسف بُرا تھا، فلانا بُرا تھا۔ نواب مگسی بُرا تھا۔ نواب اکبر بُرا۔ اب کیا ہو رہا ہے ان چار مہینوں میں۔ خدارا! اس چیز کو کنٹرول کریں اب یہ ہزارہ اٹھایا ہے اُسکو دوسرا رنگ دیں گے سنی شعیہ کا وہ بنے گا۔ sectarian اور یہ سلسلہ بننے گا۔ آپکے کوئٹہ کو آگ لگی ہوئی ہے یہ تو ایک issue تھا جناب اسپیکر میں CM صاحب کو گوش گزار کرنا چاہتا تھا CMH مجھے جانا تھا رحیم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے سینئر منسٹر صاحب سمجھیں یا اس وقت جو بھی ٹریڈری پیچر کو کمان کر رہے ہیں۔ گزارش ہے اس پر تھوڑی سی توجہ دیں خدارا توجہ دیں یہ آج اس چیزیں مطلب اسکا انجام کیا ہوگا آپ بہتر سمجھتے ہیں دوسری بات گزارش میں یہ کرنا چاہوں گا ایک چھوٹا سا اخبار کا تراشہ میرے پاس ہے آج کے اخبار جنگ کا ہے نوٹس منسوخی نیلام ٹھیکہ حصول رائلٹی، میجر منرل بلاک نمبر 8 جس میں میں ہوں بابت لالا ہے، سردار در محمد ہے۔ یہ لورالائی، بارکھان، موسیٰ خیل، سنجاوی۔ اب ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ جی! ہم نے corruption ختم کرنی ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ وہ ختم کریگا۔ ہم نشاندہی کریں بسم اللہ کریں نا ان چیزوں سے۔ یہ ٹھیکہ، کونکہ جب نکلتا ہے، یہ پنجاب وغیرہ کو جاتا ہے۔ اس پر وہ ٹیکس لیتے ہیں۔ ایک tax تو جب وہ ایف سی کی چھتری کے نیچے ساڑھے آٹھ سو روپے۔ میں بھی ادھر کا۔ میرے بھی چھوٹے سے دو mines ہے۔ ساڑھے آٹھ سو روپے ہم ایف سی کو دے دیتے ہیں

کہ ہمیں چھتری کے نیچے پروں میں چھپا کے ہمارے ٹرک کو pass کریں۔ اُسکے بعد منرل ڈیپارٹمنٹ نے کیا کیا ہے۔ ایک کمپنی ہے ملک جی اینڈ کمپنی۔ رحیم صاحب نوٹ کریں۔ آپکا ایریا بھی بیچ میں آ رہا ہے۔ اسکو 2 کروڑ 67 لاکھ روپے میں رائٹی کا ٹھیکہ دے دیا اس سے پہلے ایک کمپنی تھی، صورت خان اینڈ کمپنی۔ یہی ٹھیکہ انہوں نے 7 کروڑ میں اٹھایا اچھا اسکی daily income جو ہے نا، عام routine میں 80 سے 90 لاکھ روپے عام off season میں = اگر season ہے تو ڈیڑھ کروڑ تک بھی daily اسکی آمدنی ہو جاتی ہے اب وہ ڈیپارٹمنٹ نے مل ملا کے آٹھ ملین میرے خیال میں سیکرٹری صاحب لے گئے دو ملین جو نیچے اُنکا عملہ ہے ڈی جی وغیرہ عملہ ہے وہ لے گئے دس ملین تو یہ kickback ہوئی ہے اُس میں اچھا وہ جو صورت خان کمپنی تھی اُسکے ساتھ اُس نے چار پانچ مہینے تو enjoy کیا پورا اُسکے بعد انہوں نے کہا کہ یہ کیا کر رہے ہو۔ تم نے ہمارا تو راشن بند کر دیا۔ ایک کروڑ 90 لاکھ کا اُسکا کال ڈیپازٹ انہوں نے واپس کر کے ٹھیکہ cancel کر دیا۔ 7 کروڑ کا ٹھیکہ cancel کر کے ایک کروڑ 90 لاکھ روپے اُسکو دے دیئے۔ رحیم صاحب! آپ سمجھ رہے ہیں میری بات کو دوبارہ ٹینڈر کی ہے دوبارہ اُسکا نیلامی کر کے 2 کروڑ 67 لاکھ میں دے دیا اب آپ دیکھیں کہ 7 کروڑ اور 2 کروڑ 67 لاکھ اچھا اُسکے بعد اب اُسکی date ختم ہوئی دوبارہ نیلام ہونا تھا۔ محکمے کی ملی بھگت سے اور اُس ٹھیکدار کی ملی بھگت سے یہ ٹھیکہ cancel کر دیا گیا نیلامی cancel۔ جواز کیا بنایا ”کہ سول جج صاحب نے اس پر stay order دے دیا ہے“ اب رحیم صاحب نے بھی law کیا ہوا ہے پریکٹس کی ہوئی ہے اور میں بھی لاء گریجویٹ ہوں۔ ایک ٹھیکے کی نیلامی میں، اُسکا سال پورا ہو رہا ہے۔ سول جج صاحب کا کیا کام ہے؟۔ وہ کیا ہوا کہ انہوں نے stay لے لیا ہے۔ وہ دو یا تین مہینے اُسکو چلائیں گے۔ ٹھیک جی۔ دو لاکھ، تین لاکھ، چار لاکھ جو بھی kickback ہوئی ہے وکیل کے ذریعے جو بھی کیا ہے۔ سول جج صاحب نے stay دے دیا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اسکی انکوائری کرائیں۔ Contractor immediately ہے اُسکو بند کریں۔ اُسکا time ختم ہو چکا ہے۔ ڈیپارٹمنٹ take over کرے یا ایک کمیٹی بنائے۔ CMIT کمیٹی آپکا honest ترین بندہ اُس میں بیٹھا ہوا ہے۔ منیر بادینی کی نام سے۔ اُسکی سربراہی میں آپ کمیٹی بنائیں۔ اور ہمارے اتنے سارے اس سیکرٹریٹ میں وہ جو کہتے ہیں کہ یہ ملک پیروں سے خالی نہیں ہے۔ سیکرٹریٹ میں honest officer ہمارے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اُنکی کمیٹی بنائیں۔ ایک مہینہ تجرباتی طور پر اسکو چلائیں۔ اُسکے بعد پھر اُسکی نیلامی کرائیں۔ اگر پھر بھی انکو یقین نہیں آتا ہے تو میں offer کرتا ہوں۔ کہ جی یہ جو 2 کروڑ 67 لاکھ میں انہوں نے اُسکو دیا ہے میں پانچ کروڑ میں آج لینے کو تیار ہوں۔ میں لینے کو تیار ہوں بغیر نیلامی کے

مجھے دے دیں۔ میں کل Monday کو انکے ساتھ ایگریمینٹ کرنے کو تیار ہوں۔ جو بھی اُنکے شرائط ہیں میں پوری کرنے کو تیار ہوں۔ تو kindly یہ تو ایک مثال میں نے دیا جی۔ ہم نے working کی ہوئی ہے۔ ہم بد مزگی پیدا نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں پتا ہے کہ ابھی کرپشن کی حد تک جا رہی ہے۔ کرپشن کا یہ مقصد نہیں ہے کہ ایک آدمی نے اُدھر سے پیسے لئے اور اُدھر ڈالے وہ کرپشن ہے۔ کرپشن ٹرانسفرز پوسٹنگ بھی کرپشن ہے۔ اقرباء پروری بھی کرپشن ہے۔ آپ اپنے بھائی، رشتہ دار earning post پر لگائیں گے، وہ بھی کرپشن ہے۔ تو ہم ساتھ ہیں ہم آپ لوگوں کے ساتھ ہیں۔ یہ اپوزیشن دعوے سے کہتی ہے کہ ہم آپکے ساتھ ہیں آپ بی ڈی اے کو نکالیں، ہم آپکے ساتھ ہیں۔ آپ واسا کو نکالیں، ہم آپکے ساتھ ہیں۔ آپ C&W کو نکالیں۔ ہم آپکے ساتھ ہیں۔ آپ ایگلیشن کو نکالے ہم آپکے ساتھ، آپ فنانس کو نکالیں ہم آپکے ساتھ ہیں۔ لیکن جس کی ہم نشاندہی کریں ناں جی مہربانی کریں اُس میں پھر آپ لوگ ہمارا ساتھ دیں۔ یہ صوبہ ہم سب کا صوبہ ہے یہ کسی ایک شخص کا نہیں ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا کہ بلوچستان ایک گل دستہ ہے اُس میں پٹھان بھی ہے، بلوچ بھی ہے، براہوئی بھی ہے، سندھی بھی ہے، پنجابی بھی ہے، سرائیکی بھی ہے مختلف زبان اور خاص کر کوئٹہ تو ہمارا سب کا ہے۔ اگر کوئی دعویٰ کریں کہ میں آزاد بلوچستان بناتا ہوں۔ میں اُسکو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ پہلے کوئٹہ تقسیم کر کے دکھادیں پھر آزاد بلوچستان کی بات کریں۔ یا کوئی پنجتونستان بنانا چاہتا ہے کہ پہلے کوئٹہ تقسیم کر کے دکھائیں کہ کسی ایک زبان بولنے والا، وہ کر کے دکھائیں، پھر باقی نہیں، ہم سب تسلیم کریں کہ یہ سب ہمارا گھر ہے۔ سانچہ گھر ہے۔ جب سب کا گھر ہے تو ہم نے اس گھر کی بھلائی دیکھنی ہے۔ اس گھر کی فلاح و بہبود کیلئے اسکی بقاء کیلئے ہم نے جنگ لڑنی ہے۔ مختلف محاذوں پر جنگ لڑنی ہے۔ اُس میں کرپشن ہم نے ختم کرنی ہے۔ بسم اللہ آئیں، سابقہ دور کی کرپشن موجودہ دور کی کرپشن بنائیں پارلیمنٹ کی کمیٹی ہم نشاندہی کریں گے کہ کیا کیا ہوا ہے آج میں نہیں کہنا چاہتا ہوں جب CM صاحب پھر بیٹھیں گے انشاء اللہ اگر 7 تاریخ کے اجلاس میں اگر میں تھا، تو کچھ مزید میں نشاندہی کرونگا۔ اگر 7 تاریخ کے اجلاس میں میں نے تھا تو آپ نے فرمایا کہ اکتوبر کے آخر میں میں اجلاس بلاؤنگا۔ میں ریکارڈ پیش کرونگا کہ کیا ہو رہا ہے۔ رحیم صاحب! آپکو مخاطب کر کے، اسپیکر! صاحب کے ذریعے میں گزارش کروں گا کہ یہ تو immediate نوعیت کا ہے۔ کروڑوں روپے اُس میں involve ہیں۔ اُس میں آپ اپنی سربراہی میں۔ آپ سے زیادہ کوئی honest آدمی نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں آپ honest ہے۔ آپ اُسکو take up کریں۔ اگر وہ کہتے ہیں کہ یہ نیلامی۔ تو میں پانچ کروڑ کی offer کر رہا ہوں۔ double of the thi، بسم اللہ۔ Monday کو مجھے دے۔ میں take over کرتا ہوں۔ پانچ

کروڑ میں before time آ پکو payment کیا کروں گا۔ Thank you very much۔
جناب اسپیکر: شکر یہ جی۔ رحیم صاحب! اختتام کریں بی بی! تھوڑا صبر کریں ہم نے بھی چلنا ہے CM صاحب کو بھی Honour کرنا ہے اُسکے مہمان آئے ہوئے ہیں ہم بھی مہمان ہیں please یہ چیزیں محسوس کریں جی زیارتوال صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال (صوبائی وزیر): جناب اسپیکر! شکر یہ آپ نے Floor میرے حوالے کیا جناب اسپیکر! پہلی بات یہ ہے میں بار بار کہتا ہوں اور یہ اچھا بھی نہیں لگ رہا ہے point of order، آپ ابھی rule اٹھا کے دیکھیں ایک مخصوص نوعیت کا نکتہ اور اس پر وضاحت کیا ہے کتنا ہے کیا نہیں ہے اب point of order پر دس معاملات نہیں اٹھایا جاسکتا ہے۔ دس دفعہ اٹھ کے، جو نقطہ ہے، پہلے ایک explain کریں۔ پھر دوسری مرتبہ point of order پر، دس مرتبہ اسمبلی کے Floor پر۔ یہ تو کیا جاسکتا ہے جناب اسپیکر۔ لیکن یہ نہیں ہے کہ میں point of order پر اٹھوں۔ اور پھر اُسکے بعد جو بھی کہنا چاہوں۔ اور جس موضوع پر کہنا چاہوں وہ ہوگی یہ اس طریقے سے نہیں ہے تو آپ ہمارے ممبران صاحبان کو معزز اراکین کو اس بات کا پابند نہیں بناتے ہیں اور دوسری بات یہ ہے جناب اسپیکر! ہم ابھی بھی یہ بات کر رہے تھے کہ یہ چیزیں جو اس وقت جس طریقے سے چل کے آئے ہیں اب بھی، ہمارے دوستوں کا صوبے کے لوگ ہیں ہمارے بیورو کریسی کے ہیں ہم میں سے ہیں خیال یہ ہے کہ یہ ایسی باتیں ہیں ہم یہ نہیں کریں گے بات یہ ہے جناب اسپیکر! سردار صاحب نے ایک اچھی اُسکی نشاندہی کی ہے واقعتاً چیزوں کو، ہم ٹھیک کرنا چاہتے ہیں۔ اب دو سال پہلے جو کچھ ہوا ہے یا اب جو ٹھیکہ چلا آیا ہے یا اُسکو پھر گھوم پھر کے کوئی عدالت کے ذریعے، کوئی فلاناں کے ذریعے اپنے لئے کوئی time gain کرنا چاہیں۔ ہم اُسکو دیکھیں گے۔ اُسکو واقعی fair کرائیں گے۔ اور یہ اس طریقے سے گھوم پھر کے، پھر اُسکے پاس جاؤ، پھر ادھر سے stay لو پھر فلاناں کرو پھر فلاناں کرو۔ یہ ہوتا چلا آیا ہے۔ آپکے مختلف roads، آپکے مختلف، وہ پیسے لے لیتے ہیں، پیسے نکال لیتے ہیں پھر اُسکے بعد ایک سال میں اُسکو مکمل کرنا تھا اُسکے ساتھ پیسے بھی تھے اُس نے کام کیا نہیں اور پھر بیچ میں ایک سیلاب آیا اور سیلاب روڈ بہا کے لے گیا اور پھر وہ جا کے Court نے stay دے دیا ”کہ میرے ساتھ فلاناں ہوا ہے میرے فلاناں نقصان ہوا ہے“ تو جناب اسپیکر! اس قسم کی چیزیں رہی ہیں۔ ٹھیک کرنا ہے، اب ہم، آپ، یہاں پر Floor پر ایک وعدہ کر دیا ”ٹھیک کریں گے“۔ دوستوں کا یہ فرض بنتا ہے۔ یہاں سے ہوں یا وہاں سے ہوں۔ جہاں پر وہ اُسکو دیکھیں۔ چیزوں کو غلط طریقے سے۔ جہاں سے بھی وہ نشاندہی کریں، ہم welcome کہیں گے۔ اسمیں کوئی دوسری دورائے نہیں ہیں جناب اسپیکر! اور

اس پر ہم انشاء اللہ سردار صاحب کو ensure کرواتے ہیں کہ یہ جو چیز جس طریقے سے ہیں کل ہی میں ہم اُسکو بلوائیں لیں گے مائینز اور منرل کے جو سیکرٹری ہیں اُن سے پوچھ لیں گے اور یہ بات آنے والی جو آپکی اجلاس ہوگی اُس میں اُنکو تمام تفصیل بتا دیں گے کہ کیا ہے معاملہ کس طریقے سے ہیں۔ شکر یہ جناب۔

جناب اسپیکر: شکر یہ جی اب اسمبلی کا اجلاس بروز سوموار مورخہ 7 اکتوبر 2013ء بوقت ساڑھے تین بجے دوپہر تک adjourn کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 7 بجکر 45 منٹ پر اختتام پذیر ہوا۔)